کامل الزیارات

تالیف

ابوالقاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ القمی

متوفی (۳۶۸ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

کل الحقوق ، محفوظة ،

نام کتاب 📖 کامل الزیارات

مولف 📖 ابو القاسم جعفر بن محمد

مترجم 📖 سید اقرار حسین زیدی

کمپوزنگ 📖 سید شہریار کاظمی

سالِ اشاعت 📖 مئی ۲۰۱۱ء

ہدیہ 📖

پبلیشر 📖 ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)

Website

www.wilayatmission.com

E-Mail

info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

کتاب ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی

فون:021-32431577

موبائل:۔0314-2056416

اس کے علاوہ دیگر بُک اسٹالز پر

فہرست مضامین

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	ہدیہ	12
	امامؑ الکلام	13
	مؤلف کا تعارف	19
	مقدمہ	24
1	رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین، امام حسنؑ و امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب	29
2	رسولؐ اللہ کی زیارت کا ثواب	33
3	زیارت رسولؐ اللہ اور وہاں کی دعائیں	41
4	مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت	53
5	حضرت حمزہؓ اور دیگر شہداء کی زیارتیں	57
6	مدینہ کے مشاہد مشرفہ کی فضیلت اور ان کی زیارتوں ثواب	63
7	رسولؐ اللہ کی قبر کو الوداع کرنا	69
8	مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب	73
9	قبر امیرؑ المومنین	85
10	امیرؑ المومنین کی زیارت کا ثواب	93
11	زیارت قبر امیرؑ المومنین، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا	97
12	امیرؑ المومنین کی قبر اطہر کو الوداع کرنا	113

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
13	آبِ فرات، اس کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت	117
14	حسنینؑ سے رسولؐ اللہ کی محبت اور ان سے محبت کا حکم دینا	123
15	امام حسنؑ اور دیگر ائمہؑ بقیع کی زیارتیں	129
16	جبرائیل کا قتلِ امام حسینؑ کی خبر دینا	135
17	جبرائیل کا رسولؐ اللہ کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور قتل گاہ کی مٹی دکھانا	143
18	قتل حسینؑ اور آپؑ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں	149
19	قتل حسینؑ سے انبیاء کا باخبر ہونا	155
20	قتل حسینؑ سے ملائکہ کا باخبر ہونا	159
21	قاتل حسینؑ پر اللہ اور انبیاء کی لعنتیں	163
22	رسولؐ اللہ کا قتل حسینؑ کی خبر دینا	167
23	شہادتِ حسینؑ سے متعلق امیرؑ المومنین اور امام حسینؑ کے بیانات	173
24	قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب	183
25	قاتل امام حسینؑ اور قاتل یحییٰؑ سے متعلق حدیثیں	189
26	امام حسینؑ پر ساری مخلوق کا گریہ کرنا	195
27	امام حسینؑ پر ملائکہ کا گریہ	203
28	امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ پر آسمان وزمین کا گریہ کرنا	213
29	امام حسینؑ پر جنّات کا نوحہ کرنا	223

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
30	حسینؑ کے قاتل پر کبوتروں کی بد دعا اور لعنت	231
31	امام حسینؑ پر اُلّوؤں کا نوحہ و ماتم	233
32	امام حسینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب	237
33	غم حسینؑ میں شعر پڑھنے، رونے اور رلانے کا ثواب	245
34	پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنا اور آپؑ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب	251
35	علیؑ بن حسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ	253
36	امام حسینؑ قتیل عبرت ہیں مومن جب بھی آپؑ کو یاد کرتا ہے رو پڑتا ہے	257
37	حسینؑ سیّد الشہداء ہیں	261
38	انبیاء کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا	267
39	ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا	271
40	زائر حسینؑ کے لئے رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین، فاطمہ زہراؑ اور ائمہؑ کی دعائیں	275
41	زائر حسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں	281
42	ملائکہ کی نمازوں کا ثواب، زائر حسینؑ کے نام	285
43	امام حسینؑ اور ائمہؑ معصومین کی زیارت ہر مومن و مومنہ پر واجب ہے	287
44	امام حسینؑ کی خود زیارت کرنے یا دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجنے کا ثواب	291
45	خوف کے عالم میں زیارت حسینؑ کا ثواب	297
46	زیارت حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب	301

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
47	زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت جن چیزوں کو ساتھ لے جانا مکروہ ہے	307
48	زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور	311
49	سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب	315
50	زائر حسینؑ پر اللہ کی عنایتیں	321
51	زیارت حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے	325
52	زائر حسینؑ رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے جوار میں ہوں گے	327
53	زائر حسینؑ سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے	329
54	معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کا ثواب	331
55	رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارت حسینؑ کا ثواب	339
56	امام حسینؑ کی شوق وذوق سے زیارت کرنے والے کا بیان	343
57	ثواب کی نیت سے زیارت حسینؑ کرنے کا بیان	347
58	زیارت حسینؑ تمام اعمال سے افضل ہے	351
59	زیارت حسینؑ کرنا عرش پر اللہ کی زیارت کرنے کی طرح ہے	355
60	امام حسینؑ اور آئمہؑ کی زیارت رسولؐ اللہ کی زیارت کے برابر ہے	361
61	زیارت حسینؑ عمر ورزق میں زیادتی اور ترک زیارت ان میں کمی کا باعث ہوتی ہے	365

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
62	زیارت حسینؑ گناہوں کو مٹا دیتی ہے	369
63	زیارت حسینؑ عمرہ کے برابر ہے	375
64	زیارت حسینؑ حج کے برابر ہے	379
65	زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے	383
66	زیارت حسینؑ کئی حج کے برابر ہے	391
67	زیارت حسینؑ کئی غلام آزاد کرنے کے برابر ہے	397
68	زوار حسینؑ، شفاعت کریں گے	399
69	زیارت حسینؑ سے تکالیف دور ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں	403
70	روز عرفہ زیارت حسینؑ کا ثواب	409
71	عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب	417
72	نصف شعبان میں زیارت حسینؑ کا ثواب	429
	نصف شعبان کی رات عمل کرنے سے کیا چیز واجب ہو جاتی ہے	432
73	رجب میں زیارت حسینؑ کا ثواب	435
74	عید اور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت امام حسینؑ کا ثواب	437
75	فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت امام حسینؑ کا ثواب	441
76	غسلِ زیارت امام حسینؑ واجب نہیں ہے	447
77	فرشتوں کا زائر امام حسینؑ کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا	451

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
78	زیارت امام حسینؑ کے ترک کرنے کے نقصانات	457
79	امام حسینؑ کی زیارتیں	461
	دوسری زیارت	468
	تیسری زیارت	474
	چوتھی زیارت	482
	پانچویں زیارت	483
	چھٹی زیارت	485
	ساتویں زیارت	486
	آٹھویں زیارت	487
	نویں زیارت	489
	دسویں زیارت	490
	گیارہویں زیارت	491
	بارہویں زیارت	492
	تیرہویں زیارت	493
	چودہویں زیارت	495
	پندرہویں زیارت	496
	سولہویں زیارت	502

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	سترہویں زیارت	503
	چھوٹی زیارت	504
	دوسری چھوٹی زیارت	505
	اٹھارہویں زیارت	506
80	قبر امام حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ	551
81	حرم حسینیؑ اور دیگر مشاہدِ مشرفہ میں واجبی نماز کا قصر ہونا اور مستحبی نماز کا جائز ہونا	555
82	قبر حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا	559
83	حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے	563
84	امام حسینؑ کی قبر کو الوداع کہنا	567
85	زیارت حضرت عباسؑ	575
86	عباس بن علی علیہ السلام کی قبر کو الوداع کہنا	581
87	شہداءؑ کی قبور کو الوداع کہنے کا بیان	583
88	کربلا اور زیارت امام حسینؑ کی فضیلت	585
89	حائر حسینی علیہ السلام کی فضیلت	603
90	دعا کے لئے اللہ کی محبوب ترین جگہ حائر حسینیؑ ہے	607
91	قبر امام حسینؑ کی مٹی خاک شفا ہے	611
92	قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی	619

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
93	قبر حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے	623
94	خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا	633
95	ہر ایک مٹی کا کھانا حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ وہ شفاء ہے	637
96	دور سے زیارت حسینؑ کا طریقہ	641
97	قبر حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرنے والا ظالم ہے	649
98	امیر و غریب کے لئے ہر سال زیارت حسینؑ کی تعداد	655
99	امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب	663
100	امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارتیں	669
101	طوس میں امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب	675
102	امام علی رضاؑ کی زیارت	683
103	سامرا میں امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکریؑ کی زیارتیں	695
104	تمام آئمہؑ کی زیارت	699
105	مومن کی زیارت کی فضیلت اور طریقہ زیارت	709
106	معصومہؑ قم کی زیارت کی فضیلت	719
107	شہر رے میں شاہ عبدالعظیم حسنی کی زیارت کی فضیلت	721
108	نادر زیارتیں	723

ھدیہ

ہم اپنی اس ناچیز کوشش کو ہدیہ کرتے ہیں حضرتِ باقرؑ العلوم کی خدمتِ اقدس میں جن کا نامِ نامی محمدؑ اور لقب باقر ہے۔ باقر اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کو چیر کر اس میں سے کوئی قیمتی شے نکالے۔ میرے مولاؑ نے بھی علم کی دبیز تہوں کو چیر کر اس میں سے حقائق کے آبدار موتی نکالے اور خلقِ خدا کو مالا مال کر دیا۔ ہم نے بھی انہی کی عطا کی ہوئی توفیق سے، اُن کی امداد سے، ان کی تائید سے اور انہی کے احسان و کرم سے کوشش کی ہے کہ تاریخ کے سینے کو چیر کر علم کے اُن خزانوں کو برآمد کریں جنہیں صدیوں سے علمی جاگیرداروں نے لوگوں سے چھپا رکھا تھا تاکہ لوگ اپنے مالکوں کے بارے میں غور و تدبر کر ہی نہ سکیں کیونکہ غور و تدبر کی بنیاد علم ہوتا ہے اور علم وہ حاصل کر نہیں سکتے تھے کیونکہ اس پر بہت سے سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے خطرات مول لئے اور ان سانپوں کے ہوتے ہوئے وہ خزانے نکال لائے۔ اب یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ اِس خزانے کے ایک ایک نقطہ پر تدبر کریں، اِس کی روح تک پہنچیں اور پھر اس روح کو اپنی روح میں سمو لیں اور حقائقِ دین تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

وما توفیق الّا باللہ العلّی العظیم

امامؑ الکلام

یہ کتاب ''کامل الزیارات'' جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے علم و محبت و معرفت کا وہ خزانہ ہے جس سے بعد میں آنے والے تمام علماء نے خوشہ چینی کی ہے اور زیارات کی جتنی بھی کتابیں بعد میں آئیں اُن سب کا سرچشمہ یہی کتاب ہے۔ یہ کتاب ۳۶۸ھ میں مرتب کی گئی تھی اور آج تک تشنگانِ معرفت کی پیاس بجھا رہی ہے۔ اس کی لطافت و بلاغت کا اندازہ تو آپ کو اسی وقت ہوگا جب آپ اسے پڑھیں گے۔ یہاں ہمارا مقصد چند اشکالات کو رفع کرنا ہے جو ناواقفوں کے اذہان میں جنم لے سکتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ غیر معصوم کے کلام میں اکثر و بیشتر اختلاف و تضاد ہوا کرتا ہے اور ان میں سے جو کم ظرف ہوتے ہیں وہ اپنے تضادات کا جواز کلامِ معصومؑ میں تلاش کیا کرتے ہیں اور عام لوگوں کو یہ تاثر دیا کرتے ہیں کہ معصومینؑ کے کلام میں بھی تضاد ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ بے وقوف نہیں ہوتے بلکہ عیّار و مکّار ہوتے ہیں اور اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کیلئے معصومینؑ پر بھی بہتان باندھنے سے گریز نہیں کرتے۔ حالانکہ ہر مومن اس بات سے واقف ہے کہ معصومؑ لسان اللہ ہوتا ہے اس لئے اس کے کلام میں تضاد ماننے کا مطلب دراصل اللہ کے کلام میں تضاد ماننا ہے جبکہ از روئے قرآن اللہ کے کلام میں تضاد محال ہے کیونکہ تضاد دلیل باطل ہوتا ہے۔ اس لئے معصومؑ کے کلام میں تضادات ڈھونڈنا کفر کی حدود کو چھو لینا ہے اور ایسا کرنے والے کی خباثتِ فکری کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

کلامِ معصومؑ کے مطالعے کی بنیاد اگر محبت و معرفت نہ ہو اور انسان محض اپنا وزن بڑھانے کیلئے اس کا

مطالعہ کرتا ہوتو اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ وہ شیطانِ رجیم کو ایک سنہرا موقعہ فراہم کرتا ہے کہ وہ شکوک وشبہات کا بیج اس کے دل میں بودے جس سے نہ صرف وہ برباد ہو بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی گمراہی کا شکار ہوجائیں۔اسی شبہ کو رفع کرنے کیلئے یہ چند سطور تحریر کی جارہی ہیں تا کہ اس کتاب کے قارئین دلجمعی اور یقین واعتماد کے ساتھ اس کا مطالعہ کرسکیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کلامِ معصومؑ کا مطالعہ کرنے سے پہلے اس بات کا اندازہ لگانا ضروری ہوتا ہے کہ آپؑ کا مخاطب کون ہے کیونکہ انبیاءؑ اور ائمہؑ اس بات پر مامور ہیں کہ لوگوں سے ان کی عقول اور ان کے ظرف کے مطابق گفتگو کریں۔معصومؑ جانتا ہے کہ پوچھنے والا جو سوال پوچھ رہا ہے اس کا اصل مقصد کیا ہے اور اُسی لحاظ سے وہ اسے جواب دیتے ہیں۔دوسرے یہ کہ ان کا کلام قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے اور چونکہ قرآن کی ہر آیت کے ستّر ظاہر اور ستّر باطن ہوتے ہیں۔اس طرح معصومؑ کیلئے ہر آیت کے بارے میں ایک سو چالیس جوابات دینا ممکن ہوتا ہے اور وہ ایک سائل کو اس کے ظرف کے مطابق کوئی ایک جواب دیتے ہیں اور دوسرے سائل کو اس کے ظرف کے مطابق کوئی دوسرا جواب دیتے ہیں۔مثلاً اس کتاب میں آپ کو تمام مواقع پر معصومینؑ کا یہ قول ملے گا کہ سب سے افضل عمل زیارتِ قبر حسینؑ ہے اور یہی حق ہے لیکن اس کا مقصد دیگر معصومینؑ کی قبور کی زیارت کی اہمیت کو کم کرنا ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ سب کلّنا محمدؐ کے مصداق ہیں بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ حسینؑ مظلوم کی انفرادیت کو اجاگر کیا جائے۔اس کتاب میں آپ کو ایک حدیث ملے گی جس میں ایک پوچھنے والا امام محمد تقیؑ سے سوال کرتا ہے کہ امام علی رضاؑ کی زیارت افضل ہے یا امام حسینؑ کی زیارت؟ تو آپؑ نے جواب دیا کہ میرے بابا (امام علی رضاؑ) کی قبر کی زیارت کرنا افضل ہے۔آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا شخص ہوگا جو زیارتِ امام رضاؑ کو اہمیت نہیں دیتا ہوگا اسلئے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے امامؑ نے اسے ایسا جواب دیا۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے عام حالات میں افضلِ عمل

نماز ہے لیکن بعض حالات میں والدین کی خدمت کرنا یا کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانا نماز سے زیادہ افضل ہوجاتا ہے دوسرا مسئلہ زیارتِ قبرامام حسینؑ کی شرعی حیثیت کا ہے۔جن لوگوں کا مذہب قیاس پر چلتا ہے ان کا یہ گمان ہے کہ زیارتِ قبرِ حسینؑ مستحب ہے۔یعنی کرلوتو اچھا ہے اور اگر نہ کروتو کوئی حرج نہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ اس شبہے کا بھی ازالہ کردیں اور اس کیلئے ہم اسی کتاب یعنی کامل الزیارات کے باب ۴۳ کی احادیث ۳اور ۴ پیش کرتے ہیں۔

[۱]۔ام سعید امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کروگی؟۔میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو کیونکہ قبرِ حسینؑ کی زیارت تمام مرد وزن پر واجب ہے۔

[۲]۔عبدالرحمن بن کثیر امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک آدمی ساری زندگی حج کرتا رہے اور اس نے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کی ہوتو وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے حق کا تارک ہوگا اس لیے کہ حسینؑ کا حق اللہ کے ان فرائض میں سے ہے جو کہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

تیسرا مسئلہ ثواب کا ہے۔اس کیلئے ہم اسی کتاب سے دو احادیث پیش کرتے ہیں۔

[۱]۔حسین بن قمی کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم جو فرات کے کنارے امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب دیا جائے گا جبکہ وہ (زائر) ان کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہوتو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

[۲]۔ابوخدیجہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبرِ حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت تمام اعمال سے افضل ہے۔

چوتھا مسئلہ زیارتِ قبرِ حسینؑ اور حج کے درمیان فضیلت کا ہے۔اس مسئلے کا جاننا ہر مومن کیلئے ضروری

ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حج کی آڑ لے کر لوگوں کو زیارت سے روکا جاتا ہے سو اس غلط فہمی کو بھی ہم رفع کئے دیتے ہیں اور اسی کتاب میں درج دو احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

[۱]۔ عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے اے فلانی! (یعنی دوست امام) تم امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کرتا ہوں تو آپؑ کا چہرہ مبارک جلال سے زرد ہو گیا اور آپؑ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت حسینؑ ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز، روزہ، حج وغیرہ)۔ اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا زیارت حسینؑ کی اتنی فضیلت ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتادوں اور ان کی قبر کی فضیلت بتادوں تو تم حج چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج نہ کرے۔ تیرے لیے افسوس! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا بابرکت حرم حسینؑ کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔

ابویعفور کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ لوگوں پر اللہ نے بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے اور زیارت حسینؑ کا کہیں ذکر نہیں کیا؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر اس طرح ہے تو یہ (زیارت حسینؑ) ایسی چیز ہے جس کو اللہ نے اسی طرح بنایا، کیا تم نے میرے جد امیرؑ المومنین کا فرمان نہیں سنا کہ آپؑ نے فرمایا پیر کا باطنی حصہ پیر کے ظاہری حصے سے مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے بہ نسبت ظاہر کے لیکن اللہ نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح فرض قرار دیا ہے۔ نیز کیا تم نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو زیادہ افضل ہوتا کیونکہ وہ حرم ہے مگر اللہ نے اس کو حرم کے باہر رکھا ہے۔

[۲]۔ صفوان الجمال کا بیان ہے کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم حیرہ جاؤ تو کیا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو گے؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ نے ان کی زیارت کی ہے؟۔ آپؑ

نے فرمایا بھلا میں کیسے ان کی زیارت نہ کرتا جب کہ اللہ خود ہر شب جمعہ ان کی زیارت کے لیے آتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے، انبیاء، اوصیاء اور افضل الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اترتے ہیں اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔ صفوان نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر ہم تو ہر جمعے ان کی زیارت کیا کریں گے تو کیا ہم اپنے رب کی زیارت بھی کر سکیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! اے صفوان اگر تم اس کا ارادہ کر لو تو تمہارے لیے قبر حسینؑ کی زیارت لکھ دی جائے گی اور یہ بہت عظیم فضیلت ہے، یہ بہت عظیم فضیلت ہے۔

پانچواں مسئلہ امام معصومؑ کی زیارت ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرنا ہے جیسا کہ زائرین ہر امامؑ کی زیارت کی ابتداء اسی جملے سے کرتے ہیں کہ ''میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں''۔ یہ فیصلہ ہم آپؑ پر چھوڑتے ہیں کہ کتنے زائر اپنے امام کے سامنے سچ بولتے ہیں اور کتنے جھوٹ۔ لیکن اس سے قطع نظر آپ اس جملہ کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اسی اہمیت کے پیش نظر یہ لازم ہے کہ ہم انکے حق کو پہچانیں، یہ ایک طویل موضوع ہے جس پر بحث کرنے کا یہ محل نہیں لیکن کم سے کم معرفت یہ ہوگی کہ ہم یہ جانیں کہ انکی امامت منجانب اللہ ہے اور یہ سمجھیں کہ جس امامت کا ہم اقرار کر رہے ہیں اس امامت سے ہم مراد کیا لے رہے ہیں۔ یہ وہ بنیادی سوال ہے جس کا جواب جاننے کے بعد زائر اپنے امامؑ کے حق کی کم از کم معرفت رکھنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے حصول کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ کم سے کم الفاظ میں امامِ معصومؑ کی دو خصوصیات بیان کر دیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کس کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔

خصائصِ امامت:۔

[۱]۔ امامت وہ مقام ہے جس سے اللہ کی ولایت کا ظہور ہوتا ہے، اسی لئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے'' (اصول کافی)۔ اور اسکے لئے ضروری ہے کہ

آپ اللہ کی ولایت کو سمجھیں اور ولایت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مواد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔صرف اسی صورت میں آپکو یہ دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ ''اے میرے آقا میں آپکے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں''۔بصورتِ دیگر صرف زبانی کلامی اقرار کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوا کرتی۔

[۲] ۔توحید دین اسلام کی بنیاد ہے جس پر ہماری نجات کا دارومدار ہے اور ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ ہمارے لئے توحید جب ظہور کرتی ہے تو امامؑ کی صورت میں کرتی ہے لہٰذا زیارتِ امامِ معصومؑ کیلئے جانے سے پیشتر یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسان توحید کے بارے میں ضروری معلومات رکھے کیونکہ ائمہؑ طاہرین نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ ''ہم توحید کے ارکان ہیں'' (اصول کافی)۔رکن کا مطلب ہے ''ستون'' اور ارکان رکن کی جمع ہے لہٰذا اگر آپ توحید کی معرفت نہیں رکھتے تو اسکا مطلب ہے کہ امامؑ معصوم کی بھی معرفت نہیں رکھتے اور معرفت نہ رکھتے ہوئے قبر امامؑ کے سامنے کھڑے ہوکر یہ دعویٰ کرنا کہ ''میں آپؑ کی معرفت حاصل کرکے آیا ہوں'' امامؑ کے ساتھ جھوٹ اور فریب کے مترادف ہوگا اور جس زیارت کی بنیاد ہی جھوٹ اور فریب ہو اس کی حیثیت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ ایک مختصر سی گزارش تھی جو انتہائی ضروری تھی۔اب اس کے بعد ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ انہی تناظرات میں اِس کتاب اور دیگر کتبِ احادیث کا مطالعہ فرمائیں گے۔انشاءاللہ وانشاءعلیؑ

وماتوفیقی الّا باللہ العلّی العظیم

مؤلف کا تعارف

آپ کا نام ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ القمی ہے آپ فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور ان کے ثقہ ہونے پر بھی تمام جید علماء کا اجماع ہے۔نجاشی اپنے رجال میں عنوان قائم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ان کے والد کا لقب ''مسلمہ'' تھا وہ سعد کے پسندیدہ ساتھیوں میں سے تھے ابو القاسم ہمارے اور جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے اور فقہ اور حدیث وہ اپنے باپ اور بھائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے سعد سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں ان سے ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے فقہ پڑھی تھی اور انہی سے علم حاصل کیا ان میں ایک جید عالم ومحدث کی تمام صفات پائی جاتی تھیں۔

نجاشی کے بعد علامہ حلی نے ان کی پیروی کرتے ہوئے ان کو ایک جلیل القدر اور ثقہ راوی قرار دیا ہے۔

ابن جونے لسان المیزان میں کہا ہے جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ ابو القاسم شیعی قمی کبار شیعہ علماء میں سے تھے وہ بہت مشہور اور معروف ہیں۔

طوسی ابن نجاشی اور علی بن حکم نے شیوخ شیعہ میں شمار کیا ہے اور میزان ان کے شاگرد تھے انہوں نے ان کی بہت توصیف بیان کی ہے اور حسین بن عبداللہ غضائری اور محمد بن سلیم صابونی نے مصر میں ان سے حدیث روایت کی اور سنی ہے۔

عمر بن رضا نے کہا کہ وہ عالم تھے اور انواع علوم میں شریک تھے۔

ان کے وہ مشائخ جن سے وہ اس کتاب میں روایت کرتے ہیں:

وہ اس کتاب میں مشائخ کی ایک جماعت سے روایت لیتے ہیں جن کی ثقاہت اور علم وحیثیت کے متعلق وہ اسکے مقدمہ کی نص بیان کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ان کے باپ محمد بن قولویہ جن کا ذکر گزر چکا ہے کہ نجاشی اور علامہ نے کہا کہ وہ سعد کے پسندیدہ ساتھیوں میں سے تھے۔

۲۔ان کے بھائی ابوالحسین جو فہرست نجاشی میں یوں مترجم ہیں کہ علی بن محمد بن جعفر مسرور ابوالحسین ملقب ابوحملہ ہیں انہوں نے حدیث روایت کی اور ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام کتاب فضل العلم و آدابہ ہے۔

۳۔احمد بن ادریس۔

۴۔ابوعلی احمد بن علی بن مہدی۔

۵۔ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی الناقد۔

۶۔احمد بن محمد بن الحسن بن سہل۔

۷۔جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسی بن جعفر۔

۸۔الحسن بن زبرقان الطبری۔

۹۔الحسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ۔

۱۰۔الحسین بن علی الزعفرانی۔

۱۱۔الحسین بن محمد بن عامر۔

۱۲۔حکیم بن داؤد بن حکیم۔

۱۳۔ابوعیسیٰ عبیداللہ بن الفضل بن محمد بن ہلال الطائی البصری۔

۱۴۔علی بن حاتم القزوینی۔

۱۵۔علی بن الحسین السعد آبادی۔

۱۶۔علی بن الحسین بن بابویہ۔

۱۷۔علی بن محمد بن یعقوب الکسائی۔

۱۸۔القاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم الھمدانی۔

۱۹۔محمد بن احمد بن ابراہیم۔

۲۰۔ابوعبدالرحمن محمد بن احمد الحسین العسکری۔

۲۱۔ابوالفضل بن مہران احمد بن سلیمان۔

۲۲۔ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحق بن عمار۔

۲۳۔ابوالعباس محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی محمد بن الحسین ابوالخطاب کا بھانجا۔

۲۴۔محمد بن الحسن بن احمد بن الولید۔

۲۵۔محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار۔

۲۶۔محمد بن الحسن بن مت الجوہری۔

۲۷۔محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری۔

۲۸۔محمد بن عبدالمومن۔

۲۹۔ابوعلی محمد بن ھمام بن سہیل۔

۳۰۔محمد بن یعقوب الکلینی۔

۳۱۔ابومحمد ہارون موسی التلعکبری۔

ان کے تلامذہ اور روایت کرنے والے:

ان سے بڑے بڑے علماء کی ایک جماعت احادیث روایت کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔احمد بن عبادن۔

۲۔احمد بن محمد بن عیاش۔

۳۔حسین بن احمد بن المغیرہ۔

۴۔الحسین بن عبیداللہ۔

۵۔حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی۔

۶۔ابوالحسن علی بن بلال المھجلی۔

۷۔محمد بن محمد نعمان المفید۔

۸۔ہارون بن موسیٰ التلعکبری۔

۹۔ابن غرور جو ابن عزور سے بھی معروف ہیں۔

۱۰۔محمد بن سلیم الصابونی اس نے ان سے مصر میں سنا۔

آپ کی بہترین تالیفات:

نجاشی نے کہا ان کی بہت خوبصورت کتب ہیں۔

کتاب مداواۃ الجسد۔ کتاب الصلواۃ۔ کتاب الجمعۃ والجماعۃ۔ کتاب قیام اللیل۔ کتاب الرضاً۔ کتاب الصداق۔ کتاب الاضاحی۔ کتاب الصرف۔ کتاب الوطی بملك الیمین۔ کتاب بیان حل الحیوان من محرمہ۔ کتاب قسمۃ الزکاۃ۔ کتاب العدد۔ کتاب فی شھر رمضان۔ کتاب الرد علی بن داؤد فی عدد شھر

رمضان۔ کتاب الزیارات۔ کتاب الحج۔ کتاب یوم ولیلۃ۔ کتاب القضاء وادب الحکام۔ کتاب الشھادات۔ کتاب العقیقہ۔ کتاب تاریخ الشھود والحوادث فیھا۔ کتاب النوادر۔ کتاب النساء اس کتاب کو مکمل نہ کر سکے۔

مؤلف کی ولادت، وفات اور ان کا دفن ہونا:

ان کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہو سکی کیونکہ تراجم کی کتب میں موجود نہیں ان کا سن وفات ۳۶۸ ہجری ہے جیسا کہ شیخ نے اپنے رجال میں لکھا اور ابن حجر نے لسان المیزان میں کہا اور علامہ نے خلاصہ میں ۳۶۹ ہجری بیان کیا۔

آپ کاظمیہ میں دفن ہوئے ان کی ایک جانب شیخ مفید کی قبر ہے اور ابن قولویہ جو قم میں دفن ہوئے شیخان کبیر کے پاس ان کا مشہور قبرستان ہے وہ اس شیخ جلیل کے والد تھے ان کا نام محمد بن جعفر ہے وہ سعد بن عبداللہ اشعری قمی کے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔

مقدمہ

الحمد ہے اللہ کے لیے جو کہ اس کا اہل اور مستحق ہے اس پر راہنمائی کرنے والا اور بدلہ دینے والا ہے اور اس پر ثواب عطا کرتا ہے ایسی حمد جو زیادہ تر ہو مگر ختم نہ ہو اور نہ کبھی اس کا سلسلہ منقطع ہو بہت بزرگ ہے وہ اور اس کی بادشاہی عظیم ہے اور بلند تر ہے اس کے نام پاک ہیں اس کی نعمتیں ملی ہوئی ہیں اس کی ہیبت سے ہر چیز متواضع اور عاجز ہے اور اس کی بادشاہی اور ربوبیت کے لیے ہر چیز خشوع وخضوع کر رہی ہے۔ اس کی صفات بیان کرنے والے اس کا ادراک نہیں کر سکتے اور خیالات اس کی معرفت کی گہرائی نہیں پا سکتے اس نے جس طرح اپنے نفس کی حمد کی کہ وہ الٰہ، واحد اور صمد ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اسکا کوئی کفو ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے ان کو فضیلت دی اور رسالت سے معزز کیا اور راہنمائی سے مدد کی ان کے ذریعے اسلام ظاہر کیا اور آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق پر انہیں فضیلت بخشی اور تمام خشکیوں اور تریوں کی مخلوق پر فضیلت دی اور وہ مقام دیا جس کی کوئی حد نہیں کوئی صفت گو اس تک رسائی نہیں پا سکتا اور تمام آپ کے اہل کو آپ کی وجہ سے فضیلت عطا کی اور انہیں حجت کامل بنا دیا اور ان کی مدد امامت سے فرمائی ان کے دین کو اپنانے والوں پر اللہ نے ان کی اطاعت واجب کر دی اور جو اللہ کی توحید اور رسولؐ کی رسالت کا اقرار کرے اور ان کو اتنی فضیلت دی کہ کوئی اس کو نہ تو پا سکتا ہے اور نہ بیان میں لا سکتا ہے اور نہ کوئی عقل مند اس کی انتہاء تک پہنچ سکتا ہے اور نہ اس تک پہنچنے کی کوئی

شخص طمع کرسکتا ہے تو انہیں زمین کے ستارے بنا دیا جن سے ہدایت لی جاتی ہے جن سے اندھے پن کی حیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور انہیں زمین کی میخیں بنا دیا تا کہ وہ ان کی وجہ سے حرکت نہ کرنے لگے ان کی فضیلت کو اپنے نبیؐ کی زبان پر واضح کیا اور بندوں پر ان کی محبت فرض کر دی اپنی محکم کتاب کو اپنے نبیؐ کی سچی زبان پر واضح کر دیا چنانچہ فرمایا ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ﴾ ''(اے رسولؐ) کہدو کہ میں اُس پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے قربیٰ سے مودت رکھو'' (شوریٰ ۲۳) تو آپؐ نے بھی ان سے محبت کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان کی مودت کے حصار میں آجاؤ اور زندگی میں بھی اور ان کے جانے کے بعد بھی ان کی زیارت کرو اور اسکا ثواب و فضل اتنا مقرر کیا کہ کوئی شخص اس کا تصور کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی مخلوق اس کو شمار کر سکتی ہے اور نہ کوئی مکمل بیان کرسکتا ہے۔

مگر آپؐ کی امت نے وہ کام کئے جو اس کے بالکل برعکس ہیں جس کی محبت کا حکم دیا گیا اس کو قتل کر دیا اور جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا اس سے بھاگ گئے جس کی زیارت کا حکم دیا گیا اس پر ظلم کیا جس نے یہ اچھی طرح قبول کیا اور اچھی بات کہی اس کو ڈرانے لگے اور جس شخص نے یہ عہد نبھایا اور اپنی پوری ایمانی طاقت کے ساتھ اس سے متمسک رہا امت اسکی دشمن بن گئی اس کے باوجود وہ امید رکھتے ہیں کہ انہیں ہدایت کی رہنمائی کی جائے گی اور وہ حق پر قائم ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان پر رات اور دن میں فرض کیا وہ اس کو ادا کر رہے ہیں اور قرار کے دن وہ نبیؐ کی شفاعت کی امید بھی رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم ہرگز رسولؐ اللہ قیامت کے دن ان سے بات بھی نہ کریں گے اور بدلے کے دن ان سے اس چیز کا مطالبہ کریں گے کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس کا بدلہ دیں اور اپنے رب کے سامنے ان سے مواخذہ کریں گے اللہ بابرکت ہے اور بندوں کے ظلم سے پاک ہے ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ ''بے شک تیرا رب (سرکشوں اور نافرمانوں کی) خوب تاک میں ہے'' (سورہ الفجر ۱۴)۔

میں تیرے سامنے بیان کروں گا اللہ تیری عمر دراز کرے جو کچھ اللہ اپنے نبیؐ اور اہل بیتؑ کی زیارت کرنے والے کو ثواب اور اجر عطا فرمائے گا یہ چیز میں آثار کے ذریعے بتاؤں گا اور اگرچہ اس فضیلت کو لوگ نہیں مانتے اور انکار کرتے ہیں اور دشمنی کرتے ہیں لیکن میں اللہ کی مدد چاہتا ہوں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ میرے لئے تمام امور میں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو لکھنے اور تصنیف کرنے کی مجھے اس بات نے رغبت دی کہ تم (لوگ) بار بار مجھے اس کی تصنیف کے لیے اصرار کر رہے تھے نیز مجھے اس کا ثواب اور تقرب الی اللہ کا درجہ معلوم تھا اور رسولؐ اللہ اور علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور جمیع مومنین کے قریب ہونے کی نیت سے تا کہ اس کو ان میں پھیلاؤں اور اپنے مومن بھائیوں میں اس کو نشر کروں تو میں نے اپنی سوچ وفکر اس کی طرف لگا دی اور تمام خیال اسی میں صرف کر دیئے اور اللہ تبارک تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ اس کام میں میری مدد فرمائے یہاں تک کہ میں نے وہ تمام احادیث جو آئمہ معصومینؑ سے تھیں ان کو جمع کیا اور میں نے وہ احادیث مبارکہ بھی جمع کیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیں تھیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ تمام معنی جو ان روایات میں آئے ہیں ہم ان سب کا احاطہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے مگر جو کہ ہمارے اصحاب میں سے جو ثقہ راویوں سے ہم تک پہنچی وہ ہم نے جمع کر دیں اور ہم نے تمام ضعیف روایات کو نکال دیا۔

میں نے اس کتاب کا نام کامل الزیارات وفضلھا وثوابہ ذالك رکھا اور میں نے اس کتاب میں مختلف ابواب قائم کئے اور ہر باب ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور میں نے اس میں وہ حدیث بیان نہیں کی جو اس کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں آئی ہو یہاں تک کہ دیکھنے والے اور پڑھنے والے کے لیے ہر باب مختلف ہو جائے، میں نے وہ نہیں کیا جو دیگر مصنفین نے کیا کیونکہ انہوں نے باب کو اس پیرائے میں بیان کیا کہ جو کچھ اس میں شامل ہے وہ اس کے معنی کے خلاف ہے اور وہ باب کے

معنی پر دلالت نہیں کرتا یہاں تک کہ باب میں کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ہوتی جو اس کے معنی پر دلالت کرتی ہو بلکہ باب کے ترجمہ سے ان کی کوئی بھی مناسبت نہیں ہوتی بلکہ اس کا کوئی حصہ اس پر دلالت نہیں کرتا۔

میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ جو شخص بھی حدیث تلاش کرنا چاہے اس حدیث کے باب کو دیکھے تو فوراً وہ حدیث پالے تا کہ سننے، پڑھنے اور دیکھنے والے اکتا نہ جائیں اور ان کو معلوم ہو جائے جو شخص اللہ کے اولیاء کی قبر اور امام حسینؑ اور دیگر آئمہؑ کی قبور کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو اس پر کیا ثواب عطا کرے گا تا کہ زیارت کی طرف ان کی رغبت میں اضافہ ہو اور وہ ایسا اجر تلاش کرنے میں لگن رکھیں جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے اور بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے۔ میں اللہ سے اس کی اعلیٰ صفات اور محبوب ترین اسماء کے ذریعے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ محمدؐ پر درود بھیجے اور آپؐ کی پاکیزہ آلؑ پر اور مجھے میری نیت اور امیدوں کے مطابق اجر و ثواب دے اور مجھے اپنی رحمت سے محروم نہ کرے اور اپنے جود و کرم سے مجھے نوازے اور تمام پسندیدہ نیک بندوں پر اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور سلام اور رحمتیں ان کو عطا فرمائے۔

باب نمبر ﴿۱﴾

رسول اللہؐ، امیرؑ المومنین، امام حسنؑ و امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب

حدیث ۱ ہمیں ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ القمی الفقیہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے خالد البرقی سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا حسن بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے فرمایا ایک دن حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کی گود میں تھے آپؐ نے اچانک سر اٹھایا اور فرمایا! بابا جان! آپؐ کی شہادت کے بعد جو آپؐ کی زیارت کرے گا اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے؟ ۔فرمایا بیٹا جو میری زیارت کے لیے آئے گا میری شہادت کے بعد تو اس کے لیے جنت ہے اور جو تمھارے باپ (علیؑ) کی شہادت کے بعد ان کی زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے اور جو شخص تمھارے بھائی کی شہادت کے بعد زیارت کے لیے آئے گا تو اس کے لیے جنت ہے اور جو بھی تمھاری شہادت کے بعد تمھاری زیارت کے لیے آئے گا اس کے لیے بھی جنت ہے۔

حدیث ۲ انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے روایت کی ہے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا امام حسینؑ نے رسولؐ اللہ سے دریافت کیا کہ جو آپؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے تو آپؐ نے فرمایا! بیٹا جو شخص میری زندگی میں یا شہادت کے بعد میری زیارت کرے گا یا تمھارے باپ (علیؑ) کی یا تمھارے بھائی (حسنؑ) کی زیارت کرے گا یا تمھاری زیارت کرے گا تو مجھ پر حق ہو جاتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور اس کے گناہوں سے اسے نجات دلاؤں۔

حدیث ۳ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی اور محمد بن یعقوب نے بھی بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے اس سے جس نے انہیں محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ! جو شخص میری زندگی میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کرے اور جو تمھاری زندگی میں یا شہادت کے بعد تمھاری زیارت کرے اور جو تمھارے بیٹوں کی زندگی میں یا شہادت کے بعد زیارت کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کو اس کی ہولناکیوں اور سختیوں سے چھٹکارا دلانے کی ضمانت دیتا ہوں نیز میں اس کو اپنے درجے میں سے بلند درجہ عطا کروں گا۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے ہمارے چند ساتھیوں نے حدیث بیان کی جس میں احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ شامل ہیں انہوں نے عمر سے انہوں نے یحیی سے اور وہ ابوجعفر الثانیؑ کے خادم تھے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اسے محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ سے مرفوع بیان کیا آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری زیارت کی یا میری اولاد میں سے کسی کی زیارت کی تو میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں گا اور اس کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچاؤں گا۔

حدیث ۵ ہمیں محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے باپ الحسن سے انہوں نے اپنے باپ علی بن مہزیار سے انہوں نے کہا ہمیں عثمان بن عیسی نے بیان کیا انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

کہ حسینؑ بن علیؑ نے رسولؐ اللہ سے دریافت کیا اے بابا جان! جو شخص آپؐ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے تو آپؐ نے فرمایا بیٹا جو شخص میری زندگی میں یا شہادت کے بعد میری زیارت کرے اور تمھارے باپ (علیؑ) یا تمھارے بھائی (حسنؑ) کی زیارت کرے یا خود تمھاری زیارت کرے تو مجھ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ میں اس کی زیارت قیامت کے دن کروں اور اس کو اس کے گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

باب نمبر ﴿۲﴾

رسولؐ اللہ کی زیارت کا ثواب

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے سدوسی سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرنے آیا تو میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

حدیث ۲ مجھے حسن بن احمد نے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص بر رضا و رغبت رسولؐ اللہ کی زیارت کے لیے آئے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ۳ مجھے ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو شخص ارادتاً نبیؐ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ۴ مجھے ہمارے مشائخ میں سے ایک جماعت نے اس سند کے ساتھ

حدیث بیان کی انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو شخص ارادتاً رسولؐ اللہ کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا انشاءاللہ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث ۵ ہمیں محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے ابوبکر حضرمی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے حکم دیا کہ میں رسولؐ اللہ کی مسجد میں بہت زیادہ صلاۃ جتنی طاقت رکھوں پڑھا کروں اور مجھ سے پوچھا کہ کیا تم میرے جدؑ نامدار کی قبر کی زیارت کے لیے جاتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا خبردار آپؑ قریب سے سن لیتے ہیں اور جب تم دور ہوتے ہو تو تمہارا درود آپؑ کو پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ۶ اسی سند سے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے عامر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ میں نے ساربان (اونٹ کے مالک) کو دو یا تین دینار زیادہ دیئے ہیں تاکہ وہ مجھے مدینہ لے جائے۔ آپؑ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا اس طرح آسانی سے تم رسولؐ اللہ کی قبر پر آکر سلام کرسکو گے آپؐ قریب سے سن لیتے ہیں اور دور والے (کا درود) آپؐ کو پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ۷ ہمیں محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسن الصفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں

نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (محمدؑ تقی) سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت ارادتاً کرتا ہے تو اسکے لیے کیا اجر ہے؟ ۔فرمایا اس کو انشاءاللہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حدیث ⑧

ہمیں محمد بن یعقوب نے اس کے چند ساتھیوں سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے عبدالرحمن بن نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (محمدؑ تقی) سے پوچھا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص برضا و رغبت رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ⑨

ہمیں محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے اور محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے حدیث بیان کی انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے وہ ابوحجر اسلمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص حج کرنے کے لیے آئے اور مدینہ میں میری زیارت نہ کرے تو میں قیامت والے دن اس سے اچھا سلوک نہیں کروں گا اور جس نے میری زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی اور جس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور جو شخص حرمین میں سے کہیں مرگیا چاہے مکہ میں ہو یا مدینہ میں تو وہ حساب کے لیے پیش نہیں ہوگا اور اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا مرے گا اور قیامت کے دن اصحاب بدر کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

حدیث ⑩

ہمیں حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسی نے اپنے باپ سے حدیث بیان

کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے مدوسی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی۔آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص میرے پاس میری زیارت کرنے آیا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث ⑪ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے علی بن سیف نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے فضل بن مالک نخعی نے بیان کیا کہ مجھے ابراہیم بن ابی یحیی مدنی نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری زندگی یا مرنے کے بعد میری زیارت کی تو قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا۔

حدیث ⑫ انہی سے روایت ہے کہ علی بن سیف نے کہا مجھے سلیمان بن عمر نخعی نے عبداللہ بن الحسن سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علیؑ بن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری زیارت کی میرے فوت ہونے کے بعد گویا اس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی اور میں اس کا گواہ رہوں گا اور قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔

حدیث ⑬ انہی سے روایت ہے وہ سلمہ سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ ابان بن عثمان سے وہ سدوسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس میری زیارت کرنے آیا میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع ہونگا۔

حدیث ۱۴ انہی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے اس نے کہا کہ مجھے زید بن ابی زید ہروی نے حدیث بیان کی اس نے قتیبہ بن سعید سے اس نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس مدینہ میں زیارت کرتے ہوئے آیا اور وہ اس سے ثواب طلب کرتا ہو تو میں اس کی قیامت کے دن شفاعت کرنے والا ہونگا۔

حدیث ۱۵ مجھے میرے مشائخ میں سے ایک جماعت نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے وہ مسلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے یہ حدیث ابن ابی نجران سے بیان کی اس نے کہا کہ میں نے اسے کہا جو رسولؐ اللہ کی قصداً زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔اس نے کہا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث ۱۶ مجھے میرے باپ نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ اپنے باپ سے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابان سے وہ سدوسی سے وہ امامؑ ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس زیارت کرنے آیا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہونگا۔

حدیث ۱۷ ابوالفضل محمد بن احمد بن سلیمان، موسیٰ بن محمد بن موسیٰ سے وہ محمد بن محمد اشعث سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا ہمیں ابوالحسن موسی بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہمیں اپنے والد سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد

گرامی سے وہ علیؑ بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری طرف میری زندگی میں ہجرت کی اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بے شک مجھ پر سلام ہی بھیج دو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ۱۸

مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسی سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلّٰی بن ابی شہاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا حسین بن علیؑ نے رسولؐ اللہ سے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ جو آپؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا جو میری زندگی میں یا موت کے بعد میری زیارت کرے تو میرا حق بن جاتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

حدیث ۱۹

ہمیں محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا کہ حسن بن محبوب نے جمیل بن صالح سے انہوں نے فضیل بن یسار سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کرنے سے آپؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۲۰

انہی سے روایت ہے کہ وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ جو نبیؐ کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ فرمایا تو گویا اس نے اللہ کی عرش میں زیارت کی۔

باب نمبر ﴿۳﴾

زیارت رسولؐ اللہ اور وہاں کی دعائیں

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان

کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ صفوان اور ابن ابی عمیر سے وہ سب معاویہ بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم مدینے میں داخل ہو تو پہلے غسل کرو پھر تم نبیؐ کی قبر کے پاس آؤ اور آپؐ پر سلام کہو پھر قبر کی دائیں جانب سے سامنے والے ستون کے پاس کھڑے ہو جو کہ قبر کے سرہانے کے پاس ہے جب تم قبلہ کی طرف رخ کئے ہوئے ہو اور بایاں کندھا قبر کی طرف ہو اور دایاں محراب کی طرف ہو تو یہ جگہ وہ ہے جہاں نبیؐ کا سر مبارک ہے اس وقت تم یہ دعا پڑھو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَأَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي إِسْتَنْقَذَنا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلالَةِ، اللّهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ، وَصَلَواتِ مَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبادِكَ الصّالِحِينَ وَأَنْبِيائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَهْلِ السَّماواتِ وَالاَرَضِينَ؛ وَمَنْ سَبَّحَ لِرَبِّ الْعالَمِينَ مِنَ الاَوَّلِينَ وَالاخِرِينَ عَلى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اللّهُمَّ وأَعْطِهِ الدَّرَجَةَ وَ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الاَوَّلُونَ وَالاخِرُونَ، اللّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ: (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ بِكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبداللہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اللہ کے پیغام پہنچا دیئے اور آپؐ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک اللہ کی عبادت کی حتیٰ کہ آپ کے پاس یقین آ گیا آپؐ نے حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کی ہدایت کی اور جو آپؐ پر حق تھا وہ ادا کر دیا اور آپؐ نے مومنوں سے شفقت اور کفار سے سختی کی تو اللہ نے آپؐ کو معزز مقام میں سے افضل ترین مقام پر پہنچا دیا۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں آپؐ کی وجہ سے شرک اور گمراہی سے بچا لیا۔ اے اللہ اپنی رحمتیں اور اپنے مقرب فرشتوں اور نیک بندوں اور انبیاء و مرسلین اور آسمان و زمین والوں کا درود پہنچا اسی طرح جو بھی رب العالمین کے لیے گزشتہ اور آئندہ سے تسبیح بیان کرے اس کی طرف سے محمدؐ اپنے بندے، رسول، امین، نبی، نجی، حبیب، صفی، خاص، پسندیدہ، اپنی مخلوق میں سے بہترین پر درود اور سلام ہو۔ اے اللہ! ان کو درجہ اور جنت میں وسیلہ عطا فرما اور آپؐ کو مقام محمود عطا کر جس پر تمام اولین و آخرین والے رشک کریں اے اللہ تو نے فرمایا ہے ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ ''اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے'' (النساء ۶۴)۔ اور میں تیرے نبیؐ کے پاس آیا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے

والا ہوں میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبیؐ کے ذریعے جو رحمت اللعالمینؐ ہیں اے محمدؐ رسول اللہ میں اپنے رب اور آپؐ کے رب کی طرف چہرہ کرتا ہوں تا کہ میرے گناہ معاف کر دے''۔

اگر تمھاری کوئی حاجت ہو تو قبر کو کندھے کے پیچھے قرار دو اور قبلہ کی طرف منہ کرو اور ہاتھ اٹھائو اور اللہ سے اپنی ضرورت طلب کرو اس طرح تمھاری حاجت پوری ہو جانے کے قابل ہو جائے گی انشاء اللہ۔

حدیث ۲ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسیٰ نے عبداللہ بن نہیک سے حدیث بیان کی انہوں نے ابن ابی عمر سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو پھر منبر کے پاس آؤ اس پر ہاتھ رکھو اور اس کے دونوں ستون پکڑو جو نیچے والے ہیں پھر اپنا چہرہ اور آنکھ اس سے مس کرو یہ آنکھ کے لیے شفاء ہے اور اس کے پاس کھڑے ہو پھر اللہ کی حمد بیان کرو اور اسکی ثناء بیان کرو اور اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ رسولؐ اللہ نے فرمایا! میرے منبر اور رمیری قبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور منبر کے پائے جنت پر مرتب ہیں اور وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ ہے پھر نبیؐ کے مقام کی طرف آؤ اس میں جتنی صلوٰۃ پڑھ سکتے ہو پڑھو جب مسجد میں داخل ہو تو نبیؐ اکرم اور آپؐ کی آلؑ پر درود پڑھو جب باہر نکلو تو پھر اسی طرح درود پڑھو اور مسجدِ نبویؐ میں کثرت کے ساتھ درود پڑھو۔

حدیث ۳ ہمیں ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین العسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے جو علی بن مہزیار ہیں انہوں نے علی بن حسن بن

علی بن عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے بھائی ابی الحسن موسی بن جعفرؑ سے وہ اپنے والد گرامی سے وہ (ساتویں امامؑ کے) جد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علی بن الحسینؑ نبی اکرمؐ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر سلام کہتے اور فرماتے تھے کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی کو پہنچا دیا'' اس کے بعد موقع کی مناسبت سے دعا کرتے پھر نبیؐ کی قبر کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر ٹیک دیتے ہوئے اس طرح قبر سے لپٹتے تھے کہ پشت قبر کی طرف ہوتی تھی اور رخ قبلہ کی طرف اور یہ دعا پڑھتے :۔

اللّٰهمّ إليك ألجأتُ أمري، وإلى قبرِ محمّدٍ عَبدِكَ ورَسولِكَ أسنَدتُ ظَهري، وَالقِبلَةَ الَّتي رَضيتَ لِمُحمّدٍ استَقبَلتُ، اللّٰهمّ إنّي أصبَحتُ لا أملِكُ لِنَفسي خَيرَ ما أرجُولَها ولا أدفَعُ عَنها شَرَّ ما أحذَرُ عليها، وأصبَحتِ الأُمورُ بِيَدِكَ ولا فَقيرَ أفقَرُ مِنّي، إنّي لِما أنزَلتَ إلَيَّ مِن خَيرٍ فَقيرٌ، اللّٰهُمَّ أرِدني مِنكَ بِخَيرٍ فَلا رادَّ لِفَضلِكَ، اللّٰهمّ إنّي أعوذُبِكَ مِن أن تُبدِّلَ اسمي أو أن تُغيِّرَ جِسمي أو تُزيلَ نِعمَتَكَ عَنّي، اللّٰهمّ زَيِّني بِالتَّقوى وجَمِّلني بِالنِّعَمِ وَاعمُرني بِالعافِيَةِ وَارزُقني شُكرَ العافِيَةِ۔

''اے اللہ! جس نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیرے نبیؐ کی قبر سے اپنی کمر کی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور جو قبلہ تو نے اپنے نبیؐ کے لیے پسند کیا۔ اے اللہ میں ایسا ہو گیا ہوں کہ اپنے لیے جو خیر چاہتا ہوں اس کی امید رکھتے ہوئے بھی اس پر کوئی اختیار نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنی جان سے کسی شر کو روک سکتا ہوں جس سے میں احتراز کرتا ہوں اور تمام معاملات تیرے اختیار میں ہیں مجھ سے کوئی بڑا محتاج نہیں جو چیز تو میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ اے اللہ مجھ سے خیر کا ارادہ کر تیرے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تو میرا نام بدل دے اور میرے جسم

میں کوئی تغیر پیدا کر دے اور اپنی نعمت مجھ سے ہٹا دے۔ اے اللہ مجھے تقویٰ کے ساتھ زینت دے اور نعمتوں کے ساتھ مجھے خوبصورت بنا اور عافیت کے ساتھ رکھ اور مجھے عافیت کا رزق عطا فرما''۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے خبر دی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران اور حسین بن سعید اور ان کے علاوہ دیگر نے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اور حسین بن سعید وغیرہ سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو دیکھا وہ رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو اپنا ہاتھ مبارک لحد پر رکھا اور یہ دعا پڑھی:۔

أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَاكَ وَهَدَى بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ

''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو پسند فرمایا اور چن لیا اور ہدایت کے لیے بھیجا اور یہ طے کیا کہ وہ آپؐ پر درود بھیجے''۔

پھر یہ آیت پڑھی:۔

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

''اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی رسولؐ پر درود اور سلام بھیجو'' (احزاب ۵۶)۔

حدیث ⑤

ہمیں حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام علیؑ رضا نے پوچھا کہ تم نبیؐ پر درود بھیجتے ہو تو کس طرح کہتے ہو؟۔ میں نے کہا جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم تک روایت کی گئی ہے وہی

کہتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا کیا میں تم کو اس سے بہتر الفاظ نہ بتاؤں؟۔میں نے کہا جی ضرور میں آپؑ پر قربان جاؤں۔آپؑ نے مجھے اپنے قلم سے لکھ دیا اور فرمایا کہ جب تو قبر رسولؐ کی زیارت کرے تو قبر کے سرہانے کھڑا ہو اور یوں کہہ:۔

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ خاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لأُمَّتِكَ وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى أَتاكَ الْيَقِينُ، وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَجِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما سَلَّمْتَ عَلىٰ نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ، وَامْنُنْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما مَنَنْتَ عَلىٰ مُوسىٰ وَهارُونَ، وَبارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما بارَكْتَ عَلىٰ إِبْراهِيمَ وَآلِ إِبْراهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ، بَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ مِنِّي السَّلامَ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی اور اپنے رب کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک اس کی عبادت کی اور جو آپؐ پر اللہ کا حق تھا وہ ادا کر دیا۔اے اللہ! محمدؐ اپنے بندے اور رسول پر اپنے نجی و امین اور

پسندیدہ اور مخلوق میں سے افضل پر اپنا بہترین درود آپؐ پر بھیج اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح سلام بھیج جس طرح تو نے سلام تمام جہانوں میں نوحؑ پر بھیجا ہے اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح احسان کر جس طرح تو نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکت بھیجی بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور آپؐ پر اور آپؐ کی آلؑ پر رحم فرما۔ اے بیت الحرام کے رب اور مسجد الحرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور بلد الحرام کے رب اور حل وحرم کے رب اور مشعر الحرام کے رب اپنے نبی محمدؐ کی روح کو میری طرف سے سلام پہنچا دے''۔

حدیث ⑥

ہمیں محمد بن یعقوب کلینی نے ہمارے چند ساتھیوں سے حدیث بیان کی انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن (علیؑ رضا) سے پوچھا کہ رسولؐ اللہ پر آپؐ کی قبر کے پاس کیسے سلام کیا جائے تو آپؑ نے فرمایا اس طرح کہو:۔

السَّلامُ عَلى رَسولِ اللهِ، السَّلامُ عليكَ يا حَبيبَ اللهِ، السَّلامُ عليكَ يا صَفْوَةَ اللهِ، والسَّلامُ عليكَ يا أمينَ اللهِ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ في سَبيلِ اللهِ، وعَبَدْتَهُ مُخْلِصاً حَتّى أتاكَ اليَقينُ، فجزاكَ اللهُ أفْضَلَ ما جَزى نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ، اللّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ أفضلَ ما صَلَّيْتَ عَلى إبراهيمَ وآلِ إبراهيمَ إنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ۔

''رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔ اے حبیب اللہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے امین اللہ آپؐ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنی امت کے لیے خیر خواہی کی اور

اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک آپ نے خالص اللہ کی بندگی کی تو اللہ آپؑ کو بہترین جزا دے جتنی کہ اس نے کسی بھی نبی کو دی ہو۔ اے اللہ درود بھیج محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر بہترین درود جو تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بھیجا بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے''۔

سلام مولانا أبي الحسن موسى بن جعفر الكاظم عليهما السلام على جدّه رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم۔

''ابوالحسن موسیٰ بن جعفر کاظمؑ اور آپؑ کے جد رسول اللہؐ پر بھی سلام ہو''۔

حدیث ⑦

اسی سند سے سہل سے انہوں نے علی بن حسان سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ اور ہارون الرشید اور عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ سے مدینہ میں روایت کیا جب وہ سب رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کے لیے آئے تھے تو ہارون نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا آپؑ پہلے آنحضرتؐ کو سلام کیجئے۔ آپؑ نے انکار کر دیا تو ہارون خود آگے ہو گیا اس نے رسولؐ اللہ پر سلام پڑھا پھر ایک کونے میں کھڑا ہو گیا تو عیسیٰ بن جعفر نے امام سے کہا کہ آپؑ آنحضرتؐ کو سلام کریں۔ امامؑ نے انکار کر دیا۔ عیسیٰ بن جعفر آگے ہو گیا اور اس نے سلام کیا پھر وہ ہارون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جعفر نے امامؑ سے سلام کرنے کو کہا۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا تو جعفر آگے ہوا اور سلام کہا اور وہ بھی ہارون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا پھر امام موسیٰ کاظمؑ آگے گئے اور فرمایا۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أَبَه، أَسأَلُ اللهَ الَّذي اصْطَفاكَ وَاجْتَباكَ وَهَداكَ وَهَدى بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيكَ۔

''اے میرے جد آپؐ پر سلام، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو پسند کیا اور چن لیا اور

آپؑ کو ہدایت دی اور پھر آپؑ کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دی کہ وہ آپؐ پر درود بھیجیں''۔
ہارون نے عیسیٰ سے کہا جو کچھ انہوں نے کہا تم نے سنا؟۔انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا تو ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں وہ حقیقت میں ان کے جد امجد تھے۔

حدیث ⑧

مجھے محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہزیار سے حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے علی بن حسن علوی بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ کاظم علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے فرمایا میرے والد علی بن حسینؑ نبیؐ کی قبر پر کھڑے ہو کر سلام کہتے پھر آپؐ کی تبلیغ کی شہادت دیتے پھر آپؑ دعا کرتے پھر اپنے آپ کو قبر نبیؐ کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر اس طرح ٹیک دیتے تھے کہ پشت قبر کی طرف ہوتی تھی اور چہرہ قبلہ کی طرف اور یہ دعا پڑھتے:۔

اللّٰھمّ إلیك الجأتُ أمری، وَإلی قبرِ محمّدٍ عَبدِكَ وَرَسولِكَ أسنَدتُ ظَھری، وَالقِبلَةَ الَّتی رَضیتَ لِمُحمّدٍ استَقبَلتُ، اللّٰھمَّ إنّی أصبَحتُ لا أملِكُ لِنَفسی خَیرًا ما أرجُولَھا ولا أدفَعُ عَنھا شَرًّا ما أحذَرُ علیھا، وأصبَحتِ الأمورُ کُلُّھا بِیَدِك، ولا فَقیرَ أفقَرُ مِنّی، إنّی لِما أنزَلتَ إلیَّ مِن خَیرٍ فَقیرٌ، اللّٰھُمَّ أرِدنی مِنكَ بِخَیرٍ، ولا رادَّ لِفَضلِكَ، اللّٰھمَّ إنّی أعوذُ بِكَ مِن أن تُبدِّلَ اسمی [أ] و تُغیِّرَ جِسمی؛ أو تُزیلَ نِعمَتَكَ عَنّی، اللّٰھمّ زَیِّنی بِالتَّقوی وجَمِّلنی بِالنِّعَمِ وَاعمُرنی بِالعافِیَةِ وَارزُقنی شُکرَ العافِیَةِ۔

''اے اللہ میں نے تیری طرف معاملہ کر دیا ہے اور تیرے بندے اور رسول محمدؐ کی قبر کی طرف اپنی ٹیک لگالی اور جس قبلے کو تو نے اپنے رسولؐ کے لیے پسند کیا اس کی طرف میں نے رخ کر لیا۔میں ایسا

ہوں کہ جس خیر کی تجھ سے امید رکھتا ہوں اس کا میرے ہاتھ میں کچھ بھی اختیار نہیں اور نہ ہی میں جس چیز سے خوف کھاتا ہوں اس سے بچنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ تمام امور تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ جیسا کوئی فقیر نہیں جو بھی تو خیر مجھ تک پہنچائے میں اس کا محتاج ہوں۔ اے اللہ! میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کر اور تیرے فضل کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (اس چیز سے) کہ تو میرا نام بدل دے اور میرا جسم تبدیل ہو جائے اور مجھ سے اپنی نعمت ہٹا لے اے اللہ! مجھے تقویٰ کے ساتھ زینت دے اور نعمتوں کے ساتھ مزین کر اور عافیت کے ساتھ زندگی دے اور عافیت کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما''۔

یہ دعا رسولؐ اللہ کی قبر اطہر پر مانگنا واجب ہے اور مناسک میں تحریر ہے۔

حدیث ۹

ہمیں علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے ابوعبداللہ ذکریا المومن سے انہوں نے ابراہیم بن ناجیہ سے انہوں نے اسحٰق بن عمار سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا آپؑ مجھے رسولؐ اللہ پر مختصر سلام کہنا سکھا دیجئے آپؑ نے فرمایا یوں کہو:۔

أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي انْتَجَبَكَ وَاصْطَفَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَاكَ وَهَدَى بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ صَلَاةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً۔

''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو چنا پسند کیا اچھا بنایا ہدایت دی اور پھر آپؐ کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دی کہ وہ آپ پر بہت زیادہ پاک درود بھیجے۔

حدیث ۱۰

مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبداللہ نے

ان سے اُحمد بن محمد بن عیسی ، یعقوب بن یزید اور موسی بن عُمر نے ان سے احمدؑ بن محمد بن اَبی نصر نے انہوں نے ابو الحسن الرضاؑ سے روایت کی کہ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ رسولؐ اللہ پر سلام کیسے کہا جائے؟ ۔فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَلسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یارَسولَ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا مُحَمَّدَ بنَ عَبدِاللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا خِیَرَۃَ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا حَبیبَ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا صِفوَۃَ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا اَمینَ اللّٰہِ، اَشہَدُ اَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ، وَاَشہَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰہِ، وَاَشہَدُ اَنَّکَ قَد نَصَحتَ لِاُمَّتِکَ وَجاہَدتَ فی سَبیلِ رَبِّکَ وَعَبَدتَہُ حَتّیٰ اَتاکَ الیَقینُ، فَجَزاکَ اللّٰہُ اَفضَلَ ما جَزیٰ نَبِیّاً عَن اُمَّتِہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَفضَلَ ما صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرٰھِیمَ وَآلِ اِبرٰھِیمَ، اِنَّکَ حَمیدٌ مَجیدٌ۔

”سلام ہو رسولؐ اللہ پر، آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ یا رسولؐ اللہ آپ پر سلام ہو۔ اے محمدؐ بن عبداللہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے خیرۃ اللہ آپؐ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؐ پر اے حبیب اللہ۔ سلام ہو آپؐ پر صفوۃ اللہ۔ اے اللہ کے امین آپؐ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمدؐ بن عبداللہ ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور آپؐ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور آپؐ نے یقین آجانے تک اس کی عبادت کی تو اللہ عزوجل نے آپؐ کو ہماری طرف اس سے زیادہ بہتر جزا دی جو اس نے کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور آپؐ کی آلؑ پر اس سے زیادہ اور افضل درود بھیج جو تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بھیجا یقیناً تُو حمد والا اور بزرگی والا ہے“۔

باب نمبر ﴿۴﴾

مسجد نبویؐ میں صلوٰۃ پڑھنے کی فضیلت

حدیث ① مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے محمد بن الحسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن الحسن بن علی بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسیٰ ساباطی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ مسجد نبویؐ میں صلوٰۃ پڑھنے کی فضیلت کیا ہے، کیا وہ مدینہ میں صلوٰۃ کے برابر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں، اس لئے کہ مسجد نبوی میں ایک صلوٰۃ کا پڑھنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے جبکہ شہر مدینہ میں صلوٰۃ کا پڑھنا اور شہروں میں صلوٰۃ پڑھنے کی طرح ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن قاسم بجلی سے اس نے اُن سے بیان کیا جنہوں نے مرازم سے اس نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہؑ سے رسولؐ اللہ کی مسجد میں صلوٰۃ پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میری مسجد (مسجد نبویؐ) میں ایک صلوٰۃ دوسری مساجد کی نسبت ایک ہزار صلوٰۃ کے برابر ہے اور مسجد الحرام میں ایک صلوٰۃ پڑھنا میری مسجد کی بہ نسبت ایک ہزار گنا زیادہ ہے پھر فرمایا اللہ نے مکہ کو فضلیت دی اور اس کے بعض حصے کو بعض حصے پر افضلیت عنایت کی پھر یہ پڑھا ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو'' (بقرہ ۲۵)۔ نیز فرمایا اللہ نے ایک گروہ کو دوسروں پر فضیلت دی اور دوسروں کو ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا اور اپنی کتاب (قرآن) میں ان سے محبت کرنے کا دستور دیا۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا

انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اپنے والد اسماعیل سے انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے ابو الصامت سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ مسجد نبویؐ میں ایک نماز باقی مسجدوں سے دس ہزار گنا زیادہ بہتر ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے مشائخ سے ایک جماعت نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے انہوں نے ابن ابی عمر سے اور فضالہ بن ایوب سے سب نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے کہا کہ امامؑ ابوعبداللہؑ نے ابن ابی یعفور سے فرمایا۔ مسجد رسولؐ میں بہت زیادہ نماز پڑھا کرو کیونکہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا! دوسری مسجد کی بہ نسبت میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا ہزار نماز کے برابر ہے مگر مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

حدیث ۵ محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے سلمہ سے روایت کیا ہے کہ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے جمیل بن دراج سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز پڑھنے سے باقی مسجدوں سے ایک ہزار گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۶ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسی ساباطی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے حدیث بیان کی ہے

انہوں نے کہا کہ میں نے امامؑ سے مسجد نبویؐ میں نماز کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ مدینہ میں نماز پڑھنے کی طرح ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں مسجد رسولؐ میں ایک نماز باقی مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے جبکہ شہر مدینہ میں پڑھی جانے والی نماز اور شہروں میں پڑھی جانے والی نماز کے مانند ہے۔

حدیث ⑦ ہمیں حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز باقی جگہوں کی نماز سے ہزار گنا زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ⑧ انہی سے روایت ہے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے اس کے بعض ساتھیوں سے انہوں نے مرازم سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مسجد نبویؐ کی ایک نماز دیگر مساجد کی نماز سے ہزار گنا زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

حضرت حمزہؑ اور دیگر شہداء کی زیارتیں

حدیث ① مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن الخطاب سے حدیث بیان کی

انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں ے بکر بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے ہمارے ایک ساتھی سے جن پر سلام ہو انہوں نے کہا کہ زائر قبر حضرت حمزہؑ کے پاس جائے اور کہے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمَّ رَسُولِ اللهِ وخَيْرَ الشُّهَداءِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَسَدَ اللهِ وَأَسَدَ رَسُولِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، وَنَصَحْتَ للهِ ولِرَسُولِه وجُدْتَ بِنَفْسِكَ وطَلَبْتَ ما عِنْدَ اللهِ ورَغِبْتَ فِيما وَعَدَ اللهُ۔

”آپ پر سلام ہو اے رسولؐ اللہ کے چچا اور اے تمام شہداء سے بہتر شہید، آپ پر اللہ کے شیر اور اس کے رسولؐ کے شیر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کے راستے میں ایسا جہاد کیا جیسا کہ جہاد کرنے کا حق تھا اور آپ نے یہ حق ادا کر دیا اور اللہ اور اسکے رسولؐ کی خیر خواہی کی اور اپنی جان قربان کر دی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ طلب کرلیا اور اللہ کے وعدہ میں رغبت کی“۔

پھر اندر داخل ہو کر نماز پڑھے اور نماز میں قبر کی طرف رخ مت کرے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کو لازم پکڑے اور یہ پڑھے:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وعَلى أَهلِ بَيْتِه، اللّٰهُمَّ إِنِّي تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُوقِي بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وعلى أهل بيته لتُجيرَنِي مِنْ نِقْمَتِكَ وَسَخَطِكَ وَمَقْتِكَ ومِن الأَزْلال فِي يَوْمٍ تَكْثُرُ فيهِ الأَصْواتُ، والمَعْرّاتُ، وَتَشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِما قَدَّمَتْ، وَتُجادِلُ كُلُّ نَفْس عَنْ نَفْسِها فَإِنْ تَرْحَمْنِي الْيَوْمَ فَلا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلا حُزْنٌ، وَإِنْ تُعاقِبْ

فمولای لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى عَبْدِهِ، اللّٰهُمَّ فلا تُخَيِّبْنِی الْيَوْمَ وَلا تَصْرِفْنِی بِغَيْرِ حاجَتِی، فَقَدْ لَزِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ ابْتِغاءَ مَرْضاتِكَ، وَرَجاءَ رَحْمَتِكَ، فَتَقَبَّلْ مِنِّی، وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِی، وَبِرَأْفَتِكَ عَلَى جِنايَةِ نَفْسِی فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِی، وَما أَخافُ أَنْ تَظْلِمَنِی وَلٰكِنْ أَخافُ سُوءَ الْحِسابِ، فَانْظُرِ الْيَوْمَ إِلَى تَقَلُّبِی عَلَى قَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ، صلواتُكَ على محمّد وأهلِ بيته، فَبِهِمْ فُكَّنِی وَلا تُخَيِّبْ سَعْيِی، وَلا يَهُوَّنَ عَلَيْكَ ابْتِهالِی، وَلا تَحْجُبْ مِنْكَ صَوْتِی، وَلا تُقَلِّبْنِی بِغَيْرِ حَوائِجِی؛ يا غِياثَ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَمَحْزُونٍ وَيا مُفَرِّجَ عَنِ الْمَلْهُوفِ فِی الْحَيْرانِ الْغَرِيبِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وأهلِ بَيْتِه الطّاهرين، وَانْظُرْ إِلَيَّ نَظْرَةً لا أَشْقى بَعْدَها أَبَداً، وَارْحَمْ تَضَرُّعِی وَغُرْبَتِی وَانْفِرادِی، فَقَدْ رَجَوْتُ رِضاكَ وَتَحَرَّيْتُ الْخَيْرَ الَّذِی لا يُعْطِيهِ أَحَدٌ سِواكَ، وَلا تَرُدَّ أَمَلِی۔

''اے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اے اللہ میں تیری رحمت کے سبب تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر کے ساتھ لپٹ کر رحمت مانگتا ہوں۔ اللہ ان پر رحم کر اور تمام اہل بیتؑ پر صلوات بھیج تا کہ تو مجھے اپنے عذاب، غضب اور ناراضگی سے پناہ دے دے اور مجھے تمام لغزشوں سے اس دن بچا کر رکھنا جس دن آواز ہی بہت زیادہ ہوجائے گی اور مصیبتیں بھی اور ہر جان کو آگے بھیجے ہوئے اعمال مشغول رکھیں گے اور ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑا کرے گی۔ اگر تو مجھ پر آج رحم فرمائے گا تو مجھ پر کوئی اور فکر نہ ہوگی اور اگر تو سزا دے گا تو اے میرے مولا تجھے اپنے بندے پر قدرت ہے۔ اے اللہ آج مجھے ناکام نہ کر اور میری ضرورت پوری کئے بغیر رد نہ کر میں تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر سے لپٹا ہوا ہوں اور جس نے ان کے قریب ہو کر تیرا قرب تیری رضامندی کے لیے اور تیری رحمت کی امید میں طلب کیا ہے لہٰذا تو مجھ سے قبول فرما اور تُو اپنے حلم کے ساتھ میرے جہل پر لوٹ اور میری اپنے نفس پر

زیادتی پر اپنی شفقت مجھ پر عائد فرما۔ میرا جرم بہت بڑا ہے مگر مجھے یہ خوف نہیں کہ تو مجھ پر ظلم کرے گا بلکہ میں برے حساب سے ڈرتا ہوں تو آج دیکھ میں تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر کی طرف آ گیا ہوں تُو اپنی رحمتیں اور درود محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر بھیج ان کی وجہ سے مجھے آزاد کر دے اور میری کوشش ناکام نہ کر اور میری آہ وزاری کو حقیر نہ کر اور تجھ سے میری آواز بھی چھپی ہوئی نہیں اور نہ میری ضرورت کہ مجھے الٹ پلٹ نہ کرنا۔ اے ہر غم زدہ تکلیف زدہ کی مدد کرنے والے اے مصیبت زدہ، حیران، غریب اور قریب الھلاک کی تکلیف دور کرنے والے محمدؐ اور اہل بیتؑ پر درود بھیج جو پاک و پاکیزہ ہیں اور میرے نفس پر ایسی نظر کر کہ میں اس کے بعد کہیں بد بخت نہ ہو جاؤں اور میری آہ و زاری پر رحم فرما اور میری غربت اور اکیلے ہونے پر مہربانی فرما میں تیری رضا کی امید رکھتا ہوں اور خیر کی تلاش کرتا ہوں جو تیرے بغیر کوئی نہیں دے سکتا اور میری آرزوؤں کو رد نہ کر"۔

اور مجھ سے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے روایت بیان کی انہوں نے سلمہ سے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ۲

مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے انہوں نے عقبہ سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں ہے کہ میں مدینے کے گرد مساجد میں آتا ہوں تو میں کس سے شروع کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا قبا سے شروع کرو اس میں بہت نماز پڑھو اور یہ پہلی مسجد ہے جس میں نبیؐ نے نماز پڑھی پھر ابراہیمؑ کے بالا خانے میں جا کر نماز پڑھو یہ رسولؐ اللہ کا مسکن اور نمازگاہ ہے پھر مسجد فضیخ میں آؤ تو اس میں دو رکعت نماز پڑھو وہاں بھی آپؐ نے نماز پڑھی ہے جب اس جانب نماز پڑھ چکو تو احد کی جانب آؤ تو اس مسجد سے شروع کرو جو حرہ سے کچھ فاصلے پر ہے تو اس میں نماز پڑھو

پھر جناب حمزہ کی قبر پر جاؤ وہاں سلام کرو پھر شہداء کی قبور کے پاس آؤ وہاں ٹھہرو تو یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلیکم یاأھل الدِّیارِ أنتم لَنا فَرَطٌ وإنّا بکم لاحِقونَ۔

''اے گھر والوں تم پر سلامتی ہو تم ہمارے وزیر سامان ہو اور ہم تمہیں ملنے والے ہیں''۔

پھر اس مسجد کی طرف آؤ واسط کے مقام پر پہاڑ کی جانب جو تمہارے دائیں جانب ہے جب احد میں پہنچو تو وہاں نماز پڑھو کیونکہ نبیؐ اسی جگہ سے احد کی طرف تشریف لے گئے تھے اور جب مشرکین سے آمنا سامنا ہوا تھا وہاں آپ ٹھہرے حتّٰی کہ نماز کا وقت آ گیا اور آپؐ نے وہاں نماز پڑھی۔ پھر تم وہاں (احد) سے گزرو اور جب وہاں سے پلٹو اور شہداء کی قبروں کے پاس پہنچو تو جو نماز خدا نے فرض کی ہے اس کو پڑھو۔ پھر احزاب کی مسجد میں آؤ تو وہاں نماز پڑھو رسولؐ اللہ نے وہاں احزاب کے دن دعا کی تھی اور فرمایا تھا:۔

یاصَریخَ المکروبینَ ویامُجیبَ دَعوَةِ المُضطَرّینَ ویاغِیاثَ المَلهوفینَ، اکشِفْ هَمّی وکَربی وغَمّی فقدتَری حالی وحالَ أصحابی۔

''اے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار سننے والے۔ اے لاچاروں کی دعا قبول کرنے والے۔ اے تکلیف زدوں کی مدد کرنے والے میرا غم اور تکلیف اور فکر دور کر دے تو نے میرا اور میرے ساتھیوں کا حال دیکھ لیا ہے''۔

باب نمبر ﴿۶﴾

مدینہ کے مشاہد مشرفہ کی فضیلت اور ان کی زیارتوں ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمام مشاہد میں آنا ترک نہ کرو اور مسجد قبا میں بھی آؤ یہ وہ مسجد ہے جو پہلے دن سے ہی تقویٰ پر بنائی گئی اور ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ اللہ) کے بالا خانے میں بھی اور مسجد فضیخ (مسجد شمس) میں بھی آؤ اور قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ یہی مسجد فتح ہے کی زیارت کرو۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ رسولؐ اللہ جب بھی جنگ احد کے شہداء کی قبروں پر سے گزرتے تو فرماتے تھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

''تم پر سلام ہو تم نے صبر کیا تو اچھا ہے آخرت کے گھر کا انجام''۔

مسجد فتح میں یہ کہنا چاہئے:۔

يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ، وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ اكْشِفْ عَنِّي غَمِّي وَكَرْبِي وَهَمِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ۔

''اے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار سننے والے اور لاچاروں کی دعا قبول کرنے والے ہم سے ہمارا غم، تکلیف اور فکر دور کر دے جس طرح تو نے اپنے نبیؐ کی تکلیف فکر اور غم کو دور کیا اور اس مقام پر تو آپؐ کو دشمن کے خوف سے کافی ہو گیا''۔

مجھے محمد بن یعقوب اور علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے کہ محمد بن یعقوب نے کہا کہ مجھے محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور ابن ابی عمیر سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا کہ

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔اور اسی طرح ذکر کیا۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے انہوں نے جس سے بیان کیا اس نے عبداللہ بن بحر سے انہوں نے حریز سے جس نے ان کو امام ابوعبداللہؑ سے خبر دی کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میری مسجد یعنی مسجد قبا میں آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے تو گویا کہ وہ عمرہ کر کے لوٹا۔

حدیث ۳ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کیا انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے اور ابن ابی عمیر اور فضالی بن ایوب سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے ابن ابی یعفور سے فرمایا کہ سب مشاہد ہیں اور اس میں اور مسجد قبا میں آنا ترک مت کرنا یہ وہ مسجد ہے جو پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے اور یہی ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ اللہ) کا حجرہ تھا۔نیز مسجد فضیخ میں اور قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ جس کو مسجد فتح کہتے ہیں کی بھی زیارت ترک مت کرنا۔

حدیث ۴ بعض ائمہ معصومینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تمہارے لیے مدینے میں تین دن قیام ہو تو نماز پوری کرو اسی طرح جب مکہ میں تین دن قیام کرو تو نماز پوری پڑھو جب مدینہ میں تین دن ٹھہرو تو روزے رکھو مگر اس طرح سے کہ روزہ کا آغاز بدھ کے دن سے کرو

اور بدھ کی رات کو توبہ کے ستون کے پاس نماز پڑھو۔ (ستون توبہ وہی ستون ہے جہاں ابولبابہ نے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے اس کا عذر قبول کرلیا) اور بدھ کے دن بھی روزہ کی حالت میں اس ستون کے پاس بیٹھو۔ اتمام روزہ کے بعد شبِ جمعرات ستون ابولبابہ کے بعد کے ستون جو مقامِ نبیؐ کے پاس ہے جاؤ اور اس شب اور جمعرات کے دن وہاں بیٹھو اور جمعرات کو روزہ رکھو اور وہیں اس کو پورا کرو، پھر شب جمعہ مقام نبی کے بعد کے ستون کے پاس جاؤ اور وہاں اس شب اور جمعہ کے دن قیام کرو اور جمعہ کے دن روزہ رکھو اور وہیں روزے کو پورہ کرو۔ اگر ہو سکے تو ان تین دنوں میں کوئی کلام نہ کرو مگر جب کوئی چارہ نہ ہو اور مسجد سے بھی بعد اشد ضرورت کے نہ نکلو اور شب و روز بیداری میں گزارو کیونکہ اسی میں فضیلت ہے۔ جمعہ کے دن اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو اور نبیؐ پر درود بھیجو اور اللہ سے اپنی ضرورت کی چیز مانگو اور یہ دعا بھی مانگو:۔

اللّٰهُمَّ ما كانَتْ لِي إِلَيْكَ مِنْ حاجَةٍ سارَعْتُ أَنا فِي طَلَبِها وَالْتِماسِها أَوْ حاجَةٍ لَمْ أُسَرِّعْ سأَلْتُكَها أَوْ لَمْ أَسأَلْكَها فَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي قَضاءِ حَوائِجِي صَغِيرِها وَكَبِيرِها۔

''اے اللہ جو بھی مجھے تیری طرف کوئی ضرورت ہو تو میں جلدی اس کو تجھ سے مانگتا ہوں اور اس کی طرف جلدی کرتا ہوں یا جس ضرورت کی طرف جلدی نہیں کرتا تجھ سے وہ مانگتا ہوں یا نہیں مانگتا تو میں اس کی طرف تیرے نبیؐ کو موڑتا ہوں جو محمدؐ ہیں جو نبی الرحمہ ہیں اپنی ضروریات کے پوری کرنے میں چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں''۔

حدیث ⑤ مجھے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے حدیث بیان کی وہ محمد بن یحیی سے وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ محمد بن ہلال سے وہ عقبہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

امام ابوعبداللہؑ سے دریافت کیا کہ میں مدینہ کے اطراف کی مساجد کی زیارت کے لئے جارہا ہوں، یہ بتایئے کس مسجد سے آغاز کروں؟۔آپؑ نے فرمایا قبا سے شروع کرو وہاں بہت زیادہ نماز پڑھو کیونکہ مسجد قبا وہ مسجد ہے جس میں رسولؐ اللہ نے سب سے پہلے نماز پڑھی تھی۔پھر ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ) کے حجرہ میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو کیونکہ یہی رسولؐ اللہ کا مسکن اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی پھر مسجد فضیخ جاؤ اس میں دو رکعت نماز پڑھو کیونکہ اس میں نبیؐ نے بھی نماز پڑھی تھی۔جب ان سارے فرائض (اعمال) کو انجام دے لو تو ''احد'' کی طرف جاؤ اور جو مسجد ''حرہ'' کے پیچھے ہے اس میں نماز پڑھو پھر جناب حمزہ کی قبر پر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(یہ حدیث بہت طولانی ہے لہٰذا صرف اتنی حدیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں)

باب نمبر ۷

رسولؐ اللہ کی قبر کو الوداع کرنا

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے

دادا علی سے روایت کیا انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر اور فضالہ سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاؤ اور مدینہ سے نکلنا چاہو تو غسل کرو پھر نبیؐ کی قبر مبارک پر آؤ اور وہی اعمال کرو جس طرح تم نے داخل ہوتے وقت کئے تھے اور پھر قبر نبیؐ کو اس طرح وداع کرو:۔

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي قَبْرَ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلٰى مَا أَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔

''اے اللہ اس کو میری زیارت کا آخری وقت نہ بنا دینا جو میں نے تیرے نبیؐ کی قبر کی زیارت کی پس اگر تو نے مجھے اس سے پہلے موت دے دی تو میں اپنی موت میں گواہی دیتا ہوں جو میں نے اپنی زندگی میں دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں''۔

حدیث ② مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے حدیث بیان کی وہ سعد بن

عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ حسن بن فضال سے وہ یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے نبیؐ کی قبر سے الوداع کرنے کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا۔تم الوداع کے وقت یہ کہو:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ۔

''اللہ عزوجل آپؐ پر درود و سلام بھیجے اور اللہ میرے اس سلام کو آخری نہ بنائے''۔

حدیث ۳ اسی سند سے حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علیؑ رضا) کو عمرے کی طرف نکلنے کے لیے (قبر رسولؐ اللہ) کو الوداع کرتے ہوئے دیکھا آپؑ نبیؐ کی قبر کے سرہانے آئے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا آپؑ نے رسولؐ اللہ پر سلام کہا اور قبر سے لپٹ گئے پھر منبر کے پاس آئے اور پھر قبر کے پاس، اور اپنے بائیں ہاتھ کو قبر کے اس حصے سے ملایا جو بالائے سر کے ستون سے قریب ہے اور پھر چھ یا آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں۔ (راوی کا بیان ہے) حضرتؑ نے رکوع و سجود میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ سبحان اللہ کہا مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب سجدے میں گئے تو سجدے کو اتنا طول دیا کہ زمین آپ کے پسینے کے قطروں سے نم ہوگئی اور بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرتؑ کا رخسارِ مبارک زمین پر تھا۔

باب نمبر ﴿۸﴾

مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے حدیث بیان کی وہ احمد بن حسن سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی بن الحدید سے وہ محمد بن سنان سے وہ عمرو بن خالد سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ بن الحسینؑ مدینہ سے خاص مسجدِ کوفہ کے لئے آئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی پھر آئے اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چل پڑے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے منصور بن یونس سے انہوں نے سلیمان مولیٰ طربال وغیرہ سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا اس کے علاوہ دیگر جگہوں میں خرچ کرنے سے سو گنا زیادہ ثواب کا حامل ہے اور کوفہ میں ادا کی گئی دو رکعت نماز سو رکعت کے برابر شمار ہوتی ہے۔

حدیث ③ محمد بن حسین بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے فضال سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے فضل بن ذکریا سے انہوں نے نجم بن حطیم سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا اگر لوگ جان لیں کہ مسجد کوفہ میں کیا اجر ہے تو اس کی زاد اور سوار تیار کریں اور دور دور سے اس کی طرف آئیں۔ پھر فرمایا وہاں فرض نماز حج کے برابر ثواب رکھتی ہے اور نفل نماز عمرہ کا درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ④ ہمیں محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے جس سے اس حدیث کو بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ابی ہاشم سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا مسجد کوفہ میں ایک فرض نماز حج مقبول کے برابر ہے اور ایک مستحب نماز عمرہ مقبولہ کے برابر ہے۔

حدیث ⑤ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے انہوں نے سلام ابی عمرہ سے انہوں نے سعد بن طرف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا نفل نماز اس مسجد میں نبیؐ کے ساتھ عمرہ کرنے کے برابر ہے اور فرض نماز ادا کرنا آپؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اس میں ایک ہزار انبیاء اور ایک ہزار اوصیاء نے نماز پڑھی ہے۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اس سے جس نے انہیں ہارون بن خارجہ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مسجد کوفہ میں ساری نمازیں پڑھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا اگر میں وہاں رہوں تو ساری نمازیں اسی مسجد میں پڑھوں۔ نیز فرمایا تجھے پتہ ہے کہ اس کی فضیلت کیا ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کوئی بھی ایسا نیک آدمی یا نبی نہیں گزرا جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو یہاں تک کہ رسولؐ اللہ کو جب معراج کروائی گئی تو جبرائیلؑ نے عرض کیا اے محمدؐ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کہاں پر ہیں تو آپؐ نے

فرمایا نہیں۔جبرائیل نے کہا آپؑ اس وقت مسجد کوفہ کے سامنے ہیں۔آپؑ نے فرمایا تم رب سے مجھے اجازت لے کر دے سکتے ہو کہ میں یہاں اتر کر نماز پڑھ لوں۔انہوں نے اجازت لی اور آپؑ نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔پھر امامؑ نے فرمایا وہاں ایک فرض نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور ایک نفل نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔اس مسجد کا قبلہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے،اس مسجد کا دایاں حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے،اسی طرح اس مسجد کا بایاں حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اس کے پشت کا حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔اس مسجد میں بغیر نماز کے بیٹھنا اور بغیر ذکر کرنے کے بھی عبادت شمار ہوتی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اس مسجد کی فضیلت کیا ہے تو اسکی طرف ضرور آئیں خواہ انہیں بچوں کی مانند گھٹنیوں چلنا پڑے۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے انہوں نے خالد قلانسی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ کوفہ کی مسجد میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر ثواب ہے۔

حدیث ⑧ اسی اسناد سے امام ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا مکہ اللہ کا حرم اور اس کے رسولؐ کا حرم اور علیؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور وہاں ایک درہم انفاق کرنا ایک لاکھ درہم انفاق کرنے کے برابر ہے اور مدینہ اللہ اس کے رسولؐ اور علیؑ جو امیر المومنین ہیں ان کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس میں ایک درھم انفاق کرنا دس ہزار درہم انفاق کرنے کے برابر ہے اور کوفہ بھی

اللہ اس کے رسولؐ اور امیر المومنین علیؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

حدیث ۹ مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے ہمارے بعض ساتھیوں سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا مسجد سہلہ کی حد روحاء ہے۔

مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے علی بن اسباط سے اسی طرح بیان کیا۔

حدیث ۱۰ مجھے میرے بھائی علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس سے بیان کیا انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپؑ ابی حمزہ ثمالی سے فرما رہے تھے اے ابو حمزہ! کیا تم نے میرے چچا (یعنی زید بن علیؑ بن حسینؑ) کو رات میں جاتے دیکھا تھا؟۔ ابو حمزہ نے کہا جی ہاں! آپؑ نے پوچھا کیا انہوں نے مسجد سھیل میں نماز پڑھی؟۔ ابو حمزہ نے دریافت کیا کہ مسجد سھیل سے آپ کی مراد کیا مسجدِ سہلہ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! پھر آپؑ نے فرمایا اگر وہ (زید بن علیؑ بن حسینؑ) اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ سے پناہ مانگتے تو اللہ ایک سال تک اپنی پناہ میں رکھتا۔ ابو حمزہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں جس مسجد کی آپ نے توصیف کی ہے کیا وہ مسجد سہلہ

ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ہاں! اسی مسجد میں ابراہیمؑ کا گھر تھا جس سے نکل کر وہ عمالقہ (قومِ عاد کے سرپھروں) کے پاس راہِ حق کی دعوت دینے کے لئے جاتے تھے اسی مسجد میں ادریسؑ کا بھی گھر تھا جس میں وہ سلائی کرتے تھے، اس میں ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام انبیاء کی تصاویر نقش ہیں اور اسی پتھر کے نیچے ایک خاص مٹی ہے جس سے اللہ نے نبیوں کو خلق کیا اسی جگہ سے (رسولؐ اللہ) کو معراج ہوئی تھی اسی میں ایک جگہ ہے جس کا نام فاروق اعظم ہے یہیں سے لوگ محشر کی طرف جائیں گے اور یہ کوفہ کا ایک حصہ ہے، یہیں صور پھونکا جائے گا، یہیں محشر ہوگا اور یہیں ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو بغیر کسی حساب و کتاب کے بہشت میں جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے کامیاب قرار دیا ہے اور ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ جنت میں داخل ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے اور خدا کی رحمت سے لو لگائے ہوں گے، یہ لوگ کوشش کریں گے کہ کبر و نخوت پاس نہ آنے پائے اور لقائے الٰہی کے وقت عدل الٰہی سے خوف زدہ ہوں گے، ان لوگوں کی دوسری خصلتوں میں سے یہ ہے کہ یہ اطاعت الٰہی اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں تساہلی کے بجائے سرعت سے کام لیں گے اور یہ جانتے ہوں گے کہ اللہ ان کے اعمال سے باخبر ہے، ان سے نہ حساب و کتاب ہوگا نہ ہی مواخذۂ عذاب۔

یہ ایسی جگہ ہے جو دلوں سے کینوں کو دور کرتی ہے اور مومنین کو ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھتی ہے، اس کے وسط میں ''کوہِ اہواز'' ہے جو کبھی آباد تھا۔

نوٹ:۔(مسجد سہلہ کا مقام فاروق اعظم وہ مقام ہے جہاں قائمؑ قیام کریں گے اور حق و باطل میں فرق کریں گے جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہاں سے عدل ظاہر ہوگا۔)

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے

ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی سے انہوں نے حسین بن سیف بن عمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سیف سے انہوں نے ابوبکر حضرمی سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے یا امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ آپؑ سے پوچھا گیا اللہ کے حرم (کعبہ) کے بعد اور رسولؐ اللہ کے حرم (مدینہ) کے بعد زمین کا کون سا ٹکڑا افضل ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ اے ابوبکر وہ کوفہ ہے یہ مقام زکیہ پاک وصاف ہے اس میں نبیوں، رسولوں اور رسولوں کے علاوہ دیگر لوگ جو سچے اوصیاء ہیں ان کی قبور ہیں اور اسی میں مسجد سہیل (مسجد سہلہ) ہے جس میں تمام انبیاء نے نماز پڑھی ہے اسی سرزمین سے اللہ کا عدل ظاہر ہوگا اور قائم حق (علیہ السلام) یہاں قیام کریں گے اور اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، یہ زمین انبیاء، اوصیاء اور صالحین کی قیامگاہ رہی ہے۔

حدیث ⑫

مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے حنان بن سدید سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا تم کس شہر سے تعلق رکھتے ہو؟۔ وہ کہنے لگا میں کوفہ والوں سے ہوں اور میں آپؑ سے دوستی اور مودت رکھتا ہوں۔ امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا کیا تم تمام نمازیں مسجد کوفہ میں پڑھتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ امام ابوجعفرؑ نے اس سے فرمایا تم تو خیر کثیر سے محروم رہ گئے پھر اسے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا تم روزانہ نہر فرات میں غسل کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہر جمعہ کو کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہر مہینے میں بھی نہیں کرتے؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا سال میں ایک دفعہ بھی نہیں کرتے؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم تو خیر کثیر سے محروم رہے۔ آپؑ نے پھر اس سے پوچھا کیا تم امام حسینؑ کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرتے ہو؟۔

اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے پوچھا ہر مہینے میں بھی نہیں کرتے ہو؟۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے پھر پوچھا سال میں ایک مرتبہ بھی نہیں کرتے؟۔اس نے کہا نہیں۔امام ابوجعفرؑ فرمانے لگے تم تو ہر ایک خیر سے محروم رہ گئے ہو۔

حدیث ۱۳ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے الحسن بن محبوب سے انہوں نے علی بن رئاب سے انہوں نے ابو عبیدہ الحذاء سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوجعفرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوعبیدہ کوفے کی مسجد میں نماز پڑھنا ترک نہ کرو اگرچہ وہاں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ اس مسجد میں پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری مسجدوں میں ستر نمازیں پڑھنے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۴ ہمیں ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے محمد بن سنان سے حدیث بیان کی کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کوفے کی مسجد میں فرادیٰ پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری جگہوں پر جماعت سے پڑھی جانے والی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

حدیث ۱۵ اسی راوی سے مروی ہے انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے انہوں نے خالد قلانسی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوفے کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۶

مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے فضیل اعور سے روایت کی ہے، فضیل کا کہنا ہے کہ میں لیث بن ابوسلیم کے پاس گیا اور لوگ نماز عصر پڑھ چکے تھے، انہوں نے کہا میں نے ابھی نماز ظہر نہیں پڑھی ہے لہٰذا مجھے باتوں میں نہ لگاؤ، راوی کا بیان ہے میں نے پوچھا نماز میں کیوں تاخیر ہوئی؟۔ لیث نے جواب دیا بازار میں ایک کام سے گیا تھا لہٰذا میں نے نماز پڑھنے میں تاخیر کی تاکہ اس مسجد (کوفہ) میں نماز پڑھوں اور اس کی فضیلت سے بہرمند ہوں جاؤں، راوی کا کہنا ہے کہ میں نے دوبارہ سوال کیا کہ کیا اس بارے میں تم تک کوئی روایت پہنچی ہے؟۔ لیث نے کہا مجھے فلاں نے فلاں سے بیان کیا اور انہوں نے عائشہ سے روایت کیا اس نے رسولؐ اللہ سے روایت کی کہ آپؐ فرمارہے تھے مجھے آسمان کی سیر کروائی گئی جب میں معراج سے واپس آرہا تھا تو میں اپنے باپ نوحؑ و ابراہیمؑ کے مقام پر جو ''مسجد کوفہ'' میں ہے، اترا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ عائشہ کا بیان ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا فرض نماز اس مسجد میں حج مبرور کے برابر ہے اور مستحبی نماز ایک عمرہ مبرور کے برابر ہے۔

حدیث ۱۷

مجھے محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے مالک بن ضمرہ عنبری سے انہوں نے امیرؑ المومنین سے روایت کی کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم اپنے گھر کی پشت پر جو مسجد ہے اس میں نماز پڑھتے ہو؟۔ میں نے جواب دیا یا امیرؑ المومنین اس میں تو عام لوگ نماز پڑھتے ہیں (بعض نسخوں میں الناس کے بجائے النساء ہے یعنی اس میں عورتیں نماز پڑھتی

ہیں)۔آپؑ نے فرمایا اے مالک یہ مسجد ایسی ہے کہ جو بھی مصیبت زدہ اس میں نماز پڑھ کر دعا کرے اللہ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔مالک نے کہا اللہ کی قسم پھر بھی میں اس مسجد میں کبھی آیا نہ اس میں نماز پڑھی کہ ایک شب مشکلات میں گرفتار ہو گیا تو امیرؑ المومنین کی بات یاد آ گئی اور رات ہی کو اٹھا نعلین پہنے وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا تو دیکھا کہ میرے دروازے پر ایک چراغ ہے جو میرے آگے چل رہا ہے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا اور چراغ بھی وہیں رک گیا۔میں نماز پڑھنے لگا جب فارغ ہوا تو نعلین پہن کر گھر کی طرف روانہ ہوا تو پھر وہی چراغ میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور میں اس کی روشنی میں گھر تک پہنچا اور جب گھر میں داخل ہوا تو وہ چراغ نظروں سے اوجھل ہو گیا پھر جب بھی میں نماز کے لیے نکلتا تو میرے دروازے پر چراغ ہوتا اور اللہ نے میری حاجت بھی پوری کر دی تھی۔

حدیث ⑱

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کیا اس نے کہا مجھے ابو یوسف یعقوب بن عبداللہ جو ابی فاطمہ کی اولاد میں سے ہے بیان کیا وہ اسماعیل بن زید مولیٰ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے بیان کرتے ہیں وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ایک آدمی امیرؑ المومنین کے پاس آیا جبکہ آپؑ مسجد کوفہ میں تھے تو اس نے کہا السلام علیك ورحمة الله وبركاته اے امیرؑ المومنین۔آپؑ نے اسے جواب دیا۔اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں مسجد اقصیٰ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اس لیے آپؑ کو الوداع کہنے اور سلام کے لیے حاضر ہوا۔آپؑ نے فرمایا وہاں جانے کا تمھارا کیا مقصد ہے؟۔اس نے کہا میرا مقصد صرف اس مسجد کی فضیلت حاصل کرنا ہے۔آپؑ نے فرمایا تُو اپنی اونٹنی بیچ دے اور زادہ راہ کو استعمال کر لے اور اس مسجد (مسجد کوفہ) میں نماز پڑھ وہاں (مسجدِ اقصیٰ) میں جانے کی

ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس مسجد (مسجد کوفہ) میں فرض نماز حج مبرور کی طرح ہے اور مستحبی نماز عمرہ مبرور کے برابر ہے اور اس کی برکت بارہ میل تک ہے دائیں جانب برکت وخوشبختی اور بائیں جانب مکر اور اس کے وسط میں روغن کا چشمہ ہے، دودھ کی نہر ہے اور پانی کا چشمہ ہے جو مومنین کے لئے شراب ہے اور پانی کا ایک اور چشمہ ہے جو مومنین کے لئے پاک و پاکیزہ ہے۔ اسی جگہ سے نوحؑ کی کشتی چلی تھی اور اسی مسجد میں تینوں بت نسر و یغوث و یعوق تھے (البتہ حدیث میں ان تینوں بتوں کے ذکر سے مسجد کی قدامت کو بیان کرنا ہے نہ یہ کہ ان کی قداست کو) اسی مسجد میں ستر انبیاء اور ستر اوصیاء نے نماز پڑھی جن میں ایک میں بھی ہوں۔

پھر حضرتؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا! کسی محزون و مغموم نے یہاں حاجت طلب نہیں کی مگر یہ کہ اللہ نے اس کی حاجت پوری کی اور اس کے غم کو دور کیا۔

باب نمبر ﴿۹﴾

قبر امیرؑ المومنین

حدیث ① مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن حسن اور سب نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا کہ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے صفوان الجمال سے انہوں نے کہا میں اور عامر بن عبداللہ جذاعہ ازدی امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے تو عامر نے آپؑ سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ امیرؑالمومنین رحبہ میں دفن ہوئے؟۔آپؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے۔عامر نے پوچھا پھر آپؑ کہاں دفن ہوئے؟۔آپؑ نے فرمایا جب آپؑ کی شہادت ہوگئی تو حسنؑ نے ان کے تابوت کو اٹھایا اور کوفہ میں نجف کے قریب غری کے بائیں جانب اور حیرہ کی دائیں جانب لائے اور آپؑ کو چمکتی ہوئی ریت کے اندر دفن کیا گیا۔راوی کہتا ہے اس کے بعد میں اس جگہ پر گیا اور میں نے ایک ایک جگہ کا خیال رکھا پھر میں نے آکر امامؑ کو بتایا تو آپؑ فرمانے لگے تم نے ٹھیک کیا پھر تین مرتبہ فرمایا رحمك الله۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حسین خلال سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے امام حسینؑ بن علی علیہ السلام سے پوچھا آپؑ نے امیرؑالمومنین کو کہاں دفنایا؟۔آپؑ نے فرمایا ہم رات کو نکلے اور مسجد اشعث کے قریب سے گزرے حتٰی کہ ہم غری کے اطراف میں پہنچے اور وہاں آپؑ کو دفن کیا۔

حدیث ③ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے

عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میرے پاس عمر بن یزید آیا اس نے کہا میرے ساتھ سوار ہو جاؤ میں اس کے ساتھ سوار ہو گیا ہم حفص کناسی کے گھر گئے ان کو آواز دی وہ باہر آئے اور پھر ہم تینوں غریٰ پہنچے تو ہم ایک قبر کے پاس گئے تو عمرو بن یزید نے کہا سواری سے اترو یہی امیرؑ المومنین کی قبر اطہر ہے۔ ہم نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا، انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ یہاں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ آیا جب وہ حیرہ میں ہوتے تھے اور میں ان کے ساتھ کئی بار اس مقام پر آیا آپؑ نے مجھے بتایا تھا کہ یہ امیرؑ المومنین کی قبر مبارک ہے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے یزید بن عمر بن طلحہ سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے حیرہ میں فرمایا کیا جس کام کا تم نے وعدہ کیا تھا اُس کو انجام نہیں دو گے؟ (یعنی امیرؑ المومنین کی قبر کی زیارت کا)۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپؑ سوار ہوئے اور اسماعیل آپؑ کا بیٹا بھی آپؑ کے ساتھ تھا اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو گیا اور وادیٔ ثویّہ سے گزرتے ہوئے ''حیرہ'' اور ''نجف'' کے درمیان چمکتے ہوئے ریگزاروں پر امامؑ سواری سے اترے اور میں اور اسماعیل بھی اتر گئے، امامؑ نے وہاں نماز پڑھی اور میں نے اور اسماعیل نے بھی وہاں نماز پڑھی۔ پھر آپؑ نے اسماعیل سے فرمایا اٹھو اور اپنے جد حسینؑ بن علی علیہ السلام کو سلام کرو۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا حسینؑ کربلا میں دفن نہیں ہوئے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! بے شک وہ کربلا میں دفن ہوئے ہیں مگر آپؑ کا سر مبارک جب شام کی طرف لیجایا گیا تو اس کو ہمارے ایک غلام نے چھپا کر امیرؑ المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔

حدیث ۵ ہمیں اپنے والد اور محمد بن حسن نے ان سب نے حسن بن متیل سے اور سہل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے حسن خراز الوشاء سے انہوں نے ابوالفرج سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ہمراہ تھا آپؑ پشتِ کوفہ سے گزرے تو آپؑ وہاں اترے اور دو رکعت نماز ادا کی پھر کچھ آگے بڑھے اور سواری سے اتر کر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر کچھ دور جا کر سواری سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا یہ ہے قبرِ امیرؑ المومنین۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ دو مقامات جہاں آپؑ نے نماز پڑھی کونسے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک وہ جگہ ہے جہاں سرِ مبارک امام حسین دفن ہے (یعنی رأس الحسینؑ) اور دوسری جگہ منبرِ قائم علیہ السلام ہے۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم ''غریٰ'' کی طرف آؤ تو وہاں دو قبریں دیکھو گے ایک بڑی اور ایک چھوٹی بڑی قبر امیرؑ المومنین کی ہے اور چھوٹی قبر وہ ہے جہاں حسینؑ کا سر مبارک دفن ہے۔

حدیث ۷ محمد بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے مجھے حدیث بیان کی انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے حسین بن یزید سے انہوں نے کہا ہمیں صفوان بن مہران نے حدیث بیان کی انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک بار امامؑ سفر کے لیے سرزمین قادسیہ سے چلے اور میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا جب نجف پہنچے تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے

جس پر میرے جد نوحؑ کے بیٹے نے پناہ لی اور کہنے لگا ﴿سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ﴾ ''میں ایسے پہاڑ کی طرف جگہ حاصل کرلوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا'' (ھود ۴۳)۔تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی اے نجف کیا یہ (پسرِ نوح) مجھ سے بھاگ کر تجھ سے پناہ لے گا، (اس خطاب کے بعد) وہاں سے شام کی سرحد تک کا پہاڑ زمین میں دھنس گیا۔پھر آپؑ نے فرمایا میرے ساتھ ساتھ چلو، میں آپؑ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ ہم ''غریٰ'' کے مقام تک آگئے تو آپؑ ایک قبر پر ٹھہرے اور فرمایا بے شک آپؑ آدمؑ کے ساتھ آئے اور ہر نبیؑ کے ساتھ رہے حتّٰی کہ رسولؐ اللہ تک پہنچ گئے۔پھر قبر پر گر پڑے اور سلام کیا اور آپؑ کے رونے کی آواز بلند ہوگئی پھر اٹھے اور چار رکعت نماز ادا کی اور میں نے بھی آپؑ کے ساتھ نماز پڑھی۔جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا اے فرزند رسولؐ یہ قبر کس کی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا یہ قبر میرے جد علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی ہے۔

حدیث ⑧

مجھے محمد بن احمد بن علی بن یعقوب نے حدیث بیان کی انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن جہم بن بکیر سے روایت کی ہے، حسن بن جہم کا کہنا ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے یحیٰی بن موسیٰ کے بارے میں کہا کہ وہ قبر امیرؑ المومنین کے زائروں کے لئے مشکل کھڑی کرتا ہے اور اس نے ''ثویّہ'' میں تفریح گاہ بنالیا ہے، مگر قبر امیرؑ المومنین اس سے تھوڑا دور ہے اور یہ وہی جگہ ہے جس کے لئے صفوان جمال نے کہا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس جگہ کی نشاندہی کی ہے اور اس کی اس طرح راہنمائی کی تھی: ''جب کوفہ کے بعد ''غریٰ'' پہنچنا تو اس کی طرف اپنی پشت رکھنا اور رخ نجف کی طرف اور تھوڑا داہنی طرف مڑ جانا اور چمکتے ہوئے ریگستانوں کے پاس پہنچنا کہ جس کے سامنے ایک گھاٹی ہے تو اسی جگہ

امیرؑ المومنین کی قبر ہے" اور یہاں میں (حسن بن جہم) کئی بار زیارت کے لئے آیا ہوں، لیکن بعض شیعہ کہتے ہیں کہ آپ کی قبر مسجد میں ہے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ قصر میں آپ کی قبر ہے، مگر میں ان لوگوں کو یہ جواب دیتا ہوں کہ قصر میں تو آپ کی قبر نہیں ہوسکتی اس لئے کہ یہ ظالموں کے رہنے کی جگہ ہے اور مسجد میں اس لئے قبر نہیں ہوسکتی کہ ظالموں نے ہمیشہ آپ کی قبر کو چھپائے رکھا، میں (حسن بن جہم) نے امامؑ سے عرض کیا کس کی بات صحیح ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا تمھاری بات، اس لئے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) کے ارشاد کی روشنی میں کہہ رہے ہو۔ حسن بن جہم کا بیان ہے کہ پھر امامؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! میں اپنے شیعوں میں کسی کو نہیں پاتا جس کی رائے تمھارے نظریئے کے مطابق ہو، میں نے عرض کیا یہ مجھ پر خدا کی کیا عنایت نہیں ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ایسا ہی ہے خدا جس کو چاہتا ہے توفیق دیتا ہے اور اس کو اپنا امین بناتا ہے لہٰذا اپنے اس نظریئے کہ توفیق الٰہی سمجھو اور اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔

اور مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے روایت کیا وہ اپنے والد علی سے وہ حسین بن علی بن فضال سے وہ حسن بن جہم بن بکیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا اور پھر وہی حدیث ہے جو اوپر روایت کی گئی ہے۔

حدیث ۹

مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے ان سب نے حسن بن علی بن مہزیار سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے جن کا نام علی بن مہزیار ہے انہوں نے کہا کہ مجھے علی بن احمد نے ایک شخص سے بیان کیا ہے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حیرہ میں تھے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا آپؑ نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور مجھ سے فرمایا یونس تم یہ ستارے دیکھ رہے ہو یہ کتنے خوبصورت

ہیں یہ آسمان والوں کے لیے امان ہیں اور ہم (اہل بیتؑ) زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ پھر فرمایا یونس! خچر اور گدھے پر کجاوہ کس دو جب کجاوہ کس دیا گیا تو آپؑ نے فرمایا یونس یہ بتاؤ ان میں تمہیں کون سی سواری زیادہ محبوب ہے خچر کی یا گدھے کی۔ میں نے خیال کیا کہ جو طاقت ہوتی ہے وہ انہیں پیاری ہوگی تو میں نے کہا گدھا۔ آپؑ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنے اوپر ترجیح دو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لہٰذا آپؑ اور میں سوار ہوئے۔ جب ہم حیرہ سے نکلے تو آپؑ نے فرمایا اے یونس تم آگے بڑھو۔ یونس کا کہنا ہے کہ میں آگے بڑھا، آپؑ نے فرمایا داہنی طرف چلو پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا اب تم بائیں جانب چلو (یعنی امامؑ مسلسل رہنمائی کرتے جا رہے تھے) جب ہم سرخ ریگزاروں پر پہنچے تو آپؑ نے فرمایا یہ وہی جگہ ہے میں نے بھی آپؑ کی بات کی تائید کی، پھر آپؑ اس جگہ کے داہنی طرف گئے جہاں پانی تھا اور اس سے وضو کیا اور پھر تھوڑے فاصلے پر ایک ٹیلے کے قریب گئے وہاں نماز پڑھی پھر اس پر جھکے اور گریہ کیا پھر ایک اور ٹیلے پر گئے تو وہاں بھی اسی طرح کیا اور پھر فرمایا اے یونس! جس طرح میں نے کیا تم بھی کرو تو میں نے بھی اسی طرح کیا۔ جب میں فارغ ہوا تو آپؑ فرمانے لگے۔ اے یونس تم جانتے ہو یہ کون سی جگہ ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ جگہ جہاں تم نے پہلے نماز پڑھی وہ امیرؑ المومنین کی قبر ہے اور دوسری جگہ رأس الحسینؑ (محل دفن سر حسینؑ) ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا عبید اللہ بن زیاد ملعون نے جب سرِ امام حسینؑ شام بھیجا تو (حاکم شام نے) اس سرِ مبارک کو یہ کہہ کر کوفہ واپس کر دیا کہ کہیں اس شہر میں آشوب برپا نہ ہو جائے چنانچہ خدا نے اس سرِ مبارک کو امیرؑ المومنین کے پاس قرار دیا، اس طرح سر جسد سے ملحق ہوا، اور جسد سر سے۔

حدیث ⑩ مجھے محمود بن جعفر رزاء نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب الزیات سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحاق بن جریر سے انہوں نے امام

ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا جب میں حیرہ میں تھا تو میں امیرؑ المومنین کی قبر اطہر پر رات کو آیا کرتا تھا جو نجف کے اطراف میں غریٰ النعمان کی جانب ہے وہاں رات کی نماز پڑھ کر فجر سے پہلے پہلے واپس چلا آتا۔

حدیث ⑪ انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے مجھے محمد بن حسین سے انہوں نے حجال سے انہوں نے صفوان بن مہران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امیرؑ المومنین کی قبر کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے قبر کی اس طرح نشاندہی فرمائی وہاں ریت کو تہہ بہ تہہ بٹھایا گیا ہوگا۔ (راوی کہتا ہے) میں اس جگہ گیا اور نماز پڑھی پھر میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس چلا گیا تو میں نے آپؑ سے وہاں جانے اور نماز پڑھنے کا ذکر کیا۔ فرمایا تُو نے بالکل ٹھیک کیا۔ پھر میں بیس سال وہاں ٹھہرا اور وہاں ہی نماز پڑھتا رہا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امیرؑ المومنین کی قبر کہاں ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا غریٰ میں۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ رحبہ میں دفن ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں البتہ بعض کہتے ہیں کہ مسجد میں دفن کئے گئے ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

امیرؑ المومنین کی زیارت کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے

حدیث بیان کی انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منبع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابو وہب بصری سے انہوں نے کہا میں مدینہ گیا تو امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے امیرؑ المومنین کی قبر کی زیارت نہیں کی آپؑ نے فرمایا تو نے نہایت ہی برا کام کیا ہے اگر تم ہمارے شیعہ نہ ہوتے تو میں تمہیں دیکھتا بھی نہیں کیا تو نے اس کی زیارت نہیں کی جس کی زیارت اللہ فرشتوں سمیت خود کرتا ہے اور انبیاء اور مومنین بھی کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ آپؑ نے فرمایا یہ جان لو امیرؑ المومنین اللہ کے نزدیک تمام آئمہؑ سے افضل ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن یعقوب نے ابوعلی اشعری سے حدیث بیان کی انہوں نے

اس سے ذکر کیا جس نے محمد بن سنان سے روایت کیا اور مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے کہا کہ مجھے ابن سنان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے مفضل بن عمر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا مولاؑ مجھے غریٰ جانے کا بہت شوق ہے آپؑ نے فرمایا تجھے وہاں جانے کا شوق کیوں ہے؟۔ میں نے کہا مجھے امیرؑ المومنین سے بہت محبت ہے اور میں ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تجھے ان کی زیارت کی فضیلت معلوم ہے؟۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے مجھے بتایئے۔ آپؑ نے فرمایا جب تم زیارت امیرؑ المومنین کرنا چاہتے ہو تو جان لو کہ آدمؑ کی

ہڈیاں اور نوحؑ کے بدن اور علیؑ کے جسم کی زیارت کر رہے ہو۔ میں نے پوچھا کہ آدمؑ تو سرندیپ میں جہاں سے سورج طلوع کرتا ہے (چونکہ وہ مشرق میں ہے اس لئے اسے طلوع کی جگہ کہا) اترے تھے اور عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی ہڈیاں بیت اللہ الحرام میں دفن ہیں پس آپؑ نے کس طرح فرمایا کہ وہ کوفہ میں ہیں؟ ۔آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے نوحؑ کو اس وقت وحی فرمائی جس وقت وہ کشتی میں تھے کہ بیت اللہ کا طواف سات مرتبہ کرو انہوں نے اسی طرح طواف کیا جس طرح انہیں حکم دیا گیا پھر وہ گھٹنوں تک پانی میں اترے اور جس تابوت میں آدمؑ کی ہڈیاں تھیں اس کو پانی سے نکال کر اپنی کشتی میں رکھا پھر جب تک اللہ نے چاہا وہ (کعبہ کا) طواف کرتے رہے پھر دروازۂ کوفہ میں جو مسجد کوفہ کے وسط میں ہے آئے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ نے زمین کو حکم دیا ﴿ابْلَعِي مَاءَكِ﴾ ''اپنا پانی نگل جا'' (ھود ۴۴)۔پس زمین نے مسجد سے پانی نگل لیا جبکہ چشمہ اسی مسجد سے پھوٹا تھا، اور جو لوگ نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے وہ سب زمین پر پھیل گئے تو نوحؑ نے یہ تابوت غریٰ میں دفن کر دیا اور غریٰ پہاڑ کی وہ چوٹی ہے جس پر اللہ نے موسیٰؑ سے کلام کیا، اور وہاں عیسیٰؑ منزل تقدیس کو پہنچے، اور ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور محمدؐ کو اپنا حبیب بنایا اور یہی پہاڑ انبیاء کا مسکن رہا۔ اللہ کی قسم! اس مقام میں سکونت اختیار کرنے والا ان کے آباء طاہرین آدمؑ و نوحؑ کے بعد کوئی بھی امیرؑ المومنین سے زیادہ معزز نہیں ہوا۔ جب تم نجف کا ارادہ کرو تو آدمؑ کی ہڈیوں اور نوحؑ کے جسم اور علیؑ کے بدن کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس طرح تم ان کے پہلے آباء اور خاتم النبیین محمدؐ اور سید الوصیین علی علیہ السلام کی زیارت کرنے والے ہو جاؤ گے اور ان کی زیارت کرنے والے کے لیے دعا کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس لیے خیر لینے کے وقت سو جانے والے مت بنو۔

قول مترجم:۔

اس مقام پر ہم نجف اشرف کی فضیلت میں مزید ایک حدیث کتاب ''قصص الانبیاءؑ'' سے پیش کرتے ہیں:۔

ا۔باسندِ معتبر حضرت امیرؑ المومنین سے منقول ہے کہ اول زمین کا ٹکڑا کہ جس پر خدا کی عبادت کی گئی پشتِ کوفہ تھا جو نجفِ اشرف ہے جبکہ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو فرشتوں نے اسی جگہ سجدہ کیا۔(قصص الانبیاء ۸۳ بحوالہ حیاۃ القلوب جلد اول باب دوم۔ فصل دوم)

حدیث ③

مجھے علی بن الحسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلّٰی بن ابی شہاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ ابن علی علیہ السلام نے رسولؐ اللہ سے پوچھا اے بابا جان! جو شخص آپؐ کی زیارت کرے تو اس کا کیا ثواب ہے آپؐ نے فرمایا جس نے میری زندگی میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کی یا تمھارے باپ کی زیارت کی تو مجھ پر اس کا یہ حق بن جاتا ہے کہ میں بھی قیامت کے روز اس کی زیارت کروں اور اس کو اس کے گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

زیارت قبر امیرؑ المومنین، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا

حدیث ①

مجھے ابوعلی احمد بن علی بن مہدی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ علی بن صدقہ رقی نے کہا مجھے امام علیؑ رضا نے حدیث بیان کی آپؑ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والد گرامی امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث بیان کی آپؑ نے فرمایا کہ امام زین العابدین علیؑ بن حسین علیہ السلام نے امیرؑ المومنین کی قبر کی زیارت کی وہاں آپؑ دیر تک روتے رہے پھر فرمایا:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَميرَ المؤمنينَ ورَحمةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَمينَ اللهِ في أَرْضِهِ وحُجَّتَهُ عَلى عِبادِهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ جاهَدْتَ في اللهِ حَقَّ جِهادِهِ وعَمِلْتَ بِكِتابِهِ واتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وسلّم حَتّى دَعاكَ اللهُ في جِوارِهِ وقَبَضَكَ بِاخْتِيارِهِ وألْزَمَ أَعْداءَكَ الْحُجَّةَ في قَتْلِهِمْ إِيّاكَ مَعَ ما لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلى جَميعِ خَلْقِهِ، اللّهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ، راضِيَةً بِقَضائِكَ مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيائِكَ مُحْبُوبَةً في أَرْضِكَ وسَمائِكَ، صابِرَةً عَلى نُزُولِ بَلائِكَ شاكِرَةً لِفَواضِلِ نَعْمائِكَ ذاكِرَةً لِسَوابِغِ آلائِكَ مُشْتاقَةً إِلى فَرْحَةِ لِقائِكَ، مُتَزَوِّدَةً التَّقْوى لِيَوْمِ جَزائِكَ، مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيائِكَ، مُفارِقَةً لِأَخْلاقِ أَعْدائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيا بِحَمْدِكَ وثَنائِكَ۔

”یا امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ کی زمین پر اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں (اے امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں آپؑ نے اس طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی کتاب پر عمل کیا اور اس کے نبیؐ کے طریقوں پر چلے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپؑ کو اپنی پناہ میں بلالیا اور

اپنے اختیار میں لے لیا اور آپؑ کو قتل کرنے پر آپؑ کے دشمنوں کے خلاف حجت قائم کر دی حالانکہ آپؑ کے پاس تمام مخلوق پر کامل حجتیں اور دلائل موجود تھے۔ اللہ میرے نفس کو اپنی تقدیر پر مطمعن کر دے اور اپنی قضاء پر راضی کر دے اپنی دعا اور ذکر کا شوق مند بنا دے اپنے اولیاء پسندیدہ کو دوست رکھنے والا بنا دے اور اپنی زمین اور آسمان پر محبوب بنا دے کہ میں تیری طرف سے آنے والے مصائب پر صبر کر سکوں اور تیری بے پناہ نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں اور تیری کامل نعمتوں کو یاد کروں اور تیری ملاقات کی خوشی کا شوق رکھنے والا ہو جاؤں تیری جزا کے دن کے لیے تقویٰ کو زاد راہ بنالوں تیرے اولیاء کی سنت پر چلنے والا ہو جاؤں تیرے دشمنوں کے اخلاق سے جدائی اختیار کر لوں اور دنیا سے ہٹ کر تیری حمد و ثناء میں مشغول ہو جاؤں''۔

پھر اپنا رخسار مبارک قبر پر رکھ کر یوں فرمایا:۔

اللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ، وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ، وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ، وَأَفْئِدَةَ الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ، وَأَصْوَاتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَأَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ، وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ، وَتَوْبَةَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ، وَعَبْرَةَ مَنْ بَكَى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ، وَالْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَوْجُودَةٌ، وَالْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَبْذُولَةٌ، وَعِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ، وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ، وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ، وَأَرْزَاقَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ لَهُمْ مُتَوَاتِرَةٌ، وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ، وَحَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ، وَجَوَائِزَ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ، وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ لَدَيْكَ مُتْرَعَةٌ، اللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي، وَاقْبَلْ ثَنَائِي وَأَعْطِنِي رَجَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ عليهم السَّلام، إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي، وَمُنْتَهَى رَجَائِي، وَغَايَةُ مُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ أَنْتَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ اغْفِرْ لِأَوْلِيَائِنَا وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَائَنَا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَى، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے اللہ تیری طرف عاجزی کرنے والوں کے دل لگے ہوئے ہیں اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے راستے کھلے ہیں، تیری طرف تمام نشانیاں واضح ہیں اور تیری معرفت رکھنے والوں کے دل تیرے خوف سے بھرے ہوئے ہیں اور دعا کرنے والوں کی آوازیں تیری طرف بلند ہوتی ہیں اور قبولیت کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں اور جو شخص تجھ سے مناجات کرنا چاہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جو شخص تیری طرف رجوع کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو شخص تیرے خوف سے ڈرے اس رونے والے کے آنسوؤں پر رحم کیا جاتا ہے اور جو شخص تجھ سے مدد مانگے تیری مدد اس کے لیے موجود ہے اور تجھ سے فریاد رسی کی درخواست کرے تو اس کی فریاد رسی تُو ضرور کرتا ہے اور تیرے بندوں کے لیے تیرے وعدے پورے کئے جاتے ہیں اور جو شخص معافی چاہے تو اس کی لغزشوں کو معاف کیا جاتا ہے اور عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ ہیں اور مخلوقات کی طرف تیرے رزق اتر رہے ہیں اور ان کے مزید رزق پہنچنے والے ہیں اور کھانا مانگنے والوں کے لیے تیرے پاس دستر خوان تیار ہیں اور پیاسوں کے لیے پانی کی گھاٹیں موجود ہیں۔ اے اللہ میری دعا قبول فرما اور میری ثنا خوانی کو قبول کر لے اور میری امیدوں کو پورا فرما اور مجھے میرے دوستوں سے ملا دے بحقِ محمدؐ و علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ۔ تو میری نعمتوں کا کارساز اور میری امیدوں کی انتہاء اور میری انتہائی آرزو ہے اور میرے لوٹنے کی جگہ اور میری قیام گاہ ہے۔ اے اللہ تو میرا الٰہ ہے اور میرا سردار اور مولا ہے ہمارے دوستوں کو معاف کر دے اور ہم سے ہمارے دشمنوں کو روک دے اور ان کو ہمیں

ایذا پہنچانے سے روک دے اور کلمہ حق کو ظاہر اور بلند کر دے اور کلمہ باطل کو مٹا دے اور سب سے پست کر دے تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

حدیث ② مجھ سے محمد بن الحسن بن الولید نے اس سے جو اس نے اپنی کتاب

کتاب الجامع میں ذکر کیا اس نے مجھے حدیث بیان کی کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی کہ وہ امیرؑ المومنین کی قبر اطہر پر یہ دعا پڑھتے تھے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، أشهَدُ أنَّكَ أوَّلُ مَظْلُومٍ، وَأوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ، صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّى أتاكَ الْيَقينُ وَأشْهَدُ أنَّكَ لَقِيتَ اللهَ وَأنْتَ شَهيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بِأنْواعِ الْعَذابِ وَجَدَّدَ عَلَيْهِ الْعَذابَ جِئْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِراً بِشَأنِكَ، مُعادِياً لِأعْدائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ، الْقى عَلى ذلِكَ رَبّي إنْ شاءَ اللهُ تعالى، إنَّ لي ذُنُوباً كَثيرَةً فَاشْفَعْ لي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ، فَإنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَإنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ جاهاً عَظيماً وَشَفاعَةً وَقَدْ قالَ اللهُ تَعالى وَلا يَشْفَعُونَ إلّا لِمَنِ ارْتَضى۔

"اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پہلے مظلوم ہیں اور وہ پہلے ہیں جن کا حق غصب کیا گیا۔ آپؑ نے صبر کیا اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کی یہاں تک کہ آپؑ کے پاس موت آ گئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کو اس حال میں ملے ہیں کہ آپؑ شہید تھے آپؑ کے قاتل کو اللہ مختلف اقسام کے عذاب دے اور اس پر نیا نیا عذاب پہنچے اور میں آپؑ کے پاس آیا آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور آپؑ کے فضائل و مناقب اور آپؑ کی شان کو جانتے ہوئے اور میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس سے بھی جس نے آپؑ پر ظلم کیا اور انشاء اللہ میں اس بات پر ہی اللہ سے ملوں گا۔ اپنے گناہوں کو بخشوانے کے لیے میں آپؑ ہی کی شفاعت چاہتا

ہوں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں ایک عظیم اور بلند مقام ہے اور اللہ کے ہاں آپؑ کا بہت بلند مرتبہ ہے ﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى﴾ ''اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے'' (الانبیاء ۲۸)

اور امیر علیہ السلام المومنین کی قبر کے پاس یوں پڑھتے تھے:۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِهِ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَنَّ فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ طَاعَتَهُ، رَحْمَةً مِنْهُ لِي وَتَطَوُّعاً مِنْهُ عَلَيَّ، وَمَنَّ عَلَيَّ بِالإِيمَانِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَيَّرَنِي فِي بِلَادِهِ وَحَمَلَنِي عَلَى دَوَابِّهِ، وَطَوَى لِي الْبَعِيدَ، وَدَفَعَ عَنِّي الْمَكْرُوهَ حَتَّى أَدْخَلَنِي حَرَمَ أَخِي رَسُولِهِ فَأَرَانِيهِ فِي عَافِيَةٍ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِيِّ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وسلم، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ هَذَا لِهذا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، [وَأَشْهَدُ] أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، اللهُمَّ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيَارَةِ قَبْرِ أَخِي نَبِيِّكَ، وَعَلَى كُلِّ مَأْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ أَتَاهُ وَزَارَهُ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَأْتِيٍّ وَأَكْرَمُ مَزُورٍ، وَأَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا جَوَادُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ إِيَّايَ مِنْ زِيَارَتِي فِي مَوْقِفِي هذا فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوكَ رَهَباً وَرَغَباً وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْخَاشِعِينَ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ بَشَّرْتَنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فَقُلْتَ: وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِجَمِيعِ أَنْبِيَائِكَ مُوقِنٌ، فَلَا تُوقِفْنِي بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ مَوْقِفاً تَفْضَحُنِي بِهِ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، بَلْ أَوْقِفْنِي مَعَهُمْ، وَتَوَفَّنِي عَلَى

التَّصْدِيقِ بِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَبِيدُكَ وَأَنْتَ خَصَصْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَأَمَرْتَنِي بِاتِّبَاعِهِمْ۔

''الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنی اور اپنے رسول اور جس کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اس کی معرفت عطا کی یہ اسکی مجھ پر رحمت اور مہربانی ہے اور اس نے مجھے ایمان دے کر مجھ پر احسان کیا۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنے شہروں میں چلایا اور اپنے چوپایوں پر سوار کیا اور دور کی جگہیں سمیٹ دیں اور تکلیفات کو ہم سے ہٹا دیا یہاں تک کہ مجھ کو اپنے رسولؐ کے بھائی کے حرم میں داخل کر دیا اور اس نے مجھے عافیت عطا کی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور اگر ہمیں اللہ اس کی ہدایت نہ کرتا تو ہم اس کی طرف ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی طرف سے حق لے کر آئے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ کے بھائی ہیں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیری زیارت کرنے والا ہوں اور تیرے نبیؐ کے بھائی کی قبر کی زیارت کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور ہر اس شخص پر حق ہوتا ہے جس کے پاس آیا جائے جو آنے والے اور زیارت کرنے والے کے لیے ہوتا ہے اور تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہے جن کے پاس آیا جاتا ہے اور اکرم ہے جن کی زیارت کی جاتی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن، اے رحیم، اے سخی، اے واحد، اے احد، اے یکتا، اے صمد۔ اے وہ جو نہ جنا گیا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا کفو ہے کہ محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ اور اہل بیتؑ پر درود بھیج اور یہ کہ میری زیارت کا تحفہ یہ بنا دے کہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو نیکیوں میں آگے بڑھتے ہیں اور تجھے ذکر اور رغبت سے پکارتے ہیں اور مجھے ڈرنے والوں میں سے بنا دے۔ اے وہ کہ جس نے اپنے نبیؐ کی زبان پر مجھے خوشخبری دی چنانچہ فرمایا ﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ ''ایمان والوں کو خوشخبری سنائیں کہ ان کے

لئے ان کے رب کی بارگاہ میں بلند پایہ (یعنی اونچا مرتبہ) ہے" (یونس ۲)۔ اے اللہ میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تمام انبیاء پر یقین رکھتا ہوں تو مجھے معرفت کے بعد ایسی جگہ پر نہ کھڑا کرنا جس میں تمام لوگوں کے سامنے ذلیل ہو جاؤں بلکہ مجھے انؑ کے ساتھ کھڑا کر اور انؑ کی تصدیق پر مجھے موت دے کیونکہ وہ تیرے بندے اور تیری کرامت سے خاص طور پر چنے ہوئے ہیں اور تو نے مجھے ان کی اتباع کا حکم دیا ہے"۔

پھر زائر قبر کے قریب آکر اس طرح کہے :۔

السَّلامُ مِنَ اللهِ والسَّلامُ على محمّدِ بنِ عبدِ اللهِ أمينِ اللهِ على وَحيِهِ وعَزائِمِ أمْرِهِ، ومَعْدِنِ الْوَحيِ والتَّنْزيلِ والخاتَمِ لِما سَبَقَ والفاتِحِ لِما اسْتَقْبَلَ وَالْمُهَيْمِنِ على ذلِكَ كُلِّهِ والشاهِدِ على خَلْقِهِ والسِّراجِ الْمُنيرِ والسَّلامُ عليهِ ورَحمةُ اللهِ وبَرَكاتُه، اللّهُمَّ صَلِّ على محمّدٍ وأهلِ بَيْتِهِ المظلومينَ أفضلَ وأكملَ وأرفعَ وأشرفَ ما صلّيتَ على أحدٍ مِنْ أنبيائِكَ ورُسُلِكَ وأصْفيائِكَ، اللّهُمَّ صَلِّ على عَلِيٍّ أميرِ المؤمنينَ عَبْدِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ وأخي رَسُولِكَ وَوَصِيِّ رَسُولِكَ، الَّذي انْتَجَبْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ، والدَّليلِ على مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، والسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحمةُ اللهِ وبَرَكاتُه، اللّهُمَّ صَلِّ على الأئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْقَوّامينَ بِأمْرِكَ مِنْ بَعْدِهِ، المُطَهَّرينَ الَّذينَ ارْتَضَيْتَهُمْ أنْصاراً لِدينِكَ وَحَفَظَةً لِسِرِّكَ وشُهَداءَ على خَلْقِكَ وأعْلاماً لِعِبادِكَ وتصلّي عليهِمْ ما اسْتَطَعْتَ، السَّلامُ على الأئِمَّةِ المُسْتَوْدِعينَ، السَّلامُ على خالِصَةِ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ، السَّلامُ على الأئِمَّةِ المتوسِّمينَ السَّلامُ على المؤمنينَ الَّذينَ قامُوا بِأمْرِكَ ووازَرُوا أولياءَ اللهِ وخافُوا بِخَوْفِهِمِ السَّلامُ على مَلائِكَةِ اللهِ المُقَرَّبينَ.

’’سلام اللہ کی طرف سے اور سلام محمدؐ بن عبداللہ پر ہو جو اللہ کی وحی پر اس کے امین ہیں اور اس کے پختہ امور پر امانت دار ہیں اور وحی اور تنزیل کی دھات ہیں اور گزری ہوئی چیز کے لیے مہر کے طور پر ہیں اور آنے والی چیز کے لیے شروع کرنے والے ہیں اور ان سب چیزوں پر نگہبان ہیں اور اس کی مخلوق پر وہ گواہ ہیں اور روشن چراغ ہیں آپؐ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر سلام بھیج جو مظلوم ہیں بہت فضیلت والے، نہایت کامل، بلند اور معزز درود و سلام ہو ان پر جو تو نے اپنے انبیاء، مرسلین اور پسندیدہ لوگوں پر بھیجا ہے۔ اے اللہ امیرؑ المومنین پر درود بھیج جو تیرے بندے ہیں اور تیرے نبیؐ کے بعد تیری بہترین مخلوق ہیں اور تیرے رسولؐ کے بھائی اور تیرے رسولؐ کے وصی ہیں جن کو تو نے اپنے رسولؐ کے بعد تمام مخلوق پر منتخب فرمایا اور جو اس کی دلیل ہیں جس کو تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا ہے اور تیرے عدل کے ساتھ وہ دین کا بدلہ دینے والے ہیں اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلے کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں اور ان پر سلام اور رحمت و برکات ہوں۔ اے اللہ آئمہؑ پر بھی درود بھیج جو ان کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کے بعد جو تیرے حکم پر قائم رہنے والے ہیں جو پاک و پاکیزہ ہیں جن کو تو نے اپنے نبیؐ کی مدد کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے رازوں کا محافظ بنایا اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور اپنے بندوں کے لیے نشان بنایا ان پر درود بھیج۔ سلام ہو آپؑ پر اے آئمہؑ کے مخزن اور جو اللہ کے خاص ہیں ان پر بھی سلام ہو اور آئمہ متوسمین پر بھی اور مومنوں پر بھی سلام ہو جو تیرے حکم پر قائم ہوتے ہیں اور تیرے اولیاء کو مضبوط کرتے ہیں اور ان سے خوف کے ساتھ ڈرتے ہیں اور اللہ کے مقرب فرشتوں پر بھی سلام ہو‘‘۔

پھر یوں کہے:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أَميرَ المؤمنين ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ. السَّلام عليكَ يا حَبيبَ الله، السَّلام عليكَ يا صَفْوَةَ اللهِ، السَّلامُ عليك يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلام عَلَيكَ يا حُجَّةَ اللهِ،

السَّلامُ عليك يا عَمودَ الدِّينِ وَوارِثَ عِلْمِ الأَوَّلينَ والآخِرينَ، وصاحِبَ المِيْسَمِ وَالصِّراطِ الْمُسْتَقيمِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وآتَيْتَ الزَّكاةَ وأَمَرتَ بالمَعروفِ، ونَهَيتَ عَنِ المُنكرِ، واتَّبَعْتَ الرَّسولَ، وتَلَوْتَ الكِتابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ، وجاهَدْتَ في اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، ونَصَحْتَ للهِ ولِرَسُولِه، وجُدْتَ بنَفْسِكَ صابِراً مُحْتَسِباً مجاهِداً عن دينِ اللهِ، مُوَقِّياً لِرَسولِ اللهِ، طالِباً ما عِندَ اللهِ، راغِباً فيما وَعَدَ اللهُ، ومَضيتَ للَّذي كنتَ عَلَيهِ شَهيداً وشاهِداً ومَشْهُوداً، فَجَزاكَ اللهُ عَن رَسولِهِ وعَنِ الإِسلامِ وأَهْلِهِ أَفْضَلَ الجَزاءِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَن خالَفَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَنِ افْتَرى عَلَيكَ وظَلَمَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَن غَصَبَكَ حَقَّكَ، ومَن بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلى اللهِ مِنْهُم بَراءٌ، لَعَنَ اللهُ أُمَّةً خالَفَتْكَ؛ وأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكَ؛ وأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيكَ؛ وأُمَّةً قَتَلَتْكَ؛ وأُمَّةً حادَتْ عَنكَ وَخَذَلَتْكَ، والْحَمْدُ للهِ الَّذي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الوِرْدُ المَوْرُودُ وبِئْسَ وِرْدُ الوارِدِينَ وبِئْسَ دَرَكُ المُدْرِكِ، اللهُمَّ العَنْ قَتَلَةَ أَنبيائِكَ وأَوصياءِ أَنبيائِكَ بِجَميعِ لَعَناتِكَ، وأَصْلِهِم حَرَّ نارِكَ، اللّهُمَّ الْعَنِ الجَوابيتَ والطَّواغِيتَ والفَراعِنَةَ واللاّتَ والعُزّى والجِبتَ وكُلَّ نِدٍّ يُدْعى مِن دُونِ اللهِ، وكُلَّ مُفْتَرٍ عَلى اللهِ، اللّهُمَّ الْعَنْهُمْ وأَشْياعَهُم وأَتْباعَهُم وأَوْلِياءَهُم وأَعْوانَهُم ومُحِبّيهِم لَعْناً كَثيراً۔

''اے امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے حبیب اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے دین کے ستون اور اولین و آخرین کے علم کے وارث اور اے صاحب میسم اور اے اللہ کی صراط مستقیم آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، زکواۃ ادا کی، امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا، رسولؐ اللہ کی اتباع کی، کتاب کی اس طرح تلاوت کی جس طرح تلاوت کرنے کا حق تھا اور اللہ اور رسولؐ کی خیر خواہی کی اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا آپؑ اللہ کے دین کے لیے صابر، مُحْتَسِب اور مجاہد تھے، رسولؐ اللہ کی حفاظت کرنے والے تھے جو اللہ سے وعدہ کیا اس میں رغبت کرنے والے تھے۔ آپؑ اسی راہ پر شہید ہوئے جس راہ پر آپؑ نے زندگی گزاری، آپؑ شاہد و مشہود تھے تو اللہ آپؑ کو رسول کی طرف سے اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے افضل جزا عطا فرمائے جس نے آپؑ کو قتل کیا اللہ اس پر لعنت کرے اور جو آپؑ کی مخالفت کرے اس پر بھی اللہ لعنت کرے اور جس نے آپؑ پر جھوٹ باندھا اور ظلم کیا اور آپؑ کا حق چھین لیا اور جس تک یہ بات پہنچی اور وہ خوش ہوا۔ میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں اللہ اس امت پر لعنت کرے جو آپؑ کی مخالفت کرے اور وہ امت جو آپؑ کی ولایت کا انکار کرے اور وہ امت جو آپؑ سے جنگ کرے اور وہ امت جس نے آپؑ کو قتل کیا اور وہ امت جو آپؑ سے کنارہ کش ہوگئی اور آپؑ کی مدد چھوڑ دی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آگ کو اس امت کا ٹھکانہ بنا دیا اور یہ جگہ بُری ہے وارد ہونے کی جس پر یہ وارد ہونگے اور تمام وارد ہونے والوں کے لیے بُری ہے اور یہ درجہ بھی بہت بُرا ہے۔ اللہ اپنے نبیوں کے قاتلوں پر لعنت کرے اسی طرح اپنے نبیوں کے اوصیاء کے قاتلوں پر بھی لعنت کرے اور ان تک اپنی آگ کی گرمی پہنچائے اور جوابیت، طاغوتوں فرعونوں اور لات وعزیٰ اور جبت پر بھی لعنت کرے اور ہر شریک پر لعنت کرے جس کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والے پر بھی لعنت ہو۔ اے اللہ ان کو اور ان جیسوں کو اور ان کے پیروکاروں، ولیوں، معاونوں کو اور ان کے دوستوں اور ان کے دوستوں کے دوستوں سب پر دائمی لعنت کر''۔

اور یہ بھی کہے:۔

اللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ أمیرِ المؤمنینَ علیہ السلام ثلاثاً اللّٰھُمَّ عَذِّبْھُم عَذاباً أَلیماً لا

تُعذِّبُهُ أحداً من العالَمين، وضاعِفْ عليهِم عَذابَكَ كما شاقُّوا وُلاةَ أمْرِكَ، وأعدَّ لَهم عَذاباً لَم تحلَّه بأحَدٍ مِن خَلْقِكَ، اللّهمَّ وأدْخِل عَلىٰ قَتَلَةِ أنْصارِ رَسُولِكَ، وقَتَلَةِ أنصارِ أميرِ المؤمنين وعَلىٰ قَتَلةِ أنْصارِ الحَسَنِ وعلى قَتَلَةِ أنصارِ الحُسين وقَتَلَةِ مَن قُتِل في ولايةِ آلِ مُحَمَّدٍ أجمعين عَذاباً مُضاعَفاً في أسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الجَحيمِ، لا تُخَفِّفُ عَنْهُمْ من عذابِها وَهُمْ فيهِ مُبْلِسُونَ مَلْعُونُونَ، ناكِسُوا رُؤُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ، قَدْ عايَنُوا النَّدامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّويلَ لِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ أنْبيائِكَ وَرُسُلِكَ وَأتْباعَهُمْ مِنْ عِبادِكَ الصّالِحينَ، اللّهُمَّ الْعَنْهُمْ في مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظاهِرِ الْعَلانِيَةِ في أرْضِكَ وَسَمائِكَ، اللّهُمَّ اجْعَلْ لي لِسانَ صِدْقٍ في أوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إلَيَّ مشاهَدهم حَتّىٰ تُلْحِقَني بِهِمْ وَتَجْعَلَني لَهُمْ تَبَعاً في الدُّنْيا وَالآخِرَةِ يا أرْحَمَ الرّاحِمينَ۔

''اللہ! امیرؑ المومنین کے قاتلوں پر لعنت کر (تین دفعہ) اے اللہ ان کو دردناک عذاب دے جو جہان میں کسی کو نہ دیا ہو اور ان پر اپنا عذاب دگنا کر جیسے انہوں نے تیرے حاکموں کی مخالفت کی اور ان کے لیے عذاب تیار کر جیسا تو نے کسی پر نہیں اتارا۔ اے اللہ اپنے رسولؐ کے مددگاروں کے قاتلوں اور امیرؑ المومنین کے انصار کے قاتلوں پر اور حسنؑ کے انصار کے قاتلوں پر اور حسینؑ کے انصار کے قاتلوں پر اور اس شخص کے قاتلوں پر جو آلِ محمدؐ کی ولایت پر قتل ہوا، ان سب پر کئی گنا عذاب نازل فرما اور ان سب کو جہنم کے نچلے درجے میں ڈال اور وہ ان میں ناامید ہوں یعنی ملعون ہونگے اور اپنے رب کے پاس سروں کو نیچا کئے ہوئے ہونگے انہوں نے ندامت اور دائمی رسوائی کو دیکھ لیا ہوگا کیونکہ انہوں نے تیرے نبیؐ اور رسولؐ کے خاندان اور تیرے نیک بندوں سے ان کے پیروکاروں کو قتل کیا۔ اے اللہ ان پر لعنت کر پوشیدہ اور ظاہری طور پر بھی اپنی زمین اور آسمان میں لعنت کر۔ اے اللہ! اپنے اولیاء میں مجھے سچائی کی زبان دے دے اور ان کے مشاہد کو میری نظر میں محبوب بنا دے

حتٰی کہ مجھے ان سے ملا دے اور مجھے دنیا و آخرت میں ان کا پیروکار بنا دے یا ارحم الراحمین"۔

پھر آپ علیہ السلام کے سرہانے بیٹھ کر یہ دعا کرے:۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبينَ وَالْمُسَلِّمينَ لَكَ بِقُلُوبِهِم، وَالنّاطِقينَ بِفَضْلِكَ، وَالشّاهِدينَ عَلى أَنَّكَ صادِقٌ أَمينٌ صِدّيقٌ، عَلَيْكَ يا مَوْلايَ، السَّلامُ مِنَ اللهِ عليكَ وعلى رُوحِكَ وبدنِكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طاهِرٌ مُطَهَّرٌ وأَشْهَدُ لَكَ يا وَلِيَّ اللهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ بِالْبَلاغِ وَالأَداءِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ جَنْبُ اللهِ وأَنَّكَ بابُ اللهِ، وَأَنَّكَ وَجْهُ اللهِ الَّذي مِنْهُ يُؤْتى، وأَنَّكَ خَليلُ اللهِ وأَنَّكَ عَبْدُ اللهِ، وأَخُو رَسولِهِ وقد أَتَيْتُكَ وافِداً لِعظيمِ حالِكَ ومَنزِلَتِكَ عِندَ اللهِ وعِندَ رَسولِهِ أَتَيْتُكَ زائِراً مُتَقَرِّباً إِلَى اللهِ بِزِيارَتِكَ، طالِباً خَلاصَ نَفْسي، مُتَعَوِّذاً بِكَ مِن نارٍ اسْتَحَقَّها مِثلي بِما جَنَيتُهُ عَلى نَفْسي، أَتَيتُكَ انْقِطاعاً إِلَيكَ وإِلى وَلَدِكَ الْخَلَفِ مِن بَعْدِكَ عَلى بَرَكَةِ الْحَقِّ، فَقَلْبي لَكَ مُسَلِّمٌ، وأَمري لَكَ مُتَّبِعٌ، ونُصْرَتي لَكَ مُعَدَّةٌ، وأَنا عَبْدُ اللهِ ومَوْلاكَ في طاعَتِكَ، والوافِدُ إِلَيكَ، أَلْتَمِسُ بِذلِكَ كَمالَ الْمَنزِلَةِ عِندَ اللهِ، وأَنتَ يا مَوْلايَ مِمَّنْ أَمَرَني اللهُ بِطاعَتِهِ وحَثَّني عَلى بِرِّهِ، ودَلَّني عَلى فَضْلِهِ، وَهَدانِي لِحُبِّهِ، وَرَغَّبَني في الْوِفادَةِ إِلَيهِ وإِلى طَلَبِ الْحَوائِجِ عِنْدَهُ، أَنتُم أَهْلُ بَيتٍ يَسْعَدُ مَنْ تَوَلّاكُم، ولا يَخِيبُ مَنْ أَتاكُم، ولا يُخسَرُ مَنْ يَهْواكُم، ولا يَسْعَدُ مَنْ عاداكُم، لا أَجِدُ أَحَداً أَفْزَعُ إِلَيهِ خَيراً مِنكُم، أَنتُم أَهْلُ بَيتِ الرَّحمَةِ، ودَعائِمُ الدِّينِ، وأَرْكانُ الأَرضِ، الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ، اللّهُمَّ لا تُخَيِّب تَوَجُّهي إِلَيكَ بِرَسولِكَ وآلِ رَسولِكَ اللّهُمَّ أَنتَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِزِيارَةِ مَوْلايَ وَوِلايَتِهِ ومَعرِفَتِهِ، فَاجْعَلْني مِمَّنْ تَنصُرُهُ ويُنْتَصَرُ بِهِ، ومُنَّ عَلَيَّ بِنَصْرِكَ لِدينِكَ في الدُّنيا والآخِرَةِ، اللّهُمَّ أَحْيِني عَلى ما حَيِيَ عَلَيهِ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ عليه السلام، وأَمِتْني عَلى

مامات علیہ علیؑ بن أبی طالب علیہ السّلام۔

''اللہ کا، اس کے مقرب فرشتوں کا اور اسکے لیے دلوں سے مسلمان ہونے والوں کا سلام آپؑ پر ہو اور آپؑ کی فضیلت بیان کرنے والے اور آپؑ کی سچائی پر گواہی دینے والے کہ آپؑ سچے ہیں آپؑ پر اور آپؑ کی روح و بدن پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طہر، طاہر، مطہر ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے ولی ہیں اور پہنچانے اور ادا کرنے کے لحاظ سے اس کے رسولؐ کے بھی ولی ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پہلو ہیں اور آپؑ اللہ کا دروازہ ہیں اور آپؑ اللہ کا وجہہ ہیں اور آپؑ وہ راستہ ہیں جس پر چل کر ہی اللہ تک پہنچا جا سکتا ہے اور آپؑ اللہ کے خلیل ہیں اور اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسولؐ کے بھائی ہیں۔ میں آپؑ کے پاس اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک آپؑ کے مرتبے اور عظمت کے لیے وفد بن کر آنے والا اور زیارت کرنے والا ہوں اور آپؑ کی زیارت کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے والا ہوں اور اپنے نفس کے چھٹکارے کا طلب گار ہوں اور اللہ سے اس آگ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جس کا میرے جیسا آدمی اپنے نفس پر زیادتی کی وجہ سے مستحق ہو جاتا ہے میں آپؑ کے پاس کٹ کر آ گیا ہوں اور آپؑ کے بعد آپؑ کے بیٹے کی طرف آ گیا ہوں جو حق کی برکت پر آپؑ کا جانشین ہے میرا دل آپؑ کے سپرد ہے اور میرا معاملہ آپؑ کے لیے پیروی کیا ہوا ہے اور میری نصرت آپؑ کے لیے تیار ہے اور میں اللہ کا بندہ اور آپؑ کی اطاعت میں آپؑ کا غلام ہوں اور آپؑ کی طرف آنے والا ہوں اس سے میں اللہ کے نزدیک کمال منزلت کا طلبگار ہوں اور اے میرے مولاؑ آپؑ ہی ہیں جس نے مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا اور اس کی نیکی پر برانگیختہ کیا اور اس کی فضیلت کی طرف ہدایت کی اور اس کی محبت کی طرف راہنمائی کی اور اس کی طرف حاضر ہونے کی مجھے رغبت دلائی اور اس کے پاس حاجات طلب کرنے کے لیے آمادہ کیا آپؑ اہل بیتؑ ہیں جو آپؑ سے محبت کرے گا وہ نیک بخت ہوگا اور جو شخص آپؑ کے پاس آ گیا وہ کبھی ناکام

نہ ہوگا اور جو آپؑ کو چاہے گا وہ کبھی نقصان نہیں اٹھاتا اور جو آپؑ سے دشمنی رکھے وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوسکتا اور میں آپؑ لوگوں سے زیادہ بہتر مددگار نہیں پاتا۔ آپؑ رحمت کے گھر ہیں اور دین کا ستون ہیں اور زمین کے ستون ہیں اور شجرہ طیبہ ہیں۔ اے اللہ! میری توجہ اپنی طرف اپنے رسولؐ اور آل رسولؑ کے ذریعے ناکام نہ کرنا۔ اے اللہ! تو نے میرے مولاؑ کی زیارت، ولایت اور معرفت کے ذریعے مجھ پر بہت احسان کئے تو مجھے ان لوگوں میں شمار کر جن کی تو مدد کرتا ہے اور ان سے مدد لی جاتی ہے اور دنیا و آخرت میں اپنے دین کی مدد کرنے کے ساتھ مجھ پر احسان کر۔ اے اللہ! مجھے اس دین پر زندہ رکھ جس پر علیؑ ابن ابی طالبؑ زندہ رہے اور مجھے اسی دین پر موت دے جس پر علیؑ شہید ہوئے"۔

حدیث ③

مجھے محمد بن یعقوب نے اس سے حدیث بیان کی جس نے اس کو سہل بن زیاد سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اورمہ سے روایت کرتے ہیں اور مجھے میرے والد نے حسین بن الحسن بن ابان سے روایت کیا وہ محمد بن اورمہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس سے روایت کیا جس نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ امیرؑ المومنین کی قبر کے پاس یہ دعا پڑھو:۔

السَّلام عليكَ يا ولِيَّ اللهِ أنتَ أوَّلُ مَظلومٍ وأوَّلُ مَن غُصِبَ حَقُّه، صَبَرتَ واحتسبتَ حتّى أتاكَ اليَقينُ، وأشهدُ أنّكَ لَقيتَ اللهَ وأنتَ شَهيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بأنواعِ العَذابِ، وجَدَّدَ عليه العَذابَ، جِئتُكَ عارِفاً بحَقِّكَ، مُستَبصِراً بشأنِكَ، مُوالياً لأوليائِكَ، مُعادياً لأعدائِكَ ومَن ظَلَمَكَ، الْقى عَلىٰ ذلكَ ربّي إن شاءَ اللهُ تعالى، يا وليَّ اللهِ إنَّ لي ذُنوباً كثيرةً، فاشفَع لي إلى ربِّكَ، فإنَّ لَكَ عِندَ اللهِ مَقاماً مَعلوماً، وإنَّ لَكَ

عِندَ اللهِ جاهاً وشَفاعةً، وقال: لا يَشْفَعُونَ إلاّ لِمَنِ ارْتَضى وَهُم مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُون۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو، آپؑ پہلے مظلوم ہیں اور آپؑ ہی وہ پہلے ہیں جن کا حق غصب کیا گیا آپؑ نے صبر کیا اور ثواب کا ارادہ کیا حتّٰی کہ آپؑ نے شہادت پائی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ آپؑ اس وقت شہید تھے اللہ عزوجل آپؑ کے قاتل کو مختلف اقسام کے عذاب میں مبتلا کرے اور اس پر نیا نیا عذاب بھیجے اور میں آپؑ کے پاس آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا ہوں اور آپؑ کی عظمت و شان کی بصیرت رکھتے ہوئے آیا ہوں میں آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ پر ظلم کرنے والوں سے دشمنی رکھتا ہوں اللہ نے مجھے اس امر کا حکم دیا ہے اور انشاء اللہ میں اللہ کے حکم کی اطاعت کروں گا۔ اے اللہ کے ولی! میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اس لیے میں آپؑ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپؑ میرے لیے اپنے رب کے پاس شفاعت کریں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں مقام معلوم ہے اور آپؑ کے لیے اس کا مرتبہ اور شفاعت ہے اللہ نے فرمایا ﴿لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ﴾ ''وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے اور وہ خود اُس کے خوف سے ڈرنے والے ہیں'' (الانبیاء ۲۸)۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

امیرؑ المومنین کی قبر اطہر کو الوداع کرنا

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے کتاب الجامع میں حدیث بیان کی وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب تم امیرؑ المومنین کی قبر کو الوداع کرو تو یوں کہو۔

السَّلام عليكَ ورحمةُ اللهِ وبَرَكاتُه ، أَستَودِعُكَ اللهَ وأَستَرعِيكَ ، وأَقرَءُ عَلَيكَ السَّلامَ ، آمنّا باللهِ وبِالرُّسلِ وبِما جاءَتْ بِهِ ودَعَتْ إليه [ودَلَّتْ عَلَيهِ] فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدينَ ، اللّهُمَّ لا تَجعَلْهُ آخِرَ العَهدِ مِن زِيارَتي إيّاهُ فَإِنْ تَوَفَّيْتَني قَبلَ ذلِكَ فَإِنّي أَشْهَدُ في مَماتي عَلى ما كنتُ شَهِدْتُ عَلَيهِ في حَياتي ، أَشْهَدُ أَنَّكُمُ الأَئِمّةُ وتسمّيهم واحداً بعد واحد وأشهدُ أنَّ مَن قَتَلَهُم وحارَبَهُم مُشرِكونَ ومَن رَدَّ عَلَيهِم في أَسفَلِ دَرَكٍ مِنَ الجَحيمِ وأَشهَدُ أنَّ مَن حارَبَهُم لَنا أَعداءٌ وَنَحنُ مِنهُم بُرَءاءُ ، وَأَنَّهُم حِزبُ الشَّيطانِ ، وَعَلى مَن قَتَلَهُم لَعنَةُ اللهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنّاسِ أَجمَعينَ ، وَمَن شَرِكَ فيهِم وَمَن سَرَّهُ قَتلُهُم ، اللّهُمَّ إنّي أَسأَلُكَ بَعدَ الصَّلاةِ وَالتَّسليمِ أَن تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ ، ولا تَجعَلْهُ آخِرَ العَهدِ مِن زِيارَتِهِ فَإِن جَعَلتَهُ فَاحشُرني مَعَ هؤلاءِ المُسَمّينَ الأَئِمَّةِ اللّهُمَّ وذَلِّل قُلوبَنا بِالطّاعَةِ وَالمُناصَحَةِ وَالمَحَبَّةِ وَحُسنِ المُؤازَرَةِ۔

”آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں میں آپؑ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپؑ سے رعایت چاہتا ہوں اور آپؑ کو سلام کہتا ہوں ہم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ وہ لائے اور جس کی طرف انہوں نے راہنمائی کی اور دعوت دی سب پر ایمان لاتے ہیں اس لیے آپؑ ہمیں گواہوں میں لکھ لیں۔ اے اللہ اس حاضری کو میری آخری زیارت نہ بنانا اگر تو نے اس سے پہلے مجھے موت دے دی تو میں اپنی موت کے وقت بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو گواہی میں اپنی زندگی

میں دیتا رہا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پاک و پاکیزہ آئمہؑ ہیں (پھر تمام آئمہؑ کا ایک ایک کر کے نام لو) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے انہیں قتل کیا اور ان سے جنگ کی وہ مشرک ہیں اور جو شخص آپؑ کو رد کرے وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص آپؑ سے جنگ کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اس سے بری ہیں اور وہ شیطان کی جماعت سے ہے اور جس شخص نے آپؑ کو قتل کیا اس پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور جو بھی اس میں شریک ہوا یا آپؑ کے قتل پر خوش ہوا سب پر لعنت ہو۔ اے اللہ! میں نماز کے بعد اور سلام کے بعد تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور اس کو آخری زیارت نہ بنا اگر تو نے اسکو آخری زیارت بنا دیا تو مجھے ان پاک آئمہؑ کے پیروکاروں کے ساتھ اٹھانا۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو اطاعت، خیر خواہی، محبت اور اچھی مدد کے لیے مطیع کر دے"۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

آبِ فرات، اس کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ عیسی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا پانی دنیا اور آخرت کے شربتوں کا سردار ہے اور دنیا کی چار نہریں جنت سے ہیں۔فرات، نیل، سیحان اور جیحان۔فرات پانی کی نہر ہے، نیل شہد کی نہر ہے، سیحان شراب کی نہر ہے اور جیحان دودھ کی نہر ہے۔

حدیث ۲ انہی سے مروی ہے کہ ابو جمیلہ نے سلیمان بن ہارون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو فرات کا پانی پیے اور اسکی گھٹی لے تو وہ ہم اہل بیتؑ کا محب ہے۔

حدیث ۳ اسی سند سے احمد بن محمد سے مروی ہے کہ عثمان بن عیسی نے ابو الجارود سے روایت کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اگر ہمارے اور فرات کے درمیان میلوں کی مسافت ہوتی (یعنی بہت دور ہوتی) تب بھی ہم اس کے پاس جاتے اور اس سے شفاء حاصل کرتے۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے سلیمان بن ہارون عجلی سے انہوں نے روایت کی کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا میں کسی کو آب فرات کی گھٹی لیتے ہوئے نہیں دیکھتا مگر وہ جو ہم اہل بیتؑ سے

محبت کرتا ہے۔پھر آپؑ نے مجھ سے پوچھا فرات کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔میں نے بتایا تو فرمانے لگے اگر فرات مجھ سے صرف اتنی دور ہوتی تو میں صبح وشام وہاں جاتا۔

حدیث ۵

مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سلیمان بن خھیک سے انہوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ﴾ ''ہم نے ان کو ربوہ میں جگہ دی جو قرار، سکون اور صاف خالص پانی تھا'' (مومنون ۵۰)۔کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا اس آیت میں ربوہ سے مراد نجف وکوفہ ہیں اور معین سے فرات مراد ہے۔

حدیث ۶

مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن سے روایت کی ہے انہوں نے عیسی بن عبداللہ بن محمد بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ فرات تمام دنیا اور آخرت کے پانیوں کا سردار ہے۔

حدیث ۷

ہمیں محمد بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ احمد بن ابی عبداللہ سے وہ اپنے والد سے وہ اس سے جس نے ان کو حنان بن سدیر سے وہ اپنے باپ سے وہ حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے علی بن حسینؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ ہر رات ایک فرشتہ اترتا ہے اس کے پاس تین مثقال کستوری ہوتی ہے جو جنت کی کستوری سے ہوتی ہے تو وہ اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور مشرق ومغرب میں کوئی نہر بھی اس سے زیادہ بابرکت

نہیں۔

حدیث ⑧ مجھے علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عثمان سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا فرات میں روزانہ کچھ قطرے جنت کے گرتے ہیں۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ جب امام ابوعبداللہؑ ابوالعباس (پہلا خلیفہ بنی عباس سفاح) کے زمانے میں کوفہ آئے تو اپنے سفر کے کپڑوں میں اپنے چوپائے پر آئے اور کوفے کے پل پر ٹھہرے پھر غلام سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو اس نے ملاح کا برتن لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپؑ کو پیش کیا آپؑ نے پانی پیا تو وہ آپؑ کے دہن سے گرنے لگا اور آپؑ کی ریش مبارک اور کپڑوں پر بھی گرنے لگا پھر اس سے اور پانی مانگا تو غلام نے دیا پھر آپؑ نے اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا یہ پانی کی نہر کتنی بابرکت ہے اس میں روزانہ جنت سے سات قطرے گرتے ہیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس نہر میں کیا کیا برکتیں ہیں تو وہ اسکے دونوں کناروں پر خیمے گاڑ لیں اگر اسمیں گناہ گاروں میں سے کوئی نہ جاتا تو جو مصیبت زدہ اس میں غوطہ لگاتا وہ تندرست ہو جاتا۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے مرفہ سے

انہوں نے ربعی سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا قرآن میں جواللہ نے فرمایا﴿شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ﴾''وادی کے دائیں کنارے سے''اس سے مراد فرات ہے اور﴿الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ﴾''مبارک خطہ'' سے کربلا مراد ہے اور﴿الشَّجَرَةِ﴾سے مراد محمدؐ ہیں (ھود ۳۰)۔

حدیث ⑪

مجھے میرے والد نے روایت کیا سعد بن عبداللہ سے وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حسین بن عثمان سے وہ محمد بن حمزہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص بھی فرات کے پانی سے گھٹی دیا گیا ہے وہ ہمارا شیعہ اور ہماری جماعت سے ہوتا ہے اور ابن ابی عمیر نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا فرات میں جنت کی دو ندیاں چلتی ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابن سنان سے سنی ہے۔

حدیث ⑫

مجھے محمد بن حسن نے بیان کیا وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ عباس بن معروف سے وہ علی بن مہزیار سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ حنان بن سدیر سے وہ حکیم بن جبیر اسدی سے اس نے کہا میں نے امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اس کے پاس تین مثقال کستوری ہوتی ہے وہ اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور زمین کے مشرق ومغرب میں اس سے زیادہ بابرکت اور کوئی نہر نہیں ہے۔

حدیث ⑬

علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن

عیسی سے وہ ابن فضال سے وہ ثعلبہ بن میمون سے وہ سلیمان بن ہارون سے وہ روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جاتی ہے وہ ہم اہل بیتؑ کے شیعوں میں سے ہوجاتا ہے۔

حدیث ۱۴ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری حدیث بیان کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ احمد بن محمد برقی سے وہ عبدالرحمن بن حماد کوفی سے وہ عبداللہ بن محمد حجال سے وہ غالب بن عثمان سے وہ عقبہ بن خالد سے اس نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ فرات ہماری جماعت سے ہے اور علیؑ کے شیعوں میں سے ہے اور جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جائے تو وہ ہم اہل بیتؑ سے محبت کرنے لگتا ہے۔

حدیث ۱۵ مجھے میرے والد حسن بن متیل سے بیان کرتے ہیں وہ عمران بن موسیٰ سے وہ عبداللہ الجامورانی رازی سے وہ حسن بن علی بن حمزہ سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کوئی آدمی بھی فرات کا پانی پیئے تو کہیں بھی وہ پیدا ہوا ہو وہ ہم سے محبت کرنے لگتا ہے کیونکہ فرات مومن نہر ہے۔

حدیث ۱۶ اسی اسناد سے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا دو نہریں مومن ہیں اور دو نہریں کافر ہیں۔ کافر نہریں بلخ اور دجلہ اور مومن نیل اور فرات ہیں۔ لہٰذا اپنے بچوں کو فرات کے پانی کی گھٹی دیا کرو۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

حسنینؑ سے رسولؐ اللہ کی محبت اور انؑ سے محبت کا حکم دینا

حدیث ① مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کرتے ہیں وہ عبداللہ بن جعفر حمیری سے اور محمد بن یحییٰ عطار سے وہ سب احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم وغیرہ سے وہ جمیل بن دراج وہ اپنے بھائی نوح سے وہ اجلح سے وہ سلمہ بن کھیل وہ عبدالعزیز سے وہ مولا علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ! مجھے ان دو بچوں حسنؑ اور حسینؑ نے اپنے علاوہ سب سے غافل کر دیا کہ میں کسی سے بھی دوستی رکھوں اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں اور اس سے بھی جو ان کو دوست رکھے۔

حدیث ② مجھے محمد بن احمد بن ابراہیم حسین بن علی زید سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ علی بن عباس اور عبداللہ بن حرب سے ان سب نے کہا کہ ہمیں بکر بن عبداللہ مزنی نے عمران بن حصین سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے عمران! ہر چیز کے لیے دل میں ایک جگہ ہوتی ہے اور میرے ان بیٹوں کی میرے دل میں جو جگہ ہے اس میں کبھی کوئی دوسرا نہیں آسکتا۔ میں نے کہا یہ کل جگہ میں ہیں یا رسولؐ اللہ؟۔ فرمایا اے عمران! جو چیزیں تجھ سے مخفی ہیں وہ کثرت میں ہیں (یعنی تمھاری معلومات بہت کم ہے)۔ بس اتنا جان لو کہ اللہ نے مجھے ان سے محبت کا حکم دیا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن حسین ابن ابی الخطاب سے وہ اس سے جس نے سفیان جریری سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے وہ ابو رافع سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ ابوذر غفاری سے وہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسولؐ

اللہ نے حسنؑ اور حسینؑ سے محبت رکھنے کا حکم دیا تو میں حسنؑ و حسینؑ سے بھی محبت رکھتا ہوں اور ان سے بھی جو ان سے محبت رکھے۔ کیونکہ انہیں رسولؐ اللہ خود دوست رکھتے ہیں۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کیا اس نے کہا مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ میں اس کا نام بھول گیا وہ ہمارے ساتھیوں میں سے تھا وہ عبداللہ بن موسیٰ سے وہ مھلھل عبدی سے وہ ابو ہارون عبدی سے وہ ربیعہ سعدی سے وہ ابوذر غفاری سے روایت کرتے ہیں ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو دیکھا آپ حسنؑ اور حسینؑ کو بوسہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے جو شخص حسنؑ و حسینؑ اور ان کی ذریت سے خالص دل سے محبت رکھے اس کو آگ جھلسائے گی نہیں اگرچہ اس کے گناہ صحرا کی ریت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بشرطیکہ وہ ایمان سے خارج نہ ہوا ہو (یعنی آئمہؑ سے بغض اختیار نہ کرلیا ہو)۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن جعفر الرزاز القرشی بیان کرتے ہیں وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ حسن بن محبوب سے اس سے جس نے اس کو علی بن عباس سے روایت کیا وہ محال سے وہ عمر بن مرہ سے وہ عبداللہ بن سلمہ سے وہ عبید سلیمانی سے وہ عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے تو وہ میرے ان دو بیٹوں (حسنؑ و حسینؑ) کو دوست رکھے کیونکہ مجھے اللہ عزوجل نے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ اپنے والد محمد بن عیسی سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ محمد بن سلیمان بزاز سے وہ عمرو بن شمر

سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو چاہے کہ وہ اللہ کے مضبوط کڑے کو مضبوطی سے تھام لے جس کے متعلق اللہ نے قرآن میں حکم دیا ہے تو وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے مودت رکھے کیونکہ اللہ اپنے عرش پر ان سے محبت کرتا ہے۔

حدیث ⑦

اسی سے روایت ہے وہ احمد بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور عبدالرحمن بن ابی نجران کے ایک شخص سے وہ عباس بن ولید سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص حسنؑ اور حسینؑ کا بغض لے کر قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کو میری شفاعت پہنچ سکے گی۔

حدیث ⑧

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حسن بن محبوب سے وہ اسی سے جس سے اس کو علی بن عباس نے بیان کیا وہ منہال سے وہ عمر سے وہ اصبغ سے وہ زادان سے انہوں نے کہا میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے رحبہ کی بستی میں سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ حسنؑ اور حسینؑ رسولؐ اللہ کے دو پھول ہیں۔

حدیث ⑨

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت بیان کرتی ہے جن میں میرے والد بھی شامل ہیں اور محمد بن الحسن اور علی بن الحسین بھی یہ سب سعد بن عبداللہ ابی خلف سے وہ محمد بن عیسی بن عبید یقطینی سے وہ ابوعبداللہ ذکریا مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ زید مولیٰ ابن ھبیرہ سے اس نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اس انزع (جس کی پیشانی کے دونوں طرف کے بال نہ ہوں اور جو مولا علیؑ کا لقب ہے) کے دامن کو تھام لو یہ صدیق اکبر ہے اور جو اس کی

پیروی کرے اس کے لیے ہدایت دینے والا ہے اور جو اس سے آگے نکل گیا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا جو اس کو چھوڑے گا اللہ اس کو تباہ و برباد کرے گا جو اس کو مضبوط پکڑے گا وہ بچ جائے گا اس نے اللہ کی رسی کو گویا تھام لیا۔ جس نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اس کو اللہ ہدایت دے دے گا جس نے اس کی ولایت کا انکار کیا اللہ اس کو گمراہ کرے گا اس سے میرے یہ دونوا سے ہیں حسنؑ اور حسینؑ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ کی اولاد سے آئمہؑ ہونگے جو ہدایت والے ہونگے اور آخری قائمؑ ہوگا جو ہدایت والا ہوگا۔ لہٰذا ان کو دوست رکھو اور ان کے دشمنوں سے ہرگز دوستی نہ کرو ورنہ تم پر اللہ کا شدید غضب نازل ہوگا اور تم دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے اور جس نے جھوٹ باندھا وہ ذلیل ہوا۔

حدیث ⑩

مجھے حسین بن علی الزعفرانی ری میں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سلیمان بیان کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے وہ سعید بن ابی راشد سے وہ یعلی بن مرہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں اللہ اس کو دوست رکھے گا جو حسینؑ کو دوست رکھے۔ حسینؑ میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔

حدیث ⑪

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری، ابوسعید الحسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ علی بن حماد نے وھیب سے وہ عبداللہ عثمان سے وہ سعید بن ابی راشد سے وہ عامری سے روایت کرتے ہیں عامری کا کہنا ہے کہ میں رسولؐ اللہ کے ہمراہ اس جگہ گیا جہاں ہماری دعوت تھی وہاں میں نے دیکھا کہ حسینؑ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، رسولؐ اللہ لوگوں کے سامنے آئے اور دونوں ہاتھ بڑھا کر امام حسینؑ کو آواز دی، حسینؑ کبھی اس طرف جاتے تھے

تو کبھی اُس طرف، یہ دیکھ کر حضرتؑ ہنسنے لگے، پھر دوڑ کر حسینؑ کو آغوش میں لے لیا، لبوں کا بوسا لیا اور فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں جو حسینؑ کو دوست رکھے اللہ اسکو دوست رکھے، حسینؑ میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔

حدیث ⑫ انہی سے مروی ہے وہ ابوسعید سے کہ ہمیں نضر بن علی نے کہا کہ ہمیں علی بن جعفر نے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا جو شخص ان دونوں سے اور ان کے ماں اور باپ سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾

امام حسنؑ اور دیگر ائمہؑ بقیع کی زیارتیں

حدیث ① ﴿ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے روایت کیا انہوں نے کہا کہ مجھے خطاب روایت کرتے ہیں وہ عمرو بن علی سے وہ اپنے چچا سے وہ عمر بن یزید سے وہ اس کو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی بن حنفیہ حسنؑ بن علیؑ کی قبر پر آتے تو یوں کہتے:۔

السَّلام علیكَ یَا ابْنَ أمیرِ المؤمنینَ وابْنَ أوَّلِ المُسْلِمینَ وكیف لا تكون كذلك، وأنْتَ سَلیل الهُدی، وحَلیفُ التَّقوی، وخامِسُ أهْلِ الكِساءِ غَذَّتْكَ یَدُ الرَّحمة، ورُبِّیتَ فی حِجْرِ الإسْلامِ، ورُضِعْتَ مِنْ ثَدْیِ الإیمانِ، فَطِبْتَ حیّاً، وَطِبْتَ میّتاً، غَیْرُ أنَّ النَّفْسَ غَیْرُ راضِیَةٍ بِفِراقِكَ وَلا شاكَّةٍ فی حَیاتِكَ یَرْحَمُكَ اللهُ۔

''آپؑ پر سلام ہو اے امیرؑ المومنین کے بیٹے اور اول المسلمین کے بیٹے پر سلام ہو اس طرح کیسے نہ ہو حالانکہ آپؑ ہدایت کا خلاصہ اور تقویٰ کے حلیف ہیں اور اہل کساء کے پانچ میں سے ایک ہیں آپؑ کو رحمت کے ہاتھ نے غذا دی اور اسلام کی حجریں پلے اور ایمان کے پستان سے دودھ دیئے گئے ہیں تو آپؑ زندہ بھی خوش رہے اور شہادت کے بعد بھی خوش رہے صرف دل آپؑ کی جدائی پر خوش نہیں اور آپؑ کی زندگی میں کوئی شک نہیں اللہ آپؑ پر رحم فرمائے''۔

پھر قبر حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر کہتے تھے۔ ''اے ابا عبداللہ اے ابو محمد آپؑ پر سلام''۔

حدیث ② ﴿ اسی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے وہ عبداللہ بن احمد سے وہ بکر بن صالح سے وہ عمرو بن ہشام سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ ان دونوں آئمہ (امام محمدؑ باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب تم بقیع میں

آئمہؑ کی قبور پر آؤ تو وہاں کھڑے ہو اور قبلہ کو پیچھے اور قبر کو سامنے کر کے یوں کہو۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدى، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبِرِّ وَالتَّقْوى، السَّلامُ عَلَيْكُمُ الْحُجَجُ عَلى أَهْلِ الدُّنْيا، السَّلامُ عَلَيْكُمُ الْقَوّامينَ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الصَّفْوَةِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا آلَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّجْوى، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذاتِ اللهِ وَكُذِّبْتُمْ وَأُسِيءَ إِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمَهْدِيّونَ، وَأَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَأَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا، وَأَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَأَنَّكُمْ دَعائِمُ الدّينِ وَأَرْكانُ الأَرْضِ، لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ أَصْلابٍ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ أَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ، وَلَمْ تُشْرِكْ فِيكُمْ فِتَنُ الأَهْواءِ، طِبْتُمْ وَطابَ مَنْبَتُكُمْ، مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدّينِ فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَواتَنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً لِذُنُوبِنا إِذِ اخْتارَكُمُ اللهُ لَنا، وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ عَلَيْنا مِنْ وِلايَتِكُمْ، وَكُنّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ بِعِلْمِهِ كُمْ، مُعْتَرِفينَ بِتَصْديقِنا إِيّاكُمْ، وَهذا مَقامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكانَ وَأَقَرَّ بِما جَنى وَرَجى بِمَقامِهِ الْخَلاصَ، وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكى مِنَ الرَّدى، فَكُونُوا لِي شُفَعاءَ، فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيا، وَاتَّخَذُوا آياتِ اللهِ هُزُواً وَاسْتَكْبَرُوا عَنْها، يا مَنْ هُوَ قائِمٌ لا يَسْهُو وَدائِمٌ لا يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِما وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي أَئِمَّتِي، وَبِما أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبادُكَ، وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمالُوا إِلى سِواهُ، فَكانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِما خَصَصْتَنِي بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقامٍ مَذْكُوراً مَكْتُوباً، فَلا تَحْرِمْنِي ما

رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ۔

''ہدایت کے آئمہؑ آپ پر سلام ہو آپؑ نیکی اور تقویٰ والے ہیں۔آپؑ پر سلام جو دنیا والوں کی حجتیں ہیں۔آپؑ پر سلام جو مخلوق میں انصاف کو قائم کرنے والے ہیں۔آپؑ چنے ہوئے ہیں آپؑ پر سلام جو رسولؐ اللہ کی آلؑ ہیں آپؑ پر سلام جو نجوہ (سرگوشی) والے ہیں آپؑ پر سلام ہو۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کی اور اللہ کے معاملے میں صبر کیا اور اگر جھٹلائے گئے اور آپؑ سے زیادتی کی گئی تو آپؑ نے معاف کر دیا۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ ہدایت والے آئمہؑ ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے اور آپؑ کی بات سچی ہے آپؑ نے لوگوں کو دعوت دی مگر لوگوں نے اسے قبول نہ کیا آپؑ نے حکم دیا لیکن آپؑ کی بات نہ مانی گئی آپؑ دین کے ستون اور زمین کے ارکان ہیں آپؑ ہمیشہ اللہ کی نظر میں رہے آپؑ کا نور ہمیشہ پاک و پاکیزہ اصلاب میں رہا اور پاک ماؤں کے پاک و پاکیزہ ارحام میں رہا آپؑ کو جاہلوں کی جہالت میلا نہیں کر سکی اور آپؑ خواہشات کے فتنے میں شریک نہ ہو سکے آپؑ پاک و پاکیزہ رہے اور آپؑ کے ذریعے ہم پر قیامت تک بدلہ دینے والے نے احسان کیا آپؑ کو ان گھروں میں لایا جن کو بلند کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیا گیا اور ہمارے درود کو جو ہم آپؑ پر بھیجیں وہ ہمارے لئے رحمت اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بنا دیا گیا کیونکہ اللہ نے آپؑ کو ہمارے لیے پسند کیا اور آپؑ کی ولایت سے جو اُس نے ہم پر احسان کیا اس نے ہماری پیدائش عمدہ کر دی اور ہم اس کے پاس آپؑ کے علم کے باعث قریب ہیں اور آپؑ کی جو ہم نے تصدیق کی ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں اور اس شخص کی جگہ جو زیادتی کرے اور غلطی کر کے عاجزی کرے اور گناہ کا اقرار کرے کہ میں زیادتی کرنے والا ہوں اور اپنے اخلاص سے کھڑا ہونے سے پر امید ہو کہ وہ (اللہ) آپؑ کے سبب اس کو بچا لے جو ہلاک ہونے والوں کو اور تباہ ہونے والوں کو بچانے والا ہے۔آپؑ میرے لیے سفارشی بن جائیں میں آپؑ کے پاس اس وقت آیا ہوں جب

دنیا دار لوگ آپؑ سے بے رغبت ہو گئے اور انہوں نے اللہ کی آیات کے ساتھ مزاح کرنا شروع کر دیا ہے اور انہوں نے ان سے تکبر کیا۔ اے وہ ذات جو قائم ہے بھولتا نہیں اور ہمیشہ و دائم ہے غافل نہیں ہوتا ہر چیز کو گھیرنے والا ہے تیرا احسان ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی اور میرے آئمہؑ کی مجھے معرفت دی اور جس چیز سے مجھے تو نے قائم کیا جبکہ تیرے بندے اس سے رکنے والے تھے اور اس کی معرفت سے جاہل تھے اور اس کے حق کو ہلکا جانتے تھے اور دوسری چیزوں کی طرف مائل ہو گئے تیرا احسان عظیم ہے مجھ پر تو نے مجھے ان آئمہؑ کی محبت عطا کی اور مجھے خاص کر دیا اور الحمد ہے تیرے لیے جبکہ میں تیرے پاس مقام میں لکھا ہوا تھا تو مجھے اس سے محروم نہ کر جس کی میں تجھ سے امید رکھتا ہوں اور میری دعا میں بھی مجھے ناکام و نامراد نہ کر مجھے محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ کی حرمت سے عطا کر۔

(اس کے بعد جو پسند ہو وہ دعا کرو)

حدیث ③

مجھے علی بن حسین وغیرہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کیا وہ اپنے والد سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے وہ یزید بن اسحٰق سے وہ حسن بن عطیہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ امام حسنؑ کی قبر کے پاس جو دعا چاہو کرو۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾

جبرائیل کا قتلِ امام حسینؑ کی خبر دینا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر زاز قرشی کوفی نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے

بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ سعید بن یسار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا جب جبرائیلؑ نبیؐ کے پاس قتل حسینؑ کے بارے میں وحی لے کر اترے تو آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں خلوت میں کافی دیر تک روتے رہے ابھی آپ دونوں جدا نہیں ہوئے تھے کہ جبرائیلؑ پھر آپؐ کے پاس آ گئے اور کہا رب العالمین کا ایلچی آ گیا اور کہا آپؐ کو آپؐ کا رب سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم صبر کرنا۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں (محمدؐ و علیؑ) نے صبر کیا۔

مجھے محمد بن حسن بن ولید محمد حسن الصفار سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ سعید بن یسار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح سنا۔

اور مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعقوب بن یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ احمد بن

عائذ سے وہ ابوسلمہ سالم بن مکرم سے روایت کرتے ہیں وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جب امام حسینؑ کا نور سیدہ فاطمہؑ کے بطن مبارک میں ظاہر ہوا تو جبرائیلؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عنقریب فاطمہؑ ایک بچے کو ظاہر کریں گی جس کو آپؐ کے بعد آپؐ کی امت بے دردی سے قتل کر دے گی تو سیدہ فاطمہؑ اسی وقت سے غمزدہ ہو گئیں اور امام حسینؑ جب اس دنیا میں تشریف لائے تب بھی سیدہؑ رنج و الم میں مبتلا ہوئیں پھر امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کیا تم نے دنیا میں

ایسی کوئی ماں دیکھی ہے جو اپنے بیٹے پر اس کے ظہور سے قبل اور اس کے بعد غمزدہ ہو کیونکہ آپؑ جانتی تھیں کہ آپؑ کا حسینؑ شہید کر دیا جائے گا آپؑ نے فرمایا اللہ نے اسی وجہ سے یہ آیت نازل کی۔ ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ﴾ (احقاف ۱۵)۔

حدیث ③

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حماد سے وہ اس کے بھائی احمد بن حماد سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیلؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے السلام علیک اے محمدؐ! میں آپؐ کو ایک بچے کی خوشخبری دوں جس کو آپؐ کی امت آپؐ کے بعد بے دردی سے قتل ڈالے گی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تو وہ آسمان کی طرف چلے گئے پھر دوبارہ آپؐ کے پاس آئے اور وہی بات کی تو آپؐ نے وہی جواب دیا کہ مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں تو وہ پھر آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر تیسری مرتبہ آئے اور اسی طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں تب جبرائیلؑ نے کہا آپؐ کے رب کی مشیت یہی ہے اور وہ اس کے بارے میں ایک وصیت کرنے والا ہے تو آپؐ نے فرمایا میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں پھر آپؐ سیدہ فاطمہؑ کے پاس آئے اور فرمایا مجھے جبرائیل نے ایک بیٹے کی خوشخبری سنائی جس کو میرے بعد میری امت قتل کر دے گی یہ سن کر جناب فاطمہؑ رونے لگیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا میرا رب کہتا ہے کہ یہ میری مشیت ہے اور ازل سے اس کے بارے میں وصیت کر دی گئی تھی تو سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ﴾ (احقاف ۱۵)۔

حدیث ④

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی نے بتایا اس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ جبرائیلؑ نبیؐ پر نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمدؐ اللہ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جس کو آپؐ کی امت آپؐ کے بعد نہایت بے دردی سے قتل کر دے گی تو آپؐ نے فرمایا میرے رب پر سلام ہو اور مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جو فاطمہؑ میرے جگر کے ٹکڑے سے ظاہر ہو اور میری امت اس کو قتل کر دے تو جبرائیل آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر آئے اور اسی طرح کہا آپؐ نے پھر وہی جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جس کو میری امت میرے بعد قتل کر دے تو جبرائیلؑ پھر آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر آئے تو کہا اے محمدؐ آپ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو خوشخبری دیتا ہے کہ وہ بچہ آپؐ کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصایت رکھے گا تو آپؐ نے فرمایا اب میں راضی ہوں پھر آپؐ نے فاطمہؑ کو یہ پیغام پہنچایا کہ اللہ تمہیں ایک ایسے بچے کی خوشخبری دیتا ہے جس کو میرے بعد میری امت بے دردی سے قتل کر دے گی تو فاطمہؑ غمزدہ ہو گئیں آپؐ نے پھر یہ پیغام بھیجا کہ اللہ نے اس بچے کے ذریعے ہماری اولاد میں امامت، وصایت اور ولایت رکھ دی ہے تو فاطمہؑ نے جواب دیا اب میں راضی ہوں اور اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ﴾ (احقاف ۱۵)۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن

سعید زیات سے ان کی سند سے پہلی حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد نے بیان کیا اور محمد بن حسن اور بہت سے لوگوں نے محمد بن الحسن بن الصفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا فاطمہؑ نبیؐ کے پاس تشریف لائیں تو رسولؐ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ سیدہ فاطمہؑ نے بے قرار ہوکر پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آیا اور اس نے بتایا کہ میری امت حسینؑ کو قتل کردے گی یہ سن کر فاطمہ علیہ السلام بھی رونے لگیں تو آپؐ نے فرمایا اسی مولود کی نسل سے ایک (امام زمانہؑ) اس خون کا انتقام لے گا، یہ سن کر سیدہ فاطمہؑ کا دل خوش ہوگیا اور آپؑ پرسکون ہوگئیں۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسین بن ابی منذر سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرؑ المومنین نے فرمایا ہماری ملاقات رسولؐ اللہ سے ہوئی اور ہمیں ام ایمن نے دودھ، پنیر اور کھجوریں بطور ہدیہ دیں تو ہم آپؐ کے سامنے اس میں سے کچھ لائے آپؐ نے اسے کھایا اور چند رکعات نماز پڑھی جب آخری سجدے میں گئے تو بہت روئے ہم میں سے کسی نے بھی آپؐ کی بزرگی اور بڑائی کے سبب کچھ نہ پوچھا تو حسینؑ کھڑے ہوئے اور آپؐ کی گود میں جا کر بیٹھ گئے اور فرمایا بابا جان! آپؐ ہمارے گھر آئے تو جتنا خوش ہم آپؐ کے آنے سے ہوئے اتنے خوش ہم کسی چیز سے کبھی نہیں ہوئے پر آپؐ اتنا روئے کہ ہمیں فکر لاحق ہوگئی

آپؑ کو کس چیز نے اتنا رلایا تو آپؑ نے فرمایا بیٹا! میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور بتایا کہ تم قتل کئے جاؤ گے اور تمہاری (شہداء کی) قبریں مختلف جگہوں پر ہونگی، حسینؑ نے فرمایا بابا جان جو ہماری قبروں کی زیارت کے لیے آئے گا اسے کیا ثواب ملے گا کیونکہ وہ دور دراز سے آئیں گے آپؑ نے فرمایا بیٹا! میری امت کی کچھ جماعتیں ہونگی جو تمہاری زیارت کریں گی اس سے وہ برکت تلاش کریں گے اور مجھ پر یہ حق ہے کہ میں قیامت کے روز ان کے پاس جا کر انہیں قیامت کی ہولناکیوں اور گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں اور اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید محمد بن قاسم ماجیلویہ سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن علی قریشی سے وہ عبید ابن یحییٰ توری سے وہ محمد بن حسین بن علی بن حسین سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ سے ایک دن ہماری ملاقات ہوئی تو ہم نے انہیں کچھ کھانا پیش کیا جو ہمیں ام ایمن ہدیہ دے گئیں تھیں ایک پیالہ کھجور اور ایک برتن دودھ اور پنیر تو ہم نے وہ سب آپؐ کو پیش کر دیا آپؐ نے اس میں سے کھایا جب آپؐ فارغ ہو گئے تو میں اٹھا اور آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا جب آپؐ نے ہاتھ دھو لئے تو چہرے اور ریش مبارک کو ہاتھوں کی تری سے صاف کرنے لگے پھر گھر کے کونے میں ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور سجدے میں گر پڑے اور بے تحاشا رونے لگے اور دیر تک روتے رہے پھر سر اٹھایا تو ہم اہل بیتؑ میں سے کسی نے کچھ نہیں پوچھا تو حسینؑ اٹھے اور آپؐ کی گود میں آ گئے آپؐ کے سر کو سینے تک پکڑ لیا اور اپنی تھوڑی آپؐ کے سر پر رکھ دی پھر فرمایا بابا جان آپؐ روتے کیوں ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا میں نے آج تمہیں دیکھا تو بہت خوش ہو گیا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تو جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت تمہیں ظلم و ستم سے قتل

کرے گی اور تمہاری (شہداء کی) قبریں متفرق مقامات پر ہونگی میں نے اس پر اللہ کی حمد کی اور اس سے اس کی رحمت طلب کی۔ حسینؑ نے آپؐ سے فرمایا اے بابا جان! ہماری قبروں کی زیارت کون کرے گا اور ان کا خیال کون رکھے گا جبکہ وہ متفرق ہوں گی آپؐ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تیرے محب ہونگے اور میں بھی قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے وقت ان کے کندھے پکڑ کر ان کو قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے نجات دلاؤں گا۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

جبرائیل کا رسولؐ اللہ کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور قتل گاہ کی مٹی دکھانا

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا کہ حسین بن سعید نے نضر بن سوید سے بیان کیا کہ یحییٰ بن حلبی نے ہارون بن خارجہ سے وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیلؑ آپؑ کے پاس آئے اور حسینؑ آپؑ کے پاس کھیل رہے تھے تو جبرائیلؑ نے آپؑ کو بتایا کہ حسینؑ کو آپؑ کی امت آپؐ کے بعد بے دردی سے قتل کر دے گی یہ سن کر آپؐ رونے لگے پھر جبرائیل نے کہا کیا میں آپؐ کو وہ مٹی نہ دکھاؤں جس میں حسینؑ کو قتل کیا جائے گا پھر آپؐ نے دیکھا کہ حسینؑ کے قیام کی جگہ سے لے کر مقتل حسینؑ تک ساری زمین دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے تو جبرائیل نے اس میں سے کچھ مٹی لے لی اور آنکھ جھپکنے سے کم وقت میں وہ مٹی دوبارہ بچھا دی گئی پھر جبرائیل وہاں سے نکلے اور یہ فرما رہے تھے کہ اے مٹی تو کتنی بابرکت بنے گی جب تیرے آس پاس بابرکت نفوس قتل ہوں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی طرح سلیمانؑ کے وزیر نے کیا کہ وہ اسم اعظم زبان پر لائے تو سلیمانؑ کے تخت سے لے کر بلقیس کے تخت کے درمیان جو بھی نرم سخت زمین تھی وہ ساری کی ساری دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے تو بلقیس کا عرش گھسٹتا ہوا چلا آیا تب سلیمانؑ نے کہا میرا خیال ہے کہ اس کا تخت میرے تخت کے نیچے سے نکلا ہے پھر پلک جھپکنے کی دیر میں وہ جگہ برابر ہوگئی۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے محمد بن عبدالحمید عطار سے انہوں نے ابوجمیلہ سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے ابواسامہ زید

شحام سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جبرائیلؑ نے آپؐ کو ام سلمہ کے گھر میں حسینؑ کی شہادت کی خبر پہنچائی تو ان کے پاس حسینؑ گئے جبکہ جبرائیلؑ آپؐ کے پاس موجود تھے جبرائیلؑ نے کہا کہ حسینؑ کو آپؐ کی امت ظلم و جور سے قتل کر دے گی تو آپؐ نے فرمایا مجھے وہ مٹی دکھاؤ جس میں ان کا خون بہایا جائے گا جبرائیلؑ نے اس مٹی میں سے ایک مٹھی لی اچانک دیکھا کہ وہ مٹی سرخ رنگ کی تھی۔

حدیث ③

مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا کہ علی بن اسماعیل بن عیسی اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور ابراہیم بن ہاشم نے عثمان بن عیسی سے روایت کیا کہ سماعیہ ابن مہران نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد بیان کئے کہ پھر وہ مٹی ام سلمہ کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہی۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا کہ محمد بن ولید خزاز نے حماد بن عثمان سے روایت کیا کہ عبدالمالک بن اعین نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا کہ رسولؐ اللہ ام سلمہ کے گھر میں تھے اور آپؐ کے پاس جبرائیلؑ آئے تو امام حسینؑ بھی تشریف لے آئے جبرائیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کی امت آپؐ کے اس نواسے کو قتل کر دے گی کیا میں آپؐ کو اس زمین کی مٹی نہ دیکھاؤں جس میں یہ قتل کئے جائیں گے؟۔ آپؐ نے فرمایا ضرور دکھاؤ تو جبرائیلؑ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف جھکایا اور اس سے ایک مٹھی بھر لی اور وہ مٹی آپؐ کو دکھائی۔

حدیث ⑤

مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین سے روایت کیا وہ محمد بن

سنان سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے کہا کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کے پاس تھے کہ اچانک جبرائیلؑ آ گئے اور کہنے لگے اے محمدؐ کیا آپؐ حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں حسینؑ سے محبت کیوں نہ کروں کہ یہ میرا جگر پارہ ہے۔ جبرائیلؑ کہنے لگے کہ آپؐ کی امت عنقریب انہیں بے دردی سے قتل کر دے گی تو آپؐ انتہائی غمگین ہو گئے جبرائیلؑ کہنے لگے کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں آپؐ کو اس جگہ کی مٹی دکھاؤں جس جگہ حسینؑ شہید ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تو آپؐ کے سامنے آپؐ کے مقام سے لیکر کربلا تک تمام زمین دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں اس طرح مل گئے اور امامؑ نے اپنی دونوں شہادت والی انگلیوں کو ملا لیا پھر جبرائیلؑ نے ایک مٹھی مٹی آپؐ کو پکڑا دی اور پھر آنکھ جھپکنے سے کم وقت میں زمین واپس اپنی حالت میں آ گئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا اے مٹی تو کتنی بابرکت ہو گی جب تجھ پر بابرکت اور پاک نفوس قتل کئے جائیں گے۔

حدیث ⑥

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی الوشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابوخدیجہ سالم بن مکرم الجمال سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا جب امام حسینؑ نے ظہور کیا تو جبرائیلؑ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ کی امت آپؐ کے بعد حسینؑ کو قتل کر ڈالے گی اس کے بعد جبرائیلؑ نے کہا کیا میں آپؐ کو وہ مٹی نہ دکھاؤں پھر اس نے اپنا پر مارا اور کربلا کی مٹی نکالی اور آپؐ کو دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہ مٹی ہے جس پر حسین علیہ السلام قتل کئے جائیں گے۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد نے حسین بن علی زعفرانی سے بیان کیا اس نے کہا کہ مجھے محمد بن عمرو اسلمی نے بیان کیا اس نے کہا کہ مجھے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ وہ فرشتہ جو محمدؐ کے پاس حسینؑ کے قتل کی خبر لے کر آیا وہ جبرائیل الروح الامین تھے جو کہ اپنے پر پھیلائے ہوئے روتے ہوئے چیخ و پکار کرتے ہوئے حسینؑ کے قتل گاہ کی مٹی اٹھائے ہوئے تھے اس میں کستوری کی طرح مہک آ رہی تھی اس پر آپؐ نے فرمایا وہ امت کیسے فلاح پا سکتی ہے جو میرے بیٹے کو قتل کرے گی اس پر جبرائیلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان میں اختلاف پیدا فرما دے گا جس سے ان کے دل ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں گے۔

حدیث ⑧

مجھے ناقد ابو الحسین احمد بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے جعفر بن سلیمان نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی انہوں نے کہا آسمان پر کوئی ایک فرشتہ بھی ایسا باقی نہ رہا جو رسولؐ اللہ کے پاس آپؐ کے پیارے نواسے حسینؑ کے پرُسے کے لیے نہیں آیا اور اسنے حسینؑ کی فضیلت کے متعلق آپؐ کو خبر نہ دی ہو کہ اللہ نے حسینؑ کو کتنا بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور تمام فرشتے آپؐ کے پاس وہ مٹی جس پر حسینؑ بھوکے پیاسے ذبح کئے جائیں گے بھی لائے اس پر آپؐ نے فرمایا اے اللہ جو حسینؑ کو رسوا کرے تو اسے رسوا کر جو اسے قتل کرے تو اسے قتل کر اور جو اسے ذبح کرے تو اسے ذبح کر اور اس کو اس کا مطلوبہ فائدہ نہ دے۔

عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ کی قسم یزید ملعون کو جلد سزا مل گئی اور حسینؑ کے قتل کے بعد وہ مطلوبہ فائدے

سے بہرہ مند نہ ہوسکا اور پکڑا گیا کہ رات کو حالت نشہ میں سویا اور صبح کو مر گیا اور اس کی لاش بگڑ گئی گویا کہ اس کو تارکول کے ساتھ لیپ کیا گیا ان کی پکڑ نہایت عبرتناک ہوئی اور جنہوں نے امام حسینؑ کے قتل میں حصہ لیا یا ان کے ساتھ جنگ کی تو بعض ان میں مخبوط الحواس ہو گئے اور کچھ کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور بعض برص کے شکار ہو گئے اور یہ بیماریاں ان کی نسل میں وراثتاً منتقل ہوتی رہیں۔ اللہ قاتلین حسینؑ پر لعنت کرے۔

حدیث ۹

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن نصر سے انہوں نے عبدالکریم بن عمرو سے انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے ایک صبح کی اور بی بی فاطمہؑ نے آپؐ کو غمزدہ اور روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا اے اللہ کے رسولؐ کس بات نے آپؐ کو اتنا افسردہ کر دیا آپؐ نے فاطمہ علیہ السلام کو خبر دینے سے منع کر دیا اس پر سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا جب تک آپؐ مجھے نہیں بتائیں گے میں اس وقت تک نہ تو کچھ کھاؤں گی اور نہ پیئوں گی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیلؑ وہ مٹی لے کر آئے جس پر حسینؑ کو قتل کیا جائے گا جس کا نور تیرے بطن میں پرورش پائے گا اور یہ ہے وہ مٹی۔

مجھے عبیداللہ بن فضل بن محمد بن ھلال نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن عمرہ اسلمی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ نے محمد بن عبداللہ بن عمر سے بیان کیا اس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے اس حدیث کو ابوعبداللہ زعفرانی کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

مجھے عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے جعفر بن سلیمان نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سلمان سے ابوالحسین الناقد کی حدیث کی طرح اس کو ذکر کیا۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

قتل حسینؑ اور آپؑ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں

حدیث ① ﴾ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے موسیٰ بن سعدان الحناط سے بیان کیا عبداللہ بن قاسم حضرمی سے انہوں نے صالح بن سہل سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان ﴿وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ﴾ ''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں ضرور دو مرتبہ فساد کرو گے'' (الاسراء ۴)۔ کے متعلق پوچھا آپؑ نے فرمایا پہلی بار جب امیرؑ المومنین قتل کئے گئے اور دوسری بار جب حسنؑ بن علیؑ پر طعن کیا گیا ﴿وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا﴾ ''اور تم بڑی سرکشی کا ارتکاب کرو گے'' فرمایا یعنی حسینؑ بن علیؑ کو شہید کر دو گے ﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا﴾ ''پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا'' (الاسراء ۵)۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا یعنی جب حسینؑ کی مدد کا وقت آیا تو کسی نے بھی وعدہ نہ نبھایا اور سب گھروں میں گھس گئے ﴿بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِ ۚ﴾ ''ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلّط کر دیئے جو سخت جنگ جُو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے'' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ایک قوم کو مبعوث کرے گا جو روئے زمین پر کسی دشمنِ اہلبیتؑ کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اسے آگ میں ڈال دے گی اور یہ وعدہ الٰہی یقیناً انجام پائے گا۔ ﴿وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا﴾ ''اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھا''۔

حدیث ② ﴾ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيَوْمَ

یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ ''بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں (بھی) مدد کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے'' (سورہ الغافر ۵۱)۔آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ انہی افراد میں ہیں جن کی مدد نہیں کی گئی پھر آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم حسینؑ قتل کئے گئے اور ان کے خون کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

حدیث ③

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید اور ابراہیم بن ہاشم سے وہ محمد بن عمیر سے وہ بعض اصحاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں ﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْۢ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾ ''اور جب زندہ دفن کی ہوئی سے پوچھا جائے گا۔کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھی'' (تکویر ۸۔۹)۔امامؑ نے فرمایا یہ آیت حسینؑ بن علیؑ کے متعلق نازل ہوئی۔(مراد یہ ہے کہ اس آیت کے حقیقی مصداق حسینؑ ہی ہیں)۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حکم الحناط سے وہ ضریس سے وہ ابوخالد کاہلی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو اللہ کے اس فرمان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ﴿اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ﴾ ''ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی گئی جن پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے'' (حج ۳۹)۔فرمایا اس سے مراد علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

حدیث ۵

مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ محمد بن سنان سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا﴾ اور جو شخص مظلوم مارا جائے گا۔ تو یقیناً ہم نے اس کے وارث کیلئے غلبہ قرار دیا ہے۔ پس وہ زیادتی نہیں ہے قتل میں۔ بے شک وہ مدد دیا گیا ہے'' (الاسراء ۳۳)۔

آپؑ نے فرمایا جب قائمؑ خروج کریں گے تو پھر حسینؑ کا بدلہ لیں گے اور حسینؑ کے خون کے بدلے جنگ کریں گے اگر وہ تمام روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو بھی قتل کر دیں تو انہیں حد سے بڑھنے والا نہیں کہا جائے گا اور یہ اللہ کے اس قول کی تفسیر ہے ﴿فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ﴾ 'پس وہ زیادتی نہیں ہے قتل میں''۔ اس کے بعد امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ کی قسم قائمؑ حسینؑ کے قاتلوں کی اولادوں کو قتل کریں گے ان کے آباء کے قبیح افعال کی وجہ سے۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ سماعہ بن مہران سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں ﴿فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ ''سوائے ظالموں کے کسی پر زیادتی روا نہیں'' (بقرہ ۱۹۳)۔ آپؑ نے فرمایا اس آیت سے مراد قاتلین حسینؑ کی اولاد ہے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم اور محمد بن حسین وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ سماعہ بن مہران سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن جعفر کوفی رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم حضرمی سے وہ صالح بن سہل سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق روایت کرتے ہیں ﴿وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ﴾ ''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں ضرور دو مرتبہ فساد کرو گے'' (الاسراء ۴)۔

آپؑ نے فرمایا کہ یہاں پہلا فساد علیؑ کا قتل اور دوسرا فساد حسنؑ پر طعن کرنا ہے ﴿وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا﴾ ''تم ضرور بڑی سرکشی کرو گے''۔ اس سے قتل حسینؑ مراد ہے۔

باب نمبر ﴿۱۹﴾

قتل حسینؑ سے انبیاء کا باخبر ہونا

حدیث ① مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے سعد بن عبداللہ بن

ابی خلف نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور یعقوب بن یزید سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے ذکر کیا جس کو امام ابوعبداللہؑ نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا بے شک اسماعیلؑ جن کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس طرح کیا ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ اس آیت کے متعلق آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد اسماعیل بن ابراہیم نہیں بلکہ وہ اور نبی تھے جن کو اللہ نے ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو قوم نے ان کو پکڑ کر ان کے سر اور چہرے کی کھال اتار دی ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اس نے عرض کیا کہ مجھے اللہ عزوجل نے آپؑ کی خدمت میں بھیجا ہے لہٰذا جو آپؑ چاہتے ہیں مجھے حکم دیں وقت کے نبی نے کہا میں حسینؑ کی مثال ہی بننا پسند کروں گا۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن

عیسیٰ اور ابن ابی الخطاب ابن یزید سب سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن سنان وہ عمار بن مروان سے وہ سماعہ بن مہران سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کے ایک رسول اور نبی تھے تو ان کی قوم ان پر غالب آ گئی اور انہوں نے ان کے چہرے کا چمڑا اتار دیا اور سر کی کھال کھینچ لی تو رب العالمین نے ان کی خدمت میں ایک فرشتہ بھیجا اس نے آ کر عرض کی کہ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا میں نے بخوبی دیکھ لیا ہے اور

فرشتے نے کہا مجھے آپ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا جو آپ کی مرضی مجھے حکم دیں تو نبی نے فرمایا میں امام حسینؑ کا نمونہ بننا پسند کروں گا۔

حدیث ۳

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور احمد حسن بن علی سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ مروان بن مسلم سے وہ برید بن معاویہ عجلی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے مجھے اسماعیلؑ کے متعلق خبر دیجئے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمایا ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ میں نے پوچھا کیا وہ اسماعیل بن ابراہیم ہیں لوگ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اسماعیلؑ تو ابراہیمؑ سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور ابراہیمؑ اللہ کی حجت اور صاحب شریعت نبی تھے پھر کس کے لئے اسماعیل کو مبعوث کیا جاتا؟۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ اسماعیلؑ کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا یہ اسماعیل بن حزقیل نبی ہیں اللہ نے ان کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو قوم نے انہیں جھٹلایا اور شہید کر دیا اور ان کے چہرے کی کھال اتار دی اس پر اللہ ان پر سخت ناراض ہوا اور ان کی طرف عذاب کے فرشتے سطاطائیل کو بھیجا تو اس نے آ کر کہا اے اسماعیل میں سطاطائیل عذاب کا فرشتہ ہوں رب العزت نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کی قوم کو مختلف اقسام کے عذاب سے دوچار کر دوں اگر آپ چاہیں۔ اسماعیلؑ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی اور پوچھا اے اسماعیلؑ تمہاری ضرورت کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! بے شک تو نے اپنے لیے ہی ربوبیت کا وعدہ لیا اور محمدؐ کے لیے نبوت کا اور علیؑ اور ان کے

اوصیاء کے لیے ولایت کا وعدہ لیا اور تو نے سب سے بہتر مخلوق یعنی محمدؐ کو خبر دی کہ آپؐ کی امت حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ جو سلوک کرے گی اس کی بھی خبر دی اور تو نے حسینؑ سے وعدہ کیا کہ تم دنیا کی طرف لوٹو گے اور جنہوں نے آپؑ کے ساتھ ظلم وستم کیا ان سے انتقام لو گے اس لیے میری بھی تیرے سامنے یہ ہی ضرورت ہے۔اے پروردگار! مجھے بھی دنیا کی طرف واپس بھیجنا تا کہ میں اپنے ساتھ ظلم کرنے والوں سے انتقام لوں جس طرح تو حسینؑ کو بھیجے گا تو اللہ نے اسماعیل بن حزقیل سے یہ وعدہ کر لیا کہ انہیں بھی حسینؑ کے ساتھ واپس دنیا میں بھیجے گا۔

حدیث ④

مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے ذکر کیا کہ وہ اسماعیل جس کے بارے میں اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپؐ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ اسماعیلؑ کو ان کی قوم نے انتہائی ظلم وستم کا نشانہ بنایا اور ان کے چہرے اور سر کی کھال اتار لی گئی تو ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی مرضی ہو وہ مجھے حکم کریں اسماعیلؑ نے کہا میں حسینؑ بن علیؑ کی طرح بننا پسند کروں گا۔

باب نمبر ﴿۲۰﴾

قتل حسینؑ سے ملائکہ کا باخبر ہونا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے میرے

ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے موسیٰ بن سعدان الحناط نے عبداللہ بن قاسم حضرمی سے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن شعیب میثمی سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حسینؑ بن علیؑ کا ظہور ہوا تو اللہ عزوجل نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ وہ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف سے رسولؐ اللہ کو مبارکباد کا پیغام دینے جائے دوران سفر جبرائیلؑ سمندر کے ایک ایسے جزیرے میں اترے جس میں ایک فرشتہ رہتا تھا جس کا نام فطرس تھا وہ عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے تھا اللہ نے اسے کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا تو اس نے اس میں تاخیر کر دی جس پر سزا کے طور پر اس کے پروں کو توڑ دیا گیا اور اس کو اسی جزیرے میں ڈال دیا گیا چھ سو سال تک وہ اس میں اللہ عزوجل کی عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ حسینؑ کا ظہور پر نور ہو گیا تو اس فرشتے نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے تو جبرائیلؑ نے اسے بتایا کہ اللہ عزوجل نے محمد رسولؐ اللہ پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے اور مجھے بھیجا گیا ہے کہ میں اللہ اور اپنی جانب سے آپؐ کو مبارکباد کا پیغام پہنچاؤں تو اس فرشتے نے کہا اے جبرائیلؑ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو ہو سکتا ہے کہ محمدؐ اللہ عزوجل سے میرے حق میں دعا فرمائیں تو جبرائیلؑ نے فطرس کو اپنے پروں پر اٹھا لیا جب جبرائیلؑ نبی کے پاس پہنچے اور اللہ عزوجل اور اپنی طرف سے آپؐ کو حسینؑ کے ظہور کی مبارکباد دی تو آپؐ کو فطرس کے حالات سے بھی باخبر کیا آپؐ نے فرمایا کہ اے جبرائیلؑ اسکو میرے پاس لاؤ تو جبرائیلؑ نے اس کو آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ فطرس نے آپؐ کو اپنی حالت سے آگاہ کیا آپؐ نے اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بچے کو مس کرو اور واپس اپنی جگہ چلے جاؤ فطرس نے جیسے ہی امام حسینؑ کو مس کیا تو فوراً ٹھیک ہو گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ بے شک آپؐ کی

امت اس کو قتل کر دے گی اور اس مولود کے حق کی ادائیگی کی خاطر مجھ پر واجب ہے کہ جو بھی اس کی زیارت کرنے آئے گا میں اس کو ان تک پہنچا دوں گا اور جو مسلمان بھی ان کو سلام کرے میں اسکا سلام ان تک پہنچا دونگا اور جو بھی ان پر درود پڑھے گا میں اس کا درود ان تک پہنچا دونگا اور پھر وہ فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہوا آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔

باب نمبر (۲۱)

قاتل حسینؑ پر اللہ اور انبیاء کی لعنتیں

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید الیقطینی سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید القماط سے وہ ابو یعفور سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ فاطمہؑ کے گھر میں تھے اور حسینؑ آپؐ کی گود میں تھے اچانک آپؐ رونے لگے اور سجدے میں چلے گئے پھر فرمایا اے فاطمہؑ بے شک جبرائیلؑ تیرے اس گھر میں اسی لمحے بہت اچھی صورت میں اور اچھی حالت میں سامنے آیا اور مجھے کہنے لگا اے محمدؐ کیا تم حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہو میں نے کہا بے شک میں حسینؑ سے بہت محبت کرتا ہوں یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرا پھول اور میرے جگر کا ٹکڑا اور میری آنکھ کا تارا ہے جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ اور اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا اور کہا اللہ کہتا ہے کہ اس بچے پر میری برکات وصلوات، رحمتیں اور خشنودی کی بنیاد رکھی گئی ہے اور میری لعنت یا ناراضگی، عذاب، عبرت اور سزا بھی اسی کی وجہ سے ہوگی جو اسے قتل کرے گا اور اس سے دشمنی کرے گا اور اس سے لڑائی کرے گا اور اس سے الجھے گا سنو وہ تو دنیا وآخرت میں اولین وآخرین میں سب شہداء کے سردار ہیں۔

حدیث ② مجھے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوہارون عیسیٰ نے ابی الاشہب جعفر بن حیان سے بیان کیا وہ خالد ربعی سے انہوں نے کہا کہ مجھے اس نے بیان کیا جس نے کعب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی وہ ابراہیمؑ ہیں اور انہوں نے خود بھی لعنت کی اور اپنی اولاد کو بھی اس بات کا حکم دیا اور ان سے اس پر عہد و پیمان بھی لیا ان کے بعد موسیٰ بن عمرانؑ نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور اپنی امت کو بھی اس بات کا حکم دیا پھر داؤدؑ نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور بنی اسرائیل کو بھی اس کی تلقین کی پھر

عیسیٰؑ نے بھی قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور وہ اکثر کہا کرتے تھے اے بنی اسرائیل قاتل حسینؑ پر لعنت بھیجو اگر ان (حسینؑ) کا زمانہ پالو تو ان سے الگ نہ ہونا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا انبیاء کے ساتھ شہید ہونے والے کی طرح ہے ان کے ساتھ آگے رہ کر جنگ کرو اور پیچھے ہٹنے والے نہ بنو گویا کہ میں ان کے مزار کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ہر نبی نے کربلا کی زیارت کی اور وہاں ٹھہرا اور کہا کربلا بڑی خیر و برکت والا ٹکڑا ہے تیرے اندر چمکتا ہوا روشن چاند دفن ہوگا۔

حدیث ③

مجھے حسین بن علی زعفرانی نے علاقہ ری میں بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن عمر نے ہشام بن سعد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے شیوخ نے خبر دی بے شک وہ فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور اس نے آپؐ کو قتل حسینؑ کی خبر دی وہ سمندروں کا فرشتہ تھا اور وہی فردوس کے فرشتوں سے ایک فرشتہ تھا وہ سمندر میں اترا اور اس نے اس پر اپنے پروں کو پھیلا دیا پھر بڑے زور سے چیخا اور کہا اے سمندر والوں غم کے لباس پہن لو کیونکہ رسولؐ اللہ کا نواسہ ذبح کیا گیا ہے پھر اس نے وہاں اپنے پروں میں مٹی اٹھائی اور آسمانوں کی طرف پرواز کر گیا اور آسمانوں کا کوئی فرشتہ نہ بچا جس نے مٹی کو نہ سونگھا ہو اور اس کا نشان اپنے پاس نہ رکھا ہو اور حسینؑ کے قاتلوں اور ان کے گروہ اور ان کے پیروکاروں پر لعنت نہ کی ہو۔

باب نمبر ﴿۲۲﴾

رسولؐ اللہ کا قتل حسینؑ کی خبر دینا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن ولید نے سعد بن عبداللہ سے

روایت کی وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ اور جعفر بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوعبداللہ حسین بن ابی نے حدیث بیان کی انہوں نے اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ ایک دن محمدؐ کی گود میں تھے اور آپؐ حسینؑ کو کھلا رہے تھے اور ہنسا رہے تھے تو عائشہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ بچہ آپؐ کو کتنا ہی زیادہ اچھا لگتا ہے تو آپؐ نے اس سے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو کیسے میں اسے پسند نہ کروں جبکہ یہ میرے دل کا پھل اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے خبردار میری امت عنقریب اس کو قتل کر دے گی پس جو شخص اس کی شہادت کے بعد اس کی زیارت کرنے آئے گا اللہ اس کے لیے میرے حجوں میں سے ایک حج لکھ دے گا۔ عائشہ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپؐ کے حجوں میں سے ایک حج؟ فرمایا میرے حجوں میں سے دو حج اور چار حج۔ راوی کہتا ہے پس وہ مسلسل پوچھتی رہی اور آپؐ اور زیادہ اور دوگنا بتاتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کے حجوں میں سے نوے ۹۰ حج تک پہنچا دیا ان کے عمروں سمیت۔

حدیث ② مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے روایت کیا وہ علی

بن حجر بن سالم سے وہ عبدالمالک سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ایک دن حسینؑ کو آپؑ کی والدہ گرامیؑ نے گود میں اٹھایا ہوا تھا رسولؐ اللہ نے حسینؑ کو اپنی آغوش میں لے کر فرمایا تیرے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور تمہارا سامان لوٹنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور تیرے خلاف مدد دینے والوں کو اللہ تباہ و برباد کر دے اور جو شخص تیرے خلاف مدد کرے تو اللہ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے۔ بی بی فاطمہؑ نے فرمایا اے بابا جان! آپؐ کیا فرما رہے

ہیں۔آپؑ نے فرمایا اے میری بیٹی! میں وہ چیز ذکر کر رہا ہوں جو میرے اور تیرے بعد اس کو ایذاء، ظلم، ستم اور سرکشی پہنچے گی اور یہ (حسینؑ) اس دن ان لوگوں کی جماعت میں ہوگا گویا کہ وہ آسمان کے ستارے ہیں جو قتل ہونے کی طرف تیزی سے بڑھیں گے گویا کہ میں ان کے لشکر اور محل دفن کو دیکھ رہا ہوں۔فاطمہؑ نے پوچھا اے بابا جان وہ جگہ کہاں ہے جو آپؐ بیان کر رہے ہیں؟۔آپؐ نے فرمایا اس جگہ کو کربلا کہتے ہیں یہ تکالیف اور آزمائش والی سرزمین ہے جو ہم پر اور اس امت پر پیش آئے گی ان پر میری امت کے بدترین افراد خروج کریں گے اگر ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی تمام آسمانوں اور زمینوں والے سفارشی بن جائیں تب بھی ان کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا وہ (حسینؑ) قتل کر دیئے جائیں گے؟۔آپؐ نے فرمایا ہاں بیٹی اس سے پہلے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس کو قتل کیا گیا ہو اور آسمانوں اور زمینوں والے اور فرشتے، وحشی جانور، سمندروں کی مچھلیاں اور پہاڑ اس کو روئے ہوں مگر حسینؑ پر وہ سب روئیں گے اگر ان کو اجازت مل جائے تو زمین پر کوئی ذی روح نہ بچے مگر وہ صرف روتی ہی رہے اور اللہ ایک ایسی قوم کو خلق کرے گا جو ہم سے محبت رکھنے والی ہوگی جو زمین میں اللہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والی اور ہمارے حق کی نگرانی کرنے والی ہوگی اور ان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہوگا جو خدا سے لو لگائے اور زمین کی پشت پر کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو حسینؑ کی طرف توجہ کرے صرف اسی قوم کے لوگ ہوں گے یہ لوگ ظلم کے اندھیروں میں روشنی کے چراغ ہوں گے۔حوض کوثر پر جب یہ میرے پاس آئیں گے تو ان کے چہروں کو دیکھ کر میں انہیں پہچان لوں گا اور ہر دین والے لوگ اپنے اماموں کی معیت میں ہونگے اور یہ ہماری معیت میں ہونگے۔اور یہ ہمارے ہی طلب گار ہوں گے ہمارے غیر کے طلب گار نہ ہوں گے اور یہ زمین کے ستون ہونگے اور ان کی وجہ سے بارش نازل ہوگی۔۔۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار نے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ ابن عبید سے وہ ابوعبد ذکریا المومن سے وہ ایوب بن عبدالرحمن اور زید بن حسن ابوالحسن اور عباد ان سب سے وہ سعد اسکاف سے انہوں نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری طرح ہی اُس کی موت ہو اور جنت عدن میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ ضرور اس درخت کو تھام لے جس کو میرے رب نے اپنے دست مبارک سے گاڑھا اور چاہیئے کہ وہ علیؑ سے مودت رکھے اور ان کے بعد اوصیاء سے بھی اور یہ بھی کہ وہ ان کی فضیلت کو بھی تسلیم کرے کیونکہ وہ ہدایت یافتہ اور پسندیدہ ہیں اللہ عزوجل نے ان کو میرا فہم اور علم عطا کیا ہے اور وہ میرے گوشت اور خون سے میری اولاد ہیں میں اللہ عزوجل کی طرف شکایت کرتا ہوں اپنی امت میں سے ان کے دشمنوں کی جو ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور میرے تعلق کو ان سے ختم کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! وہ ضرور میرے بیٹے کو قتل کر ڈالیں گے اللہ ان کو میری شفاعت سے کبھی بہرہ مند نہیں کرے گا۔

حدیث ۴ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علی بن شجرہ سے وہ سلام جعفی سے وہ عبداللہ بن محمد صنعانی سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس وقت حسینؑ رسولؐ اللہ کے پاس آتے تو آپؐ انہیں اپنی طرف کھینچ لیتے پھر امیرؑ المومنین سے فرماتے۔ اس کی حفاظت کرنا پھر آپؐ ان پر جھکتے اور بوسہ دیتے اور رونے لگ جاتے تو حسینؑ پوچھتے اے بابا جان! آپؐ روتے کیوں ہیں تو نبی اکرم فرماتے اے میرے پیارے بیٹے! میں نے تمہارے تلوار کی ضرب لگنے کی جگہ سے بوسہ لیا تو مجھے

رونا آ گیا حسینؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا مجھے قتل کر دیا جائے گا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں میرے بیٹے اللہ کی قسم! تمہارے باپ، بھائی اور تمہیں تم سب کو قتل کر دیا جائے گا تو حسینؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا ہماری قبریں متفرق ہونگی؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اے میرے پیارے بیٹے۔حسینؑ نے پوچھا آپؑ کی امت میں سے ہماری زیارت کون کرے گا؟۔آپؑ نے فرمایا میری اور تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت میری امت کے صدیقین ہی کریں گے۔

حدیث ۵

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے ابوسعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو عمرو بن مختار نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں اسحٰق بن بشر نے قوام مولیٰ قریش سے بیان کیا انہوں نے کہا میں میں نے اپنے آقا عمر بن ھبیرہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریمؐ کو دیکھا اس حال میں کہ حسنؑ اور حسینؑ آپؐ کی گود میں تھے کبھی آپؐ حسنؑ کا بوسہ لیتے اور کبھی حسینؑ کا اور فرماتے حسینؑ! ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو تجھے قتل کرے گا۔

حدیث ۶

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید القماط سے وہ ابویعفور سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ سیدہ فاطمہؑ کے گھر میں تھے اور حسینؑ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے کہ اچانک آپؐ روتے ہوئے سجدے میں جا گرے پھر فرمایا اے فاطمہؑ اے محمدؐ کی لخت جگر جبرائیلؑ تمہارے اس گھر میں ابھی میرے سامنے بڑی ہی خوبصورت شکل میں آیا اور اس نے مجھے کہا اے محمدؐ تیرا رب کہتا ہے کیا تم حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہو میں نے کہا جی ہاں اے میرے رب وہ تو میری آنکھ کی ٹھنڈک، میرا پھول، میرے دل کا ٹکڑا اور میری آنکھ کا تارا ہے تو اس نے کہا اے محمدؐ اور اس

نے اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا ہوا تھا اللہ فرماتا ہے کہ اس بچے پر میری برکات وصلوات، رحمتیں اور خوشنودی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور میری لعنت، ناراضگی، سزا، عذاب، ذلت اور عبرت بھی اس پر ہوگی جو اسے قتل کرے گا اور دشمنی کرے گا، الجھے گا اور لڑائی کرے گا سنو حسینؑ دنیا و آخرت میں گزشتہ اور آئندہ آنے والوں میں سب شہیدوں کا سردار ہے اور تمام مخلوق میں سے اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے اور ان کے والد ان سے افضل ہیں ان کو میرا اسلام پہنچا دیں کیونکہ وہ میری ہدایت کے علم (پرچم) میرے ولیوں کے مینار، میری مخلوق پر میرے گواہ و محافظ، میرے علم کے خزانچی، جنوں، انسانوں، آسمان والوں اور زمین والوں پر میری حجت و برہان ہیں۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوخطاب سے وہ محمد بن حماد کوفی سے وہ ابراہیم بن موسیٰ الانصاری سے انہوں نے کہا مجھے معصب نے جابر سے بیان کیا وہ امام محمد بن علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ وہ میری طرح زندگی گزارے اور میری طرح اُس کی موت ہو اور میری جنت، جنت عدن میں رہے جس کے درختِ وجود کو میرے رب نے اپنے ہاتھ سے گاڑا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ علیؑ کو اپنا دوست بنائے اور اس کے بعد اس کے اوصیاء کو جو اس کی اولاد میں سے ہیں اور ان کی فضیلت کا اقرار بھی کرے اور ان کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کرے اللہ عزوجل نے ان کو میرا فہم اور علم عطا کیا ہے وہ میرے گوشت اور خون سے میری عترت ہیں میں اپنے رب کی طرف اپنی امت میں سے ان کے دشمنوں کی شکایت کرتا ہوں جو کہ ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور ان کی نسبت میرے تعلق کو قطع کرتے ہیں اللہ کی قسم! وہ ضرور میرے بیٹے کو قتل کریں گے اور ان کو میری شفاعت کبھی حاصل نہیں ہوگی۔

باب نمبر (۲۳)

شہادتِ حسینؑ سے متعلق امیرؑ المومنین اور امام حسینؑ کے بیانات

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے مجھے اپنے ماموں محمد

بن حسین بن ابو خطاب سے انہوں نے علی بن نعمان سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن سیابہ سے وہ ابو داؤد سبیعی سے وہ ابو عبداللہ جدلی سے انہوں نے کہا کہ میں امیرؑ المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام حسینؑ ان کے پہلو میں تشریف فرما تھے تو جناب امیرؑ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس کو قتل کیا جائے گا اور کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا راوی کہتا ہے میں نے کہا یا امیرؑ المومنین اس وقت تو زندگی گزارنا بہت برا ہے تو آپؑ نے فرمایا یہ تو ہو کر ہی رہے گا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحییٰ العطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اسی طرح سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب

سے بیان کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد وہ یزید بن اسحاق وہ ہانی سے وہ علی بن حماد سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جناب امیرؑ نے حسینؑ سے فرمایا تم زمانہ قدیم سے ایک مثال کے طور پر چلے آ رہے ہو تو انہوں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میری کیا شان ہے۔ علیؑ نے فرمایا جس چیز سے لوگ غافل ہیں میں اسے جانتا ہوں اور بہت جلد ایک جہاں اس سے فائدہ حاصل کرے گا اے میرے پیارے بیٹے اس بات کے وارد ہونے سے پہلے اس کو سنو اور دیکھو اللہ کی قسم! بنو امیہ تمہارا خون بہائیں گے لیکن تمہیں تمہارے دین سے نہ ہٹا سکیں گے اور نہ تمہیں تمہارے رب سے غافل کر سکیں گے تو حسینؑ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اللہ عزوجل کے نازل دین کا اقرار کرتا ہوں اور محمدؐ رسول

اللہ کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے والد گرامیؑ کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے اس نے محمد بن حسین سے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حدیث ③

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین سے بیان کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ یزید اسحق سے وہ ہانی بن ہانی سے وہ جناب امیر علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کو قتل کیا جائے گا اور میں اس مٹی کو جانتا ہوں جہاں وہ قتل کیا جائے گا اسے نہرین کے قریب قتل کیا جائے گا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور علی بن حسین دونوں نے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے محمد بن ابوصھبان سے وہ عبدالرحمن بن ابونجران سے وہ عاصم بن حمید سے وہ فضیل الرسان سے وہ ابوسعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ سے سنا کہ آپؑ نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ الگ ہو کر کافی دیر تک گفتگو کی اور راوی کہتا ہے پھر حسینؑ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ مجھ سے کہتا ہے کہ حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر بن جاؤ۔ لیکن تم لوگ جان لو کہ اگر میں قتل کیا جاؤں اور اس جگہ سے حرم کا فاصلہ ''باع'' کے برابر ہو (باع اتنے فاصلے کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی بیچ کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب ہاتھوں کو پوری طرح کھول کر رکھا جائے) تو اس سے بہتر ہے کہ میں ایسی جگہ قتل کیا جاؤں جہاں سے حرم کا فاصلہ ایک بالشت کے برابر ہو، نیز اگر میرا خون طف

میں بہایا جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ میرا خون حرم میں بہایا جائے۔

حدیث ۵

گزشتہ دونوں راویوں کی روایت ہے وہ سعد سے وہ محمد بن حسین سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا عبداللہ بن زبیر نے حسینؑ سے کہا کاش آپؑ مکہ آجائیں اور حرم میں ٹھہریں تو حسینؑ نے فرمایا نہ ہم حرم کو خود پر حلال کرتے ہیں اور نہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہماری وجہ سے کوئی دوسرا اسے حلال سمجھے اور اعفر کے ٹیلے پر میرا قتل ہونا حرم میں قتل ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حدیث ۶

مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ اپنے والد سے وہ ابوالجارود سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امام حسینؑ نے یوم ترویہ سے ایک دن پہلے مکہ چھوڑ دیا تو عبداللہ ابن زبیر ان کے پیچھے گئے اور کہا اے ابوعبداللہؑ موسم حج آرہا ہے آپؑ اس علاقے کو چھوڑ کر عراق جارہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن زبیر! میرا دریائے فرات کے کنارے دفن ہونا کعبہ کے صحن میں دفن ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حدیث ۷

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسین بن ابی العلاء سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ نے شب عاشورا اپنے ساتھیوں سے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہاری شہادت کا وقت قریب آگیا ہے لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور صبر کا مظاہرہ کرو۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ علی بن نعمان سے وہ حسین بن ابوالعلاء سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ⑧ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علی بن رئاب سے وہ حلبی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ نے اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھائی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل تمہاری شہادت سے راضی ہے لہٰذا تم صبر کا مظاہرہ کرو۔

حدیث ⑨ مجھے حسن نے اپنے والد سے روایت کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ یعقوب بن شعیب سے وہ حسین بن العلاء سے انہوں نے ایک شخص سے مخاطب ہو کر کہا اس ذات کی قسم جس نے عرش کو اپنی طرف بلند کیا مجھ سے تمہارے باپ نے امام حسینؑ کے اصحاب کے متعلق بیان کیا کہ ان (یعنی امام حسینؑ) کا نہ کوئی ساتھی کم ہوگا اور نہ زیادہ ہوگا حتیٰ کہ یہ امت ان پر اس طرح ظلم کرے گی جس طرح بنی اسرائیل نے ہفتے کے دن ظلم کیا تھا اور حسینؑ بھی ہفتے کے دن ہی شہید ہوئے اور وہ عاشور کا دن تھا۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے اور میرے شیوخ کی ایک جماعت نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ نضر بن سوید سے وہ یحییٰ بن عمران حلبی سے وہ حسین بن ابوالعلاء سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ نے اپنے اصحاب کو مصیبت کے دن نماز پڑھائی اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تمہاری قربانی سے

راضی ہے، اے قوم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

حدیث ⑪

مجھے ابو الحسین محمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے عبدالرحمن اسلمی سے بیان کیا وہ عبداللہ بن حسین سے وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے سنا اور وہ اس دن ربذہ کی طرف نکال دیئے گئے تھے اور عثمان نے انہیں جلاوطن کیا تھا لوگوں نے انہیں کہا کہ ابوذر خوش ہو جاؤ یہ آزمائش تو اللہ کی راہ میں بہت کم ہے وہ کہنے لگے یہ آزمائش کتنی آسان ہے لیکن تمہارا کیا حال ہوگا جب حسینؑ بن علیؑ قتل کر دیئے جائیں گے یا فرمایا ذبح کر دیئے جائیں گے اللہ کی قسم اسلام میں حسینؑ کے قتل سے بڑا قتل کوئی اور نہیں ہوگا اور عنقریب اللہ خود اپنی تلوار اس امت پر کھینچے گا یہاں تک کہ وہ تلوار نیام میں نہیں جائے گی اور ان کی اولاد میں سے ایک ایسا امامؑ بھیجے گا جو لوگوں سے انتقام لے گا اگر تم جان لو کہ ان دریاؤں والوں پر کیا کچھ مصیبت آجائے گی اور پہاڑوں اور ٹیلوں اور آسمانوں پر رہنے والوں پر کیا کچھ آفت آجائے گی تو اللہ کی قسم تم بہت زیادہ رونے لگو یہاں تک کہ تمہاری جانیں نکل جائیں اور جس آسمان سے بھی حسینؑ کی روح گزرے گی تو اس کے لیے ستر ۷۰ ہزار فرشتے گھبرا جائیں گے اور وہ کھڑے ہو جائیں گے اور قیامت تک ان کے جوڑ جوڑ کانپتے رہیں گے اور جو بدلی بھی گزرے گی کانپے گی اور چمکے گی تو وہ بھی اس کے قاتل پر لعنت کرے گی اور کوئی ایسا دن نہیں ہوگا کہ ان کی روح رسولؐ اللہ پر پیش نہ کی جائے اور وہ آپس میں ملاقات کریں گے۔

حدیث ⑫

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے وہ جعفر بن محمد بن حکم سے وہ عبدالسمین سے وہ اس کو امیرؑ المومنین تک

مرفوع بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو مجھ سے جو بھی تم پوچھو گے چاہے وہ چیز گزر چکی ہو یا آنے والی ہو اللہ کی قسم میں تمہیں بتا دوں گا تو سعد بن ابی وقاص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا امیرؑ المومنین یہ بتائیں کہ میرے سر اور داڑھی میں کتنے بال ہیں۔ آپؑ نے اس سے فرمایا اللہ کی قسم تو نے مجھ سے وہ مسئلہ پوچھا ہے جو مجھے میرے حبیب رسولؐ اللہ نے بتایا تھا کہ تم مجھ سے یہ سوال ضرور کرو گے اور نہیں ہے تمہارے سر اور داڑھی میں کوئی بال مگر شیطان اس کی جڑ میں بیٹھا ہوا ہے اور تیرے گھر میں ایک بکری کا بچہ (عمر ابن سعد) ہے جو میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کرے گا۔ ان دنوں عمر بن سعد اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر چلتا تھا۔

نوٹ۔ السخلہ بکری کے بچے کو کہتے ہیں اس سے مراد ہے کہ اس کے گھر میں اس کا جو بیٹا پرورش پا رہا تھا وہ امام حسینؑ کا قاتل ہوگا اور مولاؑ نے اس کے ملعون بیٹے کو بکری کے بچے سے نسبت دی ہے۔

حدیث ۱۳ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن ابو خطاب سے روایت کیا وہ محمد بن یحییٰ خشعمی سے وہ طلحہ بن زید سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے وہ اپنے والد گرامی (امام محمدؑ باقر) سے وہ امام زین العابدینؑ سے وہ حسینؑ بن علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں حسینؑ کی جان ہے بنو امیہ کی حکومت اس وقت تک خوشگوار نہیں ہو سکتی جب تک وہ مجھے قتل نہ کر دیں اور وہی میرے قاتل ہیں اور اگر وہ مجھے قتل کریں گے تو کبھی بھی نہ (امام عادل کی اقتداء میں) لوگوں کو نماز پڑھنی نصیب ہوگی اور نہ ہی وہ مال ملے گا جو راہ خدا میں دیا جاتا ہے، اس امت میں سب سے پہلے میں اور میرے اہلبیتؑ قتل کئے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حسینؑ کی جان ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر ایک بھی ہاشمی کی آنکھ

کھلی ہوگی۔(علامہ مجلسی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ شاید اس کے معنی یہ ہوں کہ لوگوں کو امام حسینؑ کے بعد امام حقؑ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ملے گی اور اسی طرح زکواۃ لینے اور قائمؑ کے ظہور تک اللہ کے پسندیدہ حقوق بھی ادا نہیں ہوسکیں گے اور حدیث کے آخر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بنوہاشم کو آخری زمانے میں بہت زیادہ مصائب کا سامنا ہوگا)

مجھے میرے والد سعد سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کیا اس نے محمد بن یحییٰ خزاز سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے امام جعفر علیہ السلام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حدیث ۱۴

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا ان میں علی بن حسین اور محمد بن حسن بھی ہیں وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ ابراہیم بن ہاشم سے سب حسین بن علی بن فضال سے وہ ابو جمیلہ مفضل بن صالح سے وہ شہاب بن عبدربہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب حسینؑ بن علیؑ بطن گھاٹی پر چڑھے تو اپنے اصحاب سے فرمایا میں جانتا ہوں کہ میں قتل کردیا جاؤں گا انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ آپؑ کو کیسے علم ہوا؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگے وہ کیسا خواب ہے فرمایا میں نے دیکھا کہ کتے مجھے نوچ رہے ہیں ان میں سے جو کتا مجھ پر بہت سخت ہے وہ ابقع (دبے رنگ کا کتا) ہے۔

حدیث ۱۵

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے اور محمد بن حسین بن ابوخطاب سے وہ محمد بن عمرو بن سعید الزیات سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ نے مکہ سے محمد بن علیؑ کو درج ذیل خط بھیجا۔

بِسم اللہ الرَّحمن الرَّحیم؛ مِن الحسین بن علیٍّ إلی محمَّد بن علیٍّ ومَن قِبلَه مِن بنی هاشم؛ أمّا بعد فإنَّ مَن لَحِقَ بی استُشهِد، ومَن لَم یَلحَق بی لم یُدرِكِ الفَتح؛ والسَّلام۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حنفیہ) اور ان بنی ہاشم کے افراد کے نام جو انہیں (محمد بن حنفیہ کو) دوست رکھتے ہیں۔ امابعد! جو مجھ سے ملے گا وہ شہید کر دیا جائے گا اور جو میرے ساتھ نہیں ملے گا وہ کبھی فتح نہیں پا سکے گا والسلام''۔

محمد بن عمرو نے کہا مجھے کرام عبدالکریم بن عمرو نے میسر بن عبدالعزیز سے روایت کیا وہ امام ابوجعفرؑ سے بیان کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حنفیہ) کو کربلا سے یہ خط لکھا۔

بِسم اللہ الرَّحمنِ الرَّحیم؛ مِن الحسین بن علیٍّ إلی محمَّد بن علیٍّ ومَن قِبَلَه مِن بنی هاشم أمّا بعد فکأنَّ الدُّنیا لَم تَکُن، وکأنَّ الآخِرَةَ لَم تَزَل، والسَّلام۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حنفیہ) اور بنو ہاشم کے ان افراد کے نام ہے جو انہیں (محمد بن حنفیہ کو) دوست رکھتے ہیں۔ امابعد! تو گویا دنیا ختم ہو چکی ہے اور آخرت ہمیشہ رہے گی والسلام''۔

باب نمبر ﴿۲۴﴾

قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب

حدیث ① مجھے میرے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ

سے روایت کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ یحییٰ بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوبصیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ ہشام بن عبدالملک نے میرے والدؑ کو ملک شام کی طرف بلایا جب وہ اس کے پاس گئے تو انہیں کہا اے ابوجعفرؑ ہم نے آپؑ کو بلایا ہے کہ آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھیں جو آپؑ سے میرے علاوہ کوئی اور نہیں پوچھ سکتا اور مخلوق میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ یہ مسئلہ جانتا ہو مگر سوائے آپؑ کے۔(امامؑ نے فرمایا) میرے والد گرامیؑ نے فرمایا پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو اگر مجھے علم ہوا تو تمہیں بتادوں گا اور علم نہ ہوا تب بھی تمہیں بتادوں گا اور سچ بولنا میرے لیے بہت اچھا ہے ہشام نے کہا مجھے یہ بتائیں کہ جس رات علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام قتل ہوئے تو شہر سے غائب آدمی کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ قتل کر دیئے گئے اور اس کی لوگوں کے لیے کیا علامت تھی اگر آپؑ بخوبی جانتے ہیں تو مجھے آگاہ کیجئے کہ ان کے قتل ہونے کی کیا علامت تھی اور کیا یہ کسی اور کے لیے بھی تھی۔(امامؑ نے فرمایا) میرے والد گرامیؑ نے فرمایا جب وہ رات ہوئی جس رات میں امیرؑ المومنین قتل ہوئے تو زمین سے جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون برآمد ہوتا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی اور جس رات موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ قتل ہوئے تو اس رات بھی اسی طرح ہوا اور جس رات یوشع بن نون قتل ہوئے تو اس رات بھی ایسا ہی ہوا اور جب عیسیٰؑ آسمانوں کی طرف اٹھا لیے گئے تو اس رات بھی اسی طرح ہوا اسی طرح اس رات بھی ہوا جس میں شمعون بن حمون الصفا قتل ہوئے اور اسی طرح اس رات بھی ہوا جس میں حسینؑ بن علیؑ قتل ہوئے۔(امامؑ نے فرمایا) ہشام کا چہرہ غصے سے رنگ بدل گیا اور اس نے میرے والد گرامیؑ کو پکڑنا چاہا تو میرے والد گرامیؑ نے فرمایا اے ہشام سن لوگوں پر اپنے امام کی اطاعت اور خیر خواہی میں

سچائی کو اپنانا ضروری ہے اور جس چیز نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جو تو پوچھے وہ میں تجھے بتاؤں گا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ تجھ کو حق سے آگاہ کروں تجھے میرے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے تو ہشام نے کہا اب آپؑ اپنے گھر واپس لوٹ جائیں۔(امامؑ نے فرمایا) آپؑ واپس لوٹ آئے اور ہشام نے امامؑ کو روانگی کے وقت کہا کہ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپؑ یہ حدیث میرے مرنے تک کسی کو بیان نہیں کریں گے تو میرے والد گرامیؑ نے اس سے وعدہ کرلیا۔

اور راوی نے یہ لمبی حدیث ذکر کی ہے کہ آسمان یحییٰ بن زکریا کے بعد سوائے حسینؑ بن علیؑ کے اور کسی پر نہیں رویا اور اس نے کہا کہ آسمان میں ہم سرخی نہیں دیکھا کرتے تھے حتیٰ کہ حسینؑ ابن علیؑ قتل کردیئے گئے اور خلف بن خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب حسینؑ قتل کردیئے گئے تو آسمان کا رنگ سیاہ ہوگیا اور دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے یہاں تک کہ میں نے عصر کے وقت جوزا ستارہ دیکھا اور سرخ رنگ کی مٹی آسمان سے گرنے لگی۔

اور خلاد سے مروی ہے وہ بنی حجد رمیں ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ مجھے میری والدہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم قتل حسینؑ کے بعد ایک زمانے تک دیکھتے رہے کہ سورج، باغیچوں اور دیواروں میں صبح اور پچھلے پہر سرخ رنگ کا ظاہر ہوتا اور لوگ جب بھی کوئی پتھر اٹھاتے تو اس کے نیچے تازہ خون برآمد ہوتا۔

نصرت ازدیہ نے کہا ہے کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان سے خون کی بارش برسی جس سے ہمارے گھر اور راستے خون سے بھر گئے۔

جعفر بن سالم نے کہا کہ مجھے میری خالہ ام سالم نے بیان کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان نے ہمارے گھروں اور دیواروں پر خون برسایا اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ خراسان، شام اور کوفہ میں

بھی اسی طرح ہوا تھا۔

عبیداللہ بن زیاد کے دربان نے کہا کہ جب حسینؑ کا سر لایا گیا اور اسے اس کے سامنے رکھا گیا تو میں نے دیکھا کہ دارالامارت کے باغ خون سے بہہ رہے ہیں۔

ام حیان سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حسینؑ کے قتل کے دن ہم پر تین مرتبہ اندھیرا طاری ہو گیا اور ان کے زعفران میں سے کسی نے چھوا اور اس کو اپنے چہرے پر لگایا مگر وہ جل گیا اور بیت المقدس کے کسی پتھر کو نہ الٹا گیا لیکن اس کے نیچے تازہ خون موجود پایا۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ عبدالملک نے ابن راس الجالوت کے نام پیغام بھیجا اور کہا کہ حسینؑ کے قتل کے متعلق کوئی نشانی ہے؟۔ ابن راس الجالوت نے کہا کہ کچھ دن کسی پتھر کو بھی نہ ہٹایا گیا مگر اس کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

حافظ نور الدین علی بن ابو ابکر ھیثمی اپنی معروف کتاب مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۹۶ میں لکھتے ہیں کہ طبرانی نے ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے امام زہری سے انہوں نے کہا کہ مجھے عبدالملک نے کہا کون ایسا شخص ہے جو مجھے بتائے کہ حسینؑ کے قتل کے دن کی کیا نشانی تھی تو اس نے کہا اس دن بیت المقدس کا جو بھی پتھر یا کنکری اٹھائی جاتی تو اس کے نیچے تازہ خون جاری ہوتا نظر آتا۔

زہری سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ملک شام میں حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے دن جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے تازہ خون جوش مارتا ہوا نظر آتا۔

اور امام ھیثمی نے کہا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ترین راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

ام حکیم سے مروی ہے انہوں نے کہا حسینؑ کے قتل کے وقت میں بچی تھی آسمان کئی دن تک خون کے

لوتھڑے کی شکل میں تھا راوی نے کہا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ام حکیم تک اس کے راوی ثقہ اور معتبر ترین راویوں میں شمار ہوتے ہیں مصنف کہتا ہے کہ ام حکیم صحابیہ ہیں۔

حدیث ۲ مجھے ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے عبدالرحمن بلخی نے بیان کیا اور ابوالحسین نے کہا کہ مجھے میرے چچا نے اپنے والد سے روایت کیا وہ ابونصرہ سے وہ بیت المقدس کے رہنے والوں میں سے ایک آدمی سے اس نے کہا اللہ کی قسم ہم بیت المقدس اور اس کے اطراف والوں کو حسینؑ بن علیؑ کے قتل کا علم ہو گیا تھا، میں نے پوچھا وہ کیسے؟۔ اس نے کہا کہ ہم جب بھی کوئی پتھر اٹھاتے یا مٹی اٹھاتے تو اسکے نیچے تازہ خون جوش مارتا ہوا برآمد ہوتا ہم نے دیکھا کہ باغ سرخ خون کے لوتھڑے کی طرح ہو گئے اور تین دن تک تازہ خون برستا رہا اور ہم نے رات کی تاریکی میں ایک منادی کرنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا۔

أَتَرْجُوا أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْناً ... شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

مَعَاذَ اللهِ! لَا يَلْتُمْ يَقِيناً ... شَفَاعَةَ أَحْمَدَ وَأَبِي تُرَابِ

قَتَلْتُمْ خَيْرَ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا ... وَخَيْرَ الشَّيْبِ طُرّاً وَالشَّبَابِ

(۱) کیا وہ امت امید کرتی ہے کہ جس نے حسینؑ کو قتل کر دیا ان کے نانا روز قیامت ان کی شفاعت کریں گے۔

(۲) اللہ کی پناہ! تم نہیں حاصل کر سکو گے نبیؐ اور ابوترابؑ کی شفاعت۔

(۳) تم نے اس ہستی کو قتل کر دیا جو تمام سواریوں پر بیٹھنے والوں سے افضل ہے اور تمام بوڑھوں اور جوانوں سے افضل ہے۔

اور تین دن تک سورج گرہن لگا رہا پھر گرہن جب صاف ہوا اور ستارے جڑ گئے اور جب صبح ہوئی تو

ہر طرف ویرانی واداسی چھائی ہوتی تھی حتٰی کہ ہمارے پاس قتل حسینؑ کی خبر آ پہنچی۔

حدیث ۳ ہم کو ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ عمر بن سعد نے کہا مجھے معشر نے زہری سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو بیت المقدس کی کوئی کنکری باقی نہ بچی مگر اس کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

باب نمبر ﴿۲۵﴾

قاتل امام حسینؑ اور قاتل یحییٰؑ سے متعلق حدیثیں

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ حماد سے وہ کلیب بن معاویہ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور حسینؑ کا قاتل بھی ولدالزنا تھا اور آسمان بھی صرف انہی دونوں پر رویا۔**

مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین دونوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حسن سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ کلیب بن معاویہ اسدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے **وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا دوزخ میں ایک جگہ ہے لوگوں میں سے اس کا مستحق کوئی نہیں مگر حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل۔**

حدیث ③ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم حسینؑ کے قاتلوں کی اولاد اپنے آباء کے قبیح افعال کے بدلے میں قتل کئے جائیں گے۔**

حدیث ۴ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ ابن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ عبدالخالق سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور یحییٰ بن زکریا کا قاتل بھی ولد الزنا تھا۔

حدیث ۵ محمد بن جعفر قرشی رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ علی بن نعمان سے وہ مثنی سے وہ سدیر سے انہوں نے کہا میں نے سنا کہ امام ابوجعفرؑ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے سابقہ امتوں میں سے انبیاء کی اولاد کا قتل ولد الزنا کے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے۔

حدیث ۶ اسی سے ہے وہ محمد بن حسین سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا وہ ولد الزنا تھا اور جس شخص نے یحییٰ بن زکریا کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا۔

حدیث ۷ اور انہی سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی بن اسباط سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد سے وہ اپنے بعض راویوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے فرعون کے اس قول کے بارے میں ﴿ذَرُونِيٓ أَقۡتُلۡ مُوسَىٰ﴾ ''مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰؑ کو قتل کر ڈالوں'' (غافر ۲۶)۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے موسیٰ کو فرعون سے بچایا تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اُس (فرعون) کا

حلال زادہ ہونا، اس لیے کہ انبیاء اور حجت خدا کو کوئی بھی قتل نہیں کرسکتا سوائے ولد الزنا اور بدکار عورتوں کے۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ بن ابوخلف سے بیان کیا وہ اس حدیث کو محمد بن حسین سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۸ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ اپنے بعض ساتھیوں سے وہ ابن مسکان سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ کا قاتل ولد الزنا ہے۔**

حدیث ۹ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے **اور وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ انبیاء اور انبیاء کی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کرسکتے ہیں۔**

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن عبداللہ البرقی سے وہ اپنے والد محمد بن خالد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی الحسنی سے وہ حسن بن حسین عمری سے وہ حسین بن شداد جعفی سے وہ جابر سے **وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا انبیاء اور ان کی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کرسکتا ہے۔**

حدیث ⑪ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ و حسن بن علی بن فضال وہ مروان بن مسلم وہ اسماعیل بن کثیر سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ بن علیؑ کا قاتل ولد الزنا تھا اور یحییٰ بن زکریا کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان و زمین صرف انہی دونوں کے لیے خون کے آنسو روئے تھے۔

باب نمبر (۲۶)

امام حسینؑ پر ساری مخلوق کا گریہ کرنا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز قریشی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی

الخطاب سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابی اسماعیل سراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابوبصیر سے اور وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا انسان، جن، پرندے اور وحشی جانور حسینؑ بن علیؑ پر اتنا روئے کہ آنسو بہتے رہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد

بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ابی داؤد سے وہ سعد بن ابی عمر جلاب سے وہ حارث اعور سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین نے فرمایا میرے ماں باپ قربان ہوں، حسینؑ کوفہ کی پشت پر مقتول ہونگے اور اللہ کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر قسم کے وحشی جانور ان کی قبر پر اپنی گردنیں جھکائے ہوئے کھڑے ہیں اور انہیں رو رہے ہیں اور رات دن ہر وقت ان کو روتے رہتے ہیں جب وحوش کا یہ عالم ہے تو اے لوگو! اس پر جفا کرنے سے ہوشیار رہنا۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے

بیان کرتے ہیں وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثوید ابی فاختہ اور یونس بن ظبیان سے اور ابوسلمہ سراج سے اور مفضل بن عمر سے سب نے کہا کہ ہم نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ ابوعبداللہ حسینؑ بن علیؑ جب شہید ہوگئے تو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے اور جو کچھ بھی ان کے اوپر چل رہا ہے اور جنت و جہنم جو کچھ بھی ہمارے رب نے خلق کیا ہے خواہ وہ دیکھا جاتا ہو یا نہیں

دیکھا جاتا ہو سب کے سب حسینؑ کے غم میں رونے لگے۔

اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثوید سے اور یونس اور ابوسلمہ سراج سے روایت کرتے ہیں اور مفضل بن عمر سے سب نے کہا کہ ہم نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب حسینؑ بن علیؑ شہید ہو گئے تو ان پر ساری مخلوق رونے لگی مگر تین چیزیں نہیں روئیں بصرہ، دمشق اور آل عثمان۔

حدیث ⑤

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ حسن بن راشد سے وہ حسین بن ثویر سے انہوں نے کہا میں، یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ سراج امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے تو یونس نے کلام کیا اور وہ ہم سے عمر میں بڑے تھے اور انہوں نے ایک لمبی حدیث ذکر کی کہنے لگے پھر امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابا عبداللہ حسینؑ بن علیؑ جب شہید ہو گئے تو سات آسمان، سات زمینیں اور جو کچھ ان میں یا ان کے درمیان ہے اور جنت و جہنم میں جو مخلوق چل پھر رہی تھی اور وہ مخلوق جو ظاہر ہے اور وہ مخلوق جو پوشیدہ ہے سب کے سب رونے لگے مگر تین چیزیں نہیں روئیں۔ میں (یونس) نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ تین چیزیں کون سی ہیں جو نہیں روئیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ بصرہ، دمشق اور آل عثمان ہیں۔

حدیث ⑥

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ ابو یعقوب سے وہ ابان بن عثمان سے وہ زرارہ سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے زرارہ آسمان امام حسینؑ کے قتل پر چالیس دن خون کے آنسو روتے رہے اور زمین چالیس دن تک سیاہی روتی رہی اور سورج چالیس دن گرھن اور سرخی سے روتا رہا اور پہاڑ ٹوٹ گئے اور بکھر گئے اور سمندر پھٹ گئے اور فرشتے چالیس دن تک حسینؑ پر روتے رہے اور ہم اہل بیتؑ میں سے کسی مستور نے منہدی، تیل اور سرمہ نہیں استعمال کیا اور نہ ہی کنگھی کی حتٰی کہ ہمارے پاس عبیداللہ بن زیاد کا سر آیا تو ہم اس کے بعد بھی روتے رہے اور میرے دادا جب بھی کربلا کو یاد کرتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں اور ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھر جاتیں حتٰی کہ ان کے رونے کو جو بھی دیکھتا وہ رقت قلبی سے رونے لگتا اور فرشتے حسینؑ کی قبر پر روتے رہے تو ان کے رونے سے آسمان، کھلی فضا میں جو کچھ بھی تھا وہ سب رونے لگا جب عبداللہ بن زیاد اور یزید بن معاویہ کی آخری سانس نکلی تو جہنم غضب سے اوپر کو اٹھی اگر اللہ عزوجل اس کو اپنے خازنوں کے ذریعے نہ روکتا تو وہ اپنی گرمی سے زمین کی سب چیزیں جلا ڈالتی اور اگر اسے اجازت دے دی جاتی تو وہ سب کچھ نگل لیتی مگر وہ مامورہ ہے اور جکڑی ہوئی ہے اس نے کئی مرتبہ اس کے خازنوں سے سرکشی کی تو جبرائیلؑ نے آکر اس کو اپنے پر مارے تو وہ ٹھہر گئی اور وہ انہیں روتی اور ندبہ کرتی اور حسینؑ کے قاتلوں پر اپنے شعلے برساتی ہے اگر زمین میں اللہ کی حجتیں نہ ہوتیں تو زمین ٹوٹ جاتی اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب الٹ کر گر جاتا اور زلزلے بھی قیامت کے قریب ہوتے ہیں اور جو آنکھ یا آنسو حسینؑ پر بہہ جائے وہ آنکھ اور آنسو اللہ عزوجل کو سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جو بھی روتا ہے تو سیدہ فاطمہؑ اس کے لیے دعا اور

اس پر رحمت کرتی ہیں اور جو بھی غم حسینؑ میں آنسو بہائے تو اس نے رسولؐ اللہ اور ہم اہل بیتؑ کا حق ادا کیا اگر تمام اہل ارض جمع کئے جائیں گو کہ وہ رو رہے ہوں تب بھی وہ اس ایک شخص کے برابر نہیں ہو سکتے جس کی آنکھ غم حسینؑ میں بہہ رہی ہو جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی اور اسے خوشی و سرور ملے گا اور اس کے چہرے پر نور ہوگا اور اُس روز جب لوگ گھبراہٹ اور خوف میں ہونگے غم حسینؑ میں رونے والے اس روز امن میں ہونگے اور باقی مخلوق سے اعراض کیا جائے گا مگر غم حسینؑ میں رونے والے عرش کے نیچے اور اس کے سائے میں امام حسینؑ سے گفتگو کر رہے ہونگے اور حساب کے دن کی ہولناکیوں سے وہ بالکل خوفزدہ نہیں ہونگے انہیں کہا جائے گا کہ جنت میں چلے جاؤ تو وہ وہاں جانے سے امام حسینؑ سے گفتگو کرنا زیادہ پسند کریں گے حوریں انہیں پیغام دیں گی کہ ہم تمہارے شوق میں منتظر ہیں اور اسی طرح بچے بھی کہیں گے جو ہمیشہ وہاں رہیں گے تو وہ ان بلانے والوں کی طرف سر بھی نہ اٹھائیں گے کیونکہ وہ مجلس حسینؑ کو چھوڑنا پسند نہیں کریں گے کیونکہ اسی میں ان کی خوشی اور کرامت ہوگی اور ان کے دشمن پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹے جائیں گے اور آگ میں ڈالے جائیں گے کچھ کہیں گے کہ ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں اور نہ ہمارا کوئی دوست ہے وہ ان (غم حسین میں رونے والوں) کے مرتبے کو دیکھیں گے اور ان کے قریب ہونے کی طاقت نہیں رکھیں گے اور نہ ہی ان سے میل ملاپ رکھ سکیں گے اور فرشتے ان کے پاس ان (غم حسینؑ میں رونے والوں) کی بیویوں اور دربانوں کے پیغام لے کر آئیں گے کہ تمہیں اللہ عزوجل نے بہت بڑا مقام اور مرتبہ عنایت کیا ہے تو وہ کہیں گے ہم عنقریب آرہے ہیں تو وہ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے اور اپنی باتیں بتائیں گے تو وہ ان کی جانب مزید شوق کریں گی کیونکہ وہ انہیں اپنی کرامت اور امام حسینؑ سے اپنا قرب اور تعلق کی انہیں خبر اور اطلاع دیں گے۔ وہ کہیں گے الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں بہت بڑی گھبراہٹ اور قیامت کی ہولناکیوں سے بچایا اور جس چیز سے ہم ڈرتے تھے اس

سے ہمیں نجات دی پھر ان کے لیے سواریاں لائی جائیں گی اور کجاوے بھی لائے جائیں گے اور عمدہ گھوڑوں پر کجاوے ڈالیں گے پھر وہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر برابر ہو جائیں گے تو وہ اللہ عزوجل کی ثناء اور حمد کہیں گے اور محمدؐ رسول اللہ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود پڑھیں گے حتیٰ کہ اپنے گھر میں آجائیں گے۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن سالم سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مشکان سے وہ ابوبصیر سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا اور میں انہیں حدیث بیان کر رہا تھا تو آپؑ کے پاس آپؑ کا بیٹا آ گیا آپؑ نے اسے مرحبا کہا اور گلے سے لگالیا اور بوسہ دیا اور فرمایا جو تمہیں حقیر سمجھے اللہ اسے حقیر کرے اور جو تم پر زیادتی کرے اس سے اللہ بدلہ لے اور جو تمہیں بے یار و مددگار چھوڑے اللہ اسے چھوڑ دے جو ان کو قتل کرے اللہ اس پر لعنت کرے اور اللہ عزوجل تمہارا ولی، نگران اور مددگار ہو۔ عورتوں، انبیاء و صدیقین و شہداء اور آسمان والوں نے تم پر بہت گریہ کیا۔ پھر آپؑ رونے لگے اور فرمانے لگے اے ابوبصیر جب میں حسینؑ کی اولاد کو دیکھتا ہوں تو میں ان مصائب و آلام میں گرفتار ہو جاتا ہوں جن کو برداشت کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا ہے جو دکھ اور مصائب ان پر اور ان کے آباءؑ پر آئے۔ اے ابوبصیر جب فاطمہؑ روتی اور غضب ناک ہوتی ہیں تو جہنم بھڑکتی ہے اگر اس پر خازن مقرر نہ ہوں اور اس کو اللہ روکنے والا نہ ہو تو اس وقت جو دھواں اور چنگاریاں اور شعلے وہ بھڑکاتی ہے اگر ان میں سے ایک شعلہ بھی اس روئے زمین پر گر جائے تو تمام دنیا جل کر خاکستر ہو جائے۔ جب تک جہنم روتی ہے دربان اس پر لگامیں ڈالے رکھتے ہیں اور اس کے دروازے مضبوط کر دیتے ہیں اہل زمین کے بگاڑ کے خطرے کی وجہ

سے تو یہ اس وقت تک نہیں ٹھہرتی جب تک فاطمہؑ پر سکون نہ ہو جائیں اور آپؑ کے آنسو نہ تھم جائیں اور قریب ہے کہ سمندر پھٹ جائیں اور ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں سمندروں کے ایک ایک قطرے پر ایک ایک فرشتہ موکل ہے فرشتہ شور دریا کو سنتا ہے تو اپنے پروں سے اسے خاموش کرتا ہے اور دنیا و مافیھا اور جو کچھ اس پر ہے ان کے ڈر کی وجہ سے وہ اس کے بعض کو بعض سے باندھ اور روک دیتا ہے اگر ان فرشتوں کی آوازوں سے ایک آواز بھی زمین پر آجائے تو تمام زمین والے بے ہوش ہو جائیں اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ جائیں اور زمین اہل زمین کو جھنجھوڑ دے۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ معاملہ تو بہت بڑا ہے۔آپؑ نے فرمایا جن باتوں کو تو نے نہیں سنا وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں پھر مجھے فرمایا۔اے ابوبصیر! کیا تم نہیں چاہتے کہ تم سیدہ فاطمہؑ کی مدد اور غمخواری کرو۔(ابوبصیر کہتے ہیں) جب آپؑ نے یہ فرمایا تو میں رونے لگا یہاں تک کہ میں بول بھی نہ سکتا تھا اور آپؑ بھی زار و قطار روتے جا رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپؑ بھی کلام کرنے سے قاصر تھے پھر آپؑ اٹھے اور مصلے کی طرف چلے گئے اور وہاں دعا کرنے لگے تو میں آپؑ کے پاس سے اس حالت میں نکل آیا کہ نہ تو میں نے کچھ کھایا اور نہ ہی ساری رات مجھے نیند آئی صبح بھی خوف کے مارے روزہ رکھ لیا حتٰی کہ میں امامؑ کے پاس آیا جب میں نے آپؑ کو کچھ سکون میں دیکھا تو مجھے بھی قرار آ گیا پھر میں نے اللہ کی حمد بیان کی اس پر کہ مجھ پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔

باب نمبر (۲۷)

امام حسینؑ پر ملائکہ کا گریہ

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن

عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ وہ حسین بن سعید وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی بن عبداللہ سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم حسین علیہ السلام کی قبر پر نہیں جاتے جہاں چار ہزار فرشتے ان کو روتے ہیں اور قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر الرزاز نے محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے بیان کیا

انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ آسمان سے چار ہزار فرشتے اترے وہ حسین علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ کرنا چاہتے تھے تو انہیں اس کی اجازت نہ ملی وہ اجازت لینے گئے جب واپس آئے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے تو وہ ان کی قبر اطہر کے پاس پریشان خاک آلود قیامت تک روتے رہیں گے ان کا سردار ایک فرشتہ ہے جس کا نام المنصور ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن

عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی سے وہ فضل بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم حسینؑ کی قبر پر کیوں نہیں آتے جہاں چار ہزار ملائکہ آپؑ کی قبر اطہر کے پاس قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ④ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ ابو اسماعیل السراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا چار ہزار پریشان حال خاک آلودہ فرشتے قیامت تک حسین علیہ السلام کو روتے رہیں گے۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سب نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ علی بن حکیم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے ستر ہزار فرشتے زمین پر بھیجے کہ وہ پریشان حال خاک آلودہ حالت میں جس دن حسینؑ شہید ہوئے اس دن سے جب تک اللہ چاہے گا وہ حسینؑ پر درود بھیجیں یعنی جب تک قائم علیہ السلام نہیں آئیں گے وہ ان پر روزانہ درود بھیجتے رہیں۔

حدیث ⑥ سعد سے روایت ہے وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ ابن فضال سے وہ ثعلبہ سے وہ مبارک العطار سے وہ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حسینؑ کی قبر کے پاس چار ہزار ملائکہ پراگندہ خاک آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد اور محمد بن الحسن اور علی بن حسین نے سب نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کرتے ہیں وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ

اسحٰق بن ابراہیم سے وہ ہارون سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے چار ہزار ملائکہ خاک آلود پراگندہ حالت میں حسینؑ کی قبر کے پاس متعین کئے ہیں جو قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے۔

حدیث ⑧

مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حریز سے وہ فضیل سے وہ ان دو آئمہؑ (امام ابوجعفرؑ و امام ابوعبداللہؑ) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے پریشان حال غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ⑨

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے مدینہ میں پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں آپؑ نے فرمایا کیا افضل شہداء کی قبریں نہ بتاؤں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان کے آس پاس چار ہزار فرشتے پراگندہ حالت میں اور غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

اور مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑩

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابواسماعیل سراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابوبصیر سے وہ امام

ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا چار ہزار فرشتے پراگندہ خاک آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے جو شخص بھی ان کی زیارت کو آئے تو وہ فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور جو بھی ان میں سے بیمار ہو اس کی تیمارداری کرتے ہیں اور جو بھی فوت ہو جاتا ہے اس کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے اس کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث ⑪

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار خاک آلود حالت میں فرشتے متعین کئے ہیں جو صبح کے طلوع ہونے سے زوال شمس تک روتے رہتے ہیں جب سورج ڈھل جاتا ہے تو یہ چار ہزار فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور وہاں چار ہزار فرشتے اور آجاتے ہیں تو صبح طلوع ہونے تک وہ روتے رہتے ہیں۔

حدیث ⑫

مجھے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحق بن ابراہیم سے وہ ہارون سے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جب کہ میں آپؑ کے پاس تھا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے گا اس کا کیا اجر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا جب حسینؑ پر مصیبت آئی تو ان پر سب چیزیں روئیں یہاں تک کہ تمام شہر بھی تو اللہ عزوجل نے

چار ہزار پراگندہ غبار آلود فرشتے ان کی قبر پر متعین کر دیئے جو انہیں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ۱۳

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا تم حسینؑ کی زیارت کرو اگرچہ سال میں ایک مرتبہ ہو کیونکہ جو شخص بھی ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور حق سے انکار نہ کرتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اس کی جزا جنت سے کم نہ ہوگی اور اس کو کشادہ رزق دیا جائے گا اور اس کو جلد کشادگی اور فراخی مل جائے گی اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے متعین کئے ہیں جو سب کے سب ان کو روتے رہتے ہیں اور جو زائر زیارت کرنے کے لیے آتا ہے اس کو گھر جاتے وقت الوداع کہتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں اور اسکے لیے استغفار کرتے ہیں اور رحم کی التجا کرتے ہیں۔

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۱۴

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے بکر بن محمد سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے حسینؑ کی قبر کے ساتھ ستر ہزار فرشتے خاک آلود حالت میں مقرر کر دیئے جو قیامت تک انہیں روتے رہیں گے اور وہاں پر وہ نماز پڑھتے ہیں وہاں کی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور ان کا تمام اجر و ثواب زائرین کو

ہوگا۔

حدیث ⑮

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حنان بن سدیر سے وہ مالک جہنی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر کے ساتھ چار ہزار فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو انہیں روتے ہیں اور زائرین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

حدیث ⑯

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا مجھے ھیثم بن واقد نے عبدالمالک بن مقرن سے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم امام ابا عبداللہ الحسینؑ کی زیارت کو جاؤ تو خاموشی اختیار کرو مگر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ شب و روز کے فرشتے جو حرم کے محافظین میں سے ہیں حائر حسینی میں موجود فرشتوں کے پاس آتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں مگر وہ شدت گریہ کی وجہ سے ان کا جواب نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ (شب و روز کے فرشتے) انتظار کرتے ہیں کہ زوال آفتاب ہو جائے اور صبح طلوع کر جائے، ان دو وقتوں میں وہ ان سے بات کرتے ہیں اور آسمان سے متعلق سوال کرتے ہیں لیکن ان دو وقتوں (صبح و ظہر) کے درمیان بات نہیں کرتے اور گریہ اور دعا میں کوتاہی نہیں کرتے اور ان دونوں وقتوں میں وہ فرشتے ان فرشتوں کے عمل میں مخل نہیں ہوتے، البتہ اگر تم (زائر) کچھ کہو تو وہ تمھاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ ان سے کیا سوال کرتے ہیں؟ اور محافظ فرشتے یا حرم میں موجود

فرشتے ان میں سے کون ایک دوسرے سے سوال کرتا ہے۔امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حرم میں موجود فرشتے محافظ فرشتوں سے سوال کرتے ہیں اس لیے کہ حرم میں رہنے والے فرشتے وہاں سے کہیں جاتے نہیں جبکہ محافظ فرشتے کبھی آسمان کی جانب پرواز کرتے ہیں اور کبھی نیچے آتے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ ان سے کیا سوال کرتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا جب وہ گزرتے ہوئے اوپر جاتے ہیں اور اسماعیل فرشتے سے ملتے ہیں جو صاحب ھواء ہے اور بسا اوقات ان کا رسولؐ اللہ سے آمنا سامنا بھی ہوجاتا ہے اور ان کے پاس فاطمہؑ،حسنؑ اور حسینؑ اور دیگر آئمہ علیہ السلام بھی موجود ہوتے ہیں تو وہ ان سے بعض چیزوں کے متعلق از جملہ زائرین کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور معصومینؑ ان کو جواب دیتے ہیں کہ زائرین کے لئے جو دعا کرتے ہو اس کی ان کو بشارت دے دو۔محافظ فرشتے کہتے ہیں ہم ان کو کیسے خوشخبری سنائیں حالانکہ وہ ہماری بات نہیں سن سکتے تو وہ (معصومینؑ) ان سے فرماتے ہیں ان کے لیے برکت کی دعا کرو اور ہماری جانب سے ان کے لیے دعا کرو تو یہی ہماری جانب سے بشارت ہے۔جب وہ زیارت سے واپس جائیں تو ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ دو یہاں تک کہ وہ تمہاری موجودگی کو محسوس کریں اور ہم ان کو الوداع کہتے ہیں کہ جس کا الوداع کہنا رائیگاں نہیں جاتا اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ ان کی زیارت میں کس قدر خیر و برکات ہیں اور اس بات کا لوگوں کو بھی علم ہوجائے تو وہ ان کی زیارت پر باہم تلواروں کے ساتھ لڑ پڑیں اور اپنے مال بیچ کر بھی حسینؑ کی زیارت کے لیے ضرور آئیں اور فاطمہ سلام اللہ علیھا جس وقت ان کی طرف دیکھتی ہیں تو ان کے ساتھ ایک ہزار نبی ایک ہزار صدیق اور ایک ہزار شہید اور دس لاکھ کروبین رونے پر ان کی معاونت کرتے ہیں اور ان کی چیخ و پکار سن کر آسمانوں کا ہر ایک فرشتہ بھی روتا ہے اور فاطمہؑ کو اس وقت تک راحت و چین نہیں ملتا جب تک نبیؐ آکر یہ نہیں فرما دیتے کہ اے میری پیاری بیٹی! تو نے سارے آسمان والوں کو رلا دیا ہے اور ان کو تسبیح و تقدیس سے بے خبر کر دیا ہے لہٰذا اب اپنا گریہ

روک دوتا کہ ان سب کو بھی قرار آجائے اللہ عزوجل اپنا فیصلہ پورا کر کے رہے گا۔(مزید امامؑ فرماتے ہیں) جب کوئی تم میں سے زیارت حسین کے لئے جاتا ہے تو جناب فاطمہؑ اس کو دیکھتی ہیں اور ان کے لیے ہر قسم کی خیر و برکات کے حصول کا اللہ سے سوال کرتی ہیں لہٰذا تم آنے میں بے رغبتی نہ کرو اس لیے کہ اس زیارت کے لیے آنے میں شمار سے بھی زیادہ خیر و برکات ہیں۔

حدیث ⑰

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا کہ ہم کو عبیداللہ بزاز نے حریز سے بیان کیا کہ وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں اے اہل بیتؑ کس قدر دنیا میں آپؑ کا قیام کم ہے اور کس قدر جلد آپ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس مخلوق کو آپؑ کی اشد ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ ساری باتیں لکھی ہوتی ہیں جنہیں ہمیں انجام دینا ہوتا ہے اور جب ہم انہیں انجام دے لیتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ اس دنیا سے جانے کا وقت آ گیا ہے اس وقت رسولؐ اللہ تشریف لاتے ہیں اور شہادت کی خبر دیتے ہیں اور خدا کے نزدیک جو مرتبہ ہوتا ہے اس کی خبر دیتے ہیں۔ حسین علیہ السلام نے اس صحیفے کو جو آپؑ کو دیا گیا تھا پڑھا اور ان کے لیے اس میں ان باتوں کی وضاحت تھی جو آپ کو پیش آنے والی تھیں اور ان باتوں کی بھی وضاحت تھی جو آپؑ کے بعد رونما ہونے والی تھیں، امام حسینؑ (ان باتوں کو پڑھ کر) میدان کارزار میں جنگ کے لئے آئے اور آپؑ کے بعد جو واقعات رونما ہونے والے تھے رونما ہوئے۔ فرشتوں نے اللہ عزوجل سے آپؑ کی مدد کرنے کا سوال کیا اور ان کو اجازت مل گئی تو وہ جنگ کی تیاری کرنے لگے اور فرشتے جب سرزمین کربلا میں اترے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے کہا

اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں حسینؑ کی مدد کے لیے بھیجا اور جب ہم پہنچے تو تُو نے پہلے ہی ان کو اپنے پاس بلالیا تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم ان کی قبر کو لازم پکڑے رکھو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ وہ اپنی قبر سے برآمد ہو گئے ہیں پھر ان کی مدد کرو اور ان پر اور جو کچھ تم سے ان کی مدد کے متعلق کوتاہی ہوئی ہے اس پر خوب گریہ کرو اس لیے کہ تم ہی ان کی مدد اور ان پر رونے کے لیے خاص کئے گئے ہو تو اس غم میں فرشتے خوب روئے اور حسینؑ کی مدد کے سلسلہ میں جو ان سے کوتاہی ہوئی تھی اس پر وہ جزن و جزع کرنے لگے۔ جب حسینؑ قبر سے باہر تشریف لائیں گے تو یہ فرشتے آپؑ کے مددگار ہونگے۔

باب نمبر ﴿۲۸﴾

امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ پر آسمان وزمین کا گریہ کرنا

حدیث ① ﴾ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن حسین اور محمد بن حسن سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ احمد بن حسن میثمی سے وہ علی ازراق سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا کہ میں نے امیرؑ المومنین کو رحبہ میں درج ذیل آیت کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔

﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔

اسی دوران حسینؑ مسجد کے دروازے سے برآمد ہوئے تو جناب امیرؑ نے فرمایا کہ عنقریب یہ قتل ہوگا تو آسمان و زمین اس پر روئیں گے۔

حدیث ② ﴾ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ داؤد بن عیسیٰ انصاری سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین تشریف لائے اور مسجد میں تشریف فرما ہوئے آپؑ کے اصحاب آپؑ کے گرد جمع ہو گئے حسینؑ آپؑ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو جناب امیرؑ نے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے بیٹے اللہ نے قرآن میں بعض قوموں کو عار دلائی ہے اور فرمایا ہے ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ اللہ کی قسم میرے بعد تم ضرور قتل کئے جاؤ گے اور آسمان و زمین تم پر خوب روئیں گے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے اسی

طرح روایت کیا ہے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ وھیب بن حفص نحاس سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے قتل پر آسمان وزمین اس قدر روئے کہ دونوں سرخ ہو گئے یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ یہ دونوں کبھی کسی اور پر نہیں روئے تھے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ وغیرہ سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ حسن بن علی بن فضالہ سے وہ حماد بن عثمان سے وہ عبداللہ بن ھلال سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمان حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ پر رویا اور ان دونوں کے علاوہ اور کسی پر نہیں رویا تو میں نے امامؑ سے اس کے رونے کی کیفیت دریافت کی آپؑ نے فرمایا کہ چالیس دن تک سورج سرخی مائل طلوع ہوتا اور سرخی مائل ہی غروب ہوتا۔ میں نے کہا کیا یہی اس کا رونا تھا آپؑ نے فرمایا ہاں۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن احمد سے وہ عمر بن سہل سے وہ علی بن مسہر قریشی سے انہوں نے کہا مجھے میری دادی نے بیان کیا جو انہوں نے حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے وقت دیکھا تھا جس وقت آپ قتل ہوئے تو ایک سال اور نو (۹) ماہ آسمان

علقہ (خون کے لوتھڑے) کی طرح رہا اور سورج دکھائی نہ دیا۔

حدیث ⑥

مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن فضال سے وہ ابو جمیلہ سے وہ محمد بن علی حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اللہ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ آپؑ نے فرمایا جب سے یحییٰ بن زکریاؑ قتل ہوئے آسمان کسی پر نہیں رویا اور جب حسینؑ بن علی علیہ السلام قتل ہوئے تو ان پر رونے لگا۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو ایک سال تک آسمان سرخ رہا اور یحییٰ بن زکریاؑ پر بھی اسی طرح آسمان سرخ ہوا اور اس کی سرخی اس کا رونا ہے۔

حدیث ⑧

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ابن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ عبدالخالق بن عبدربہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا﴾ ''ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا'' (مریم ۷)۔ اس سے مراد حسینؑ بن علیؑ ہیں ان سے پہلے اس نام کا کوئی آدمی نہیں گزرا اور یحییٰ بن زکریا سے قبل بھی ان کا کوئی ہم نام نہیں

گزرا اور آسمان صرف انہی دونوں پر چالیس دن روتا رہا۔ میں نے پوچھا اس کا رونا کیسا تھا فرمایا کہ سورج سرخ رنگ میں ہی طلوع ہوتا اور سرخ رنگ میں ہی غروب ہوتا۔

حدیث ۹ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم اور سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ابو جمیلہ سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان کسی پر بھی یحییٰ بن زکریاؑ کے بعد حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ نہیں رویا اور ان پر چالیس دن تک روتا رہا۔

حدیث ۱۰ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ جعفر بن بشیر سے وہ کلیب بن معاویہ اسدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان صرف حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر رویا۔

حدیث ۱۱ انہی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ محمد بن سلمہ سے وہ اس سے جس نے ان سے بیان کیا اس نے کہا کہ جب حسینؑ بن علیؑ قتل ہوئے تو آسمان نے سرخ مٹی کی بارش برسائی۔

حدیث ۱۲ ہمیں حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے وہ حسین بن عیسیٰ سے وہ اسلم بن قاسم سے انہوں نے کہا کہ ہمیں عمر بن وھب سے وہ اپنے والد سے وہ علیؑ بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ آسمان جب سے

بنایا گیا ہے تو وہ یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ کسی پر نہیں رویا میں نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیسی تھی تو آپؑ نے فرمایا جب بھی کوئی کپڑا سورج کے سامنے کیا جاتا تو اس پر خون کے دھبے نمودار ہو جاتے۔

حدیث ۱۳ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ موسیٰ بن فضل سے وہ حنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق کیا فرماتے ہیں کیونکہ آپؑ کے کچھ چاہنے والوں نے نقل کیا ہے کہ یہ حج وعمرے کے برابر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا تم اس بات پر تعجب مت کرنا بلکہ حسینؑ کی زیارت کرنا اور اس میں سنگ دلی کا مظاہرہ مت کرنا کیونکہ آپؑ سید الشہداءؑ اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یحییٰ بن زکریاؑ کے مشابہ ہیں، انہی دونوں پر آسمان اور زمین روئے۔

مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عبدالصمد بن محمد سے وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۱۴ اسی سند کے ساتھ احمد سے وہ عامر بن معقل سے وہ حسن بن زیاد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا یحییٰؑ بن زکریا کا قاتل ولد الزنا تھا اور

حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان صرف انہی دونوں پر رویا تھا۔ راوی نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیا تھی؟ ۔آپؑ نے فرمایا سورج طلوع وغروب ہوتے وقت سرخ ہوجاتا تھا۔

مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ جعفر بن بشیر سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑮

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی الوشاء سے وہ حماد بن عثمان سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ پر رویا اور ان دونوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں رویا۔ میں نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیسی تھی فرمایا چالیس دن تک وہ طلوع اور غروب ہوتے وقت سرخ رنگ کا ہوجاتا۔ میں نے پوچھا کیا یہ اس کا رونا ہے؟ ۔فرمایا ہاں۔

حدیث ⑯

گزشتہ سند کے دونوں راوی سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد سے وہ برقی محمد بن خالد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ کثیر بن شہاب فارسی سے انہوں نے کہا ہم رحبہ میں امیرؑ المومنین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حسینؑ جناب امیرؑ کے سامنے آئے تو وہ اس قدر ہنسے کہ آپؑ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے پھر آپؑ نے فرمایا اللہ نے ایک قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا اور نفس کو وجود بخشا ضرور یہ قتل کیا جائے

گا اور اس پر آسمان وزمین ضرور روئیں گے۔

حدیث ⑰ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ برقی سے وہ عبدالعظیم حسنی سے وہ حسن سے وہ ابوسلمہ سے انہوں نے کہا کہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان وزمین صرف یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ پر ہی روئے۔

حدیث ⑱ مجھے میرے والد اور بھائی نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی سے انہوں نے کہا ہم کو یحییٰ نے بیان کیا وہ امام ابوجعفر الثانیؑ کی خدمت کرتے تھے وہ علی سے وہ صفوان بن جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے مدینہ کے راستے میں سوال کیا اور ہمارا ارادہ مکہ کی طرف جانے کا تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے فرزندؑ کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ کو پریشان، غمزدہ اور رنج والم کی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کاش کہ تم سن سکتے جو میں سن رہا ہوں تو تم کو وہ غم مجھ سے سوال کرنے سے روک دیتا۔ میں نے کہا آپؑ کیا سن رہے ہیں؟۔ فرمایا فرشتوں کا گڑگڑانا کہ اللہ کی طرف امیرؑ المومنین اور حسینؑ کے قاتلوں پر بددعا کرنا اور جنوں کا نوحہ کرنا اور ان فرشتوں کا رونا جو قبر حسینؑ کے گرد ہیں اور ان کا جزع کرنا اور اس کے ہوتے ہوئے کس کے لیے کھانا، پینا اور سونا خوشگوار ہوسکتا ہے۔

حدیث ⑲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی علوی سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ کثیر بن شہاب حارثی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رحبہ میں امیرؑ المومنین کے

پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حسینؑ نمودار ہوئے تو جناب علیؑ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپؑ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اللہ نے ایک قوم کا ذکر کیا ہے ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا یہ ضرور قتل کیا جائے گا اور آسمان وزمین اس پر ضرور روئیں گے۔

حدیث ۲۰ انہی سے مروی ہے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے انہوں نے کہا مجھے ابو معشر نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان نے خون برسایا اور عمر کا کہنا ہے کہ مجھے ابو معشر نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو بیت المقدس کی ہر کنکری کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

حدیث ۲۱ مجھے میرے والد نے محمد بن حسن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہزیار سے وہ حسن بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ داؤد بن فرقد سے انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا اور جس نے یحییٰ بن زکریاؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا اور آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے وقت آسمان سال بھر سرخ رہا پھر فرمایا حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر آسمان اور زمین روئے اور ان کی سرخی ان کا رونا ہے۔

باب نمبر (۲۹)

امام حسینؑ پر جنّات کا نوحہ کرنا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسن بن ابوخطاب سے روایت

کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ رسولؐ اللہ کی زوجہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب آپؐ کی روح اللہ نے قبض کر لی تو میں نے نوحہ نہیں سنا مگر ایک رات جس دن حسینؑ کربلا میں شہید ہوئے ایک جنیہ عورت آئی جو کہہ رہی تھی:۔

أیلعَیناىَّ فَانْهَمِلا بِجهْدِ فَمنْ یَبْکی عَلی الشُّهداءِ بَعْدی

عَلی رَهْطٍ تُقُودُهُمُ المنایا إلی مُتَجبِّرٍ مِنْ نَسْلِ عَبْد

''اے میری آنکھوں تم اچھی طرح بہہ پڑو۔ میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا۔ ایک ایسی جماعت پر جن کو موت ایک غلام نسل کے سرکش آدمی کی طرف کھینچ کر لئے جا رہی ہے''۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید

سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے وہ احمد بن عمرو بن مسلم سے وہ میثمی سے روایت کرتے ہیں کہ کوفے کے پانچ آدمیوں نے حسینؑ کی مدد کا ارادہ کیا تو وہ ایک بستی کے پاس سے گزرے جس کا نام شاہی ہے اچانک ان کے سامنے دو آدمی آ گئے ان میں سے ایک بوڑھا اور ایک جوان تھا ان دونوں نے ان کو سلام کہا تو بوڑھے نے کہا میں ایک جن ہوں اور یہ میرا بھتیجا ہے پھر اسنے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں کا ارادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا ہم ایک مظلوم امامؑ کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ان سب کو جن بوڑھے نے کہا میری ایک رائے ہے انسانی جوانوں نے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اڑ کر جاؤں اور ان لوگوں کی خبر تم کو پہنچاؤں پھر تم ان کی مدد کے لیے نکلو تو ان

سب نے کہا ہمیں آپ کی رائے بہت اچھی لگی وہ بوڑھا جن ایک رات اور دن غائب رہا پس جب اگلی صبح ہوئی تو اچانک انہیں ایک آواز سنائی دی جس کو سننے لگے لیکن انہیں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور آواز لگانے والا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں یہاں اس وقت پہنچا کہ میں نے طف میں مٹی کے اندر خاک آلود رخسار ذبح کئے ہوئے دیکھے اور ان کے آس پاس چند جوان تھے جن کے سینے چراغوں کی طرح خون آلود تھے کہ وہ تاریکیوں میں نور بکھیر رہے ہوں میں نے اپنی رفتار تیز کی تا کہ ان کے حورعین کو ملنے سے پہلے پہلے میں انہیں جا ملوں بے شک حسینؑ ایسا چراغ تھے جن سے روشنی حاصل کی جاتی تھی اللہ بخوبی جانتا ہے کہ میں نے یہ بات جھوٹ نہیں کہی اور وہ جنت میں رسولؐ اللہ، علیؑ و فاطمہ بتولؑ اور جعفر طیارؑ کے پاس ہیں۔ انسانوں میں سے بعض جوانوں نے یہ جواب دیا۔ جاؤ! آپؑ کی قبر پر جہاں آپؑ اب قیام کریں گے اور وہ سرزمین قیامت تک سرفراز رہے گی اور بے شک میں ایسے راستے پر چلا جس پر وہ چل رہے ہیں اور میں نے ایسے پیالے سے پیا جو کہ بہت گاڑھا ہے وہ ایسے نوجوان ہیں جن کے دل اللہ کے لیے ہیں اور وہ اپنے مال، احباب اور گھروں سے جدا ہو گئے۔

حدیث ③

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے عمر بن سعد اور عمر بن ثابت نے ربی زیاد قندی سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے نوحہ کرنے والے جنوں کا نوحہ اس وقت سنا جب کہ حسینؑ کربلا میں قتل کر دیئے گئے وہ سحری کے وقت جبانہ میں یوں کہہ رہتے تھے:۔

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ ۔۔۔ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الخُدُود

أَبُوا هُمِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ ۔۔۔ جَدُّ هُ خَيْرُ الجُدُودِ

''رسولؐ اللہ نے حسینؑ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو ان کے رخسار میں ہمیشہ کے لیے چمک آ گئی ان کے والدینؑ قریش کے بلند خاندان میں سے تھے اور ان کے جد دیگر اجداد سے بہتر تھے''۔

حدیث ④

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی کہ عمر بن سعد نے ولید بن عنسان سے حدیث بیان کی اس نے اس سے جس نے انہیں حدیث بیان کی کہ جنات حسینؑ بن علی علیہ السلام پر یوں نوحہ کر رہے تھے:۔

لمن الأبیات بالطف علی کرب بنینه تلك أبیات الحسین یتجاوبن الرنینه

''طف کے مقام پر کس کے مکان ہیں جو انہوں نے مجبوراً یہاں بنائے۔ یہ حسینؑ کے گھر ہیں جو رونے والوں کو رو کر ہی جواب دیتے ہیں''۔

حدیث ⑤

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے حدیث بیان کی کہ مجھے ایوب بن سلیمان بن ایوب خزاری نے علی بن الحزور سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے لیلیٰ سے سنا وہ کہہ رہی تھی کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ پر جنوں کا نوحہ یوں سنا:۔

یا عین جودی بالدموع فإنما یبکی الحزین بحرقة تفجع

یا عین ألهاك الرقاب بطیبة من ذکر آل محمد توجع

باتت تثلا ثلا بالصعید جسومهم بین الوحوش وکلهم فی مصرع

''اے آنکھ تو آنسوؤں کی سخاوت کر کیونکہ غم زدہ شخص جلن اور گھبراہٹ سے رو رہا ہے۔ اے آنکھ تجھے لوگوں نے اچھی زندگی گزارنے کی وجہ سے غافل کر دیا آل محمدؐ کی یاد اور مظلومی سے۔ تین دن تک

ان کے جسم پاک کھلی زمین پر پڑے رہے۔ وحشیوں نے سب کو بے دردی سے قتل کر ڈالا''۔

حدیث ⑥

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عبدالرحمن بن ابی حماد سے وہ ابولیلیٰ واسطی سے وہ عبداللہ بن حسان کنانی سے انہوں نے کہا کہ حسینؑ بن علیؑ پر جن یوں مرثیہ کہتے ہیں:۔

ماذاتقولونَ إذقالَ النَّبی لَکم ماذافَعلتمْ وأنتم آخِرُ الأُمم؟

بأَهْلِ بَیْتی وإخْوانی ومَکْرُمَتی مِنْهُمْ أَسْری وقَتْلی ضُرِّجُوا بِدَم؟

''جب نبیؐ تم سے پوچھیں گے کہ تم تو آخری امت تھے تو تم نے کتنی بری اور گھناؤنی حرکت کی، تم نے میرے اہل بیتؑ، بھائیوں اور میری عزت وآبرو کے ساتھ کیا کیا؟ نہیں کیا تم نے اے ذلیل امت مگر تم نے ان کو بے دردی سے قتل کر کے ان کو خون میں نہلا دیا''۔

حدیث ⑦

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے حدیث بیان کی کہ علی بن حسن معمر بن خلاد سے بیان کیا وہ ابوالحسن امام الرضا علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسینؑ رات کو جارہے تھے وہ عراق کا رخ کئے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی ظاہر ہوا جو یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ اور مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ معمر بن خلاد سے وہ امام رضاؑ سے سلمہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا:۔

اے میرے ناقے میرے چلا کر ہنکانے پر خوف وہراس نہ کر اور تیز چل قبل اس کے کہ صبح طلوع کرے تاکہ تو مجھے پہنچا دے اس بہترین سفر میں بہترین سوار کے پاس جو حسب ونسب میں شریف و نجیب ہے، جس کے دادا عظیم شخصیت والے اور فراخ دل ہیں، خدا ان کے بہترین اعمال کا اجر وثواب

دے اور جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہیں۔

یہ سن کر حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا:۔

عنقریب اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں گا، اور جوان کے لئے موت ننگ و عار کا باعث نہیں ہے، جب تک اس کا ارادہ حق ہو اور جب مسلمان ہے تو جہاد کرے، موت اس جوان کے لئے باعث ننگ عار نہیں جو مردان صالح کے ساتھ مواسات کرے اور ہلاک ہونے والوں سے دوری اور مجرمین کی مخالفت کرے، پس اگر زندہ رہا تو پشیمان نہیں ہوں اور اگر مر گیا تو لائق ملامت نہیں ہوں گا، لیکن تمھارے لئے یہی ذلت وخواری کافی ہے کہ تم زندہ ہو اور غیر شائستہ اعمال انجام دے رہے ہو۔

حدیث ⑧

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن یحییٰ معاذی سے وہ عباد بن یعقوب سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ عمرو بن عکرمہ سے انہوں نے کہا کہ جس صبح حسین علیہ السلام قتل ہوئے مدینہ میں ہم نے صبح کی تو ہمارا ایک غلام کہنے لگا ہم نے گزشتہ رات ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا:۔

أَيُّهَا الْقَاتِلُونَ ظُلْماً حُسَيناً ... أَبْشِرُوا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْكِيلِ

كُلُّ أَهْلِ السَّمَاءِ يَدْعُو عَلَيْكُمْ ... مِنْ نَبِيٍّ وَمَلَأٍ وَقَبِيلِ

قَدْ لُعِنْتُمْ عَلَى لِسَانِ ابْنِ دَاوُدَ ... وَذِي الرُّوحِ حَامِلِ الْإِنْجِيلِ

”اے ظلم سے حسینؑ کو قتل کرنے والو! تم عذاب اور سزا کی خوشخبری حاصل کرو۔ تمام آسمان والے تم پر بددعا کر رہے ہیں چاہے کوئی نبی ہو یا فرشتہ یا کوئی قبیلہ۔ داؤدؑ کے بیٹے کی زبان پر تم کو لعنت کی گئی اسی انجیل لانے والے روح والے یعنی عیسیٰؑ کی بھی تم پر لعنت ہے“۔

حدیث ۹

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن سنان نے عبداللہ بن قاسم بن حارث سے بیان کیا وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو جن ان پر روئے اور وہ کہہ رہے تھے:۔

یاعَینُ جُودی بالعِبَر	وابکی فقد حَقّ الخبر
أبکی ابنَ فاطمۃَ الّذی	وَرَدالفُراتَ فماصَدَر
الجِنُّ تَبکی شَجوَھا	لمّا أُتی مِنہُ الخَبَر
قُتِلَ الحسینُ وَرَھطُہُ	تَعساً لِذلِکَ مِن خبر
فلأبکینَّکَ حُرقَۃً عِندَ	العِشاءِ وبالسَّحر
ولأبکینَّکَ ماجَری عِرقٌ	وماحمل الشَّجر

”اے آنکھ آنسوؤں کی سخاوت کر اور رونا شروع کر دے کیونکہ حسین کے قتل کی خبر سچ ثابت ہوگئی ہے، سیدہ فاطمہؑ کے بیٹے کو روہ جو فرات پر آیا تو پھر وہ واپس نہ جا سکا، جب اس کی موت کی خبر آئی تو اس غم میں جن بھی اس دکھ سے رونے لگے کہ حسینؑ اور ان کا کنبہ بھی فرات کے کنارے ذبح کر دیا گیا۔ تم پر صبح و شام جلا دینے والے آنسوؤں سے روتا ہوں۔ اتنا تم پر روؤں کے درخت اس کے سیلاب میں بہہ جائیں“۔

باب نمبر ﴿۳۰﴾

حسینؑ کے قاتل پر کبوتروں کی بددعا اور لعنت

حدیث ① مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حسین بن یزید نوفلی سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد کوفی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا غڑغوں کرنے والے کبوتر کو اپنے گھروں میں رکھو کیونکہ وہ حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن الحسن نے سب نے احمد بن ادریس بن احمد سے وہ ابوعبداللہ جامورانی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ صندل سے وہ داؤد بن فرقد سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے گھر میں آپؑ کے ساتھ موجود تھا تو میں نے دیکھا کہ غڑغوں کرنے والا کبوتر اپنی آواز کو بار بار دھرا رہا تھا اور دیر تک اسے دھراتا رہا تو آپؑ نے فرمایا اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ یہ پرندہ کیا کہتا ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نہیں جانتا آپؑ نے فرمایا یہ حسین بن علی علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت بھیج رہا ہے اور بددعا کر رہا ہے اس کو تم اپنے گھروں میں رکھا کرو۔

اور مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ ابوعبداللہ جامورانی سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر (۳۱)

امام حسینؑ پر اُلّوؤں کا نوحہ و ماتم

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید اور میرے مشائخ کی ایک جماعت

نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسن بن ابی غندر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو بومہ (اُلّو) کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کسی نے اس کو دن میں دیکھا ہے؟۔ کہا گیا نہیں وہ دن میں کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے اور وہ رات ہی کو ظاہر ہوتا ہے، آپؑ نے فرمایا وہ ہمیشہ آبادیوں میں رہتا تھا جب حسینؑ قتل ہو گئے تو اسنے قسم کھائی کہ وہ آبادیوں میں کبھی بھی نہیں رہے گا تو وہ غیر آباد جگہوں میں رہتا ہے اور دن میں ہمیشہ غمگین اور روزے سے رہتا ہے اور جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ حسینؑ پر صبح تک نوحہ و مرثیہ پڑھتا ہے۔

حدیث ② مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن ابی الخطاب سے حدیث بیان

کی انہوں نے حسین بن علی بن صاعد بریری سے جو امام رضاؑ کی قبر کا نگران ہے اس نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا میں امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ لوگ اس اُلّو کو کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں قربان جاؤں ہم تو آپؑ سے پوچھنے آئے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا یہ بومہ (اُلّو) ہے یہ میرے دادؑا کے وقت میں ہوتا تھا جو رسولؐ اللہ کا وقت تھا اس وقت وہ گھروں محلوں اور مکانات میں رہا کرتا تھا جب لوگ کھانا کھاتے اڑ کر ان کے آگے جا گرتا تو لوگ اس کھانے کو پھینک دیتے اور یہ کھا پی کر اپنی جگہ واپس چلا جاتا جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے تو یہ آبادیوں سے نکل کر غیر آباد علاقوں پہاڑوں اور صحراؤں میں چلا گیا اور کہنے لگا تم بہت بری امت ہو تم نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو مار ڈالا اور میں تم کو اپنی جان پر بھی امین نہیں سمجھتا۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا یوم (اُلّو) دن میں روزہ رکھتا ہے تو جب افطار کرتا ہے تو غم ناک ہوجاتا ہے اور صبح تک حسینؑ بن علیؑ پر غمزدہ رہتا ہے۔

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسن بن علی میثمی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے یعقوب کیا تم نے اُلّو کو دن میں آواز نکالتے کبھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کبھی نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ ایسا کیوں ہے؟۔ انہوں نے کہا ہمیں علم نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیونکہ وہ دن میں روزے سے ہوتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہے جو اللہ نے اس کو دیا ہے جب رات آتی ہے تو جو کچھ اللہ اسے رزق دیتا ہے وہ اس پر افطار کرتا ہے پھر وہ حسینؑ پر صبح تک نوحہ کرتا ہے۔

باب نمبر (۳۲)

امام حسینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ اپنے والد حسن بن محبوب سے بیان کرتے ہیں وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علیؑ بن حسینؑ فرمایا کرتے تھے جس مومن کی آنکھیں غم حسینؑ میں ایک آنسو بھی بہائیں حتٰی کہ اس کے رخسار پر آ گرے تو اللہ اس کو جنت میں ایک کمرہ دے گا جس میں وہ کئی زمانے تک رہے گا اور جس مومن کی آنکھیں آنسو بہائیں وہ اسکے رخسار پر گرنے لگے اور یہ آنسو ہمارے مصائب کو یاد کر کے بہے ہوں جو ہمیں اس دنیا میں اپنے دشمنوں کی طرف سے پہنچے تو جب یہ آنسو اس کے رخسار پر گرتا ہے تو اللہ اس کے چہرے سے تکلیف کو ہٹا دیتا ہے اور اللہ اسکو قیامت کے دن اپنے غصے اور آگ سے بچائے گا۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے ابوعبداللہ جامورانی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا رونا اور گھبراہٹ آدمی کے لیے ناپسندیدہ ہے صرف حسینؑ پر رونا اور گریہ وزاری کرنا واجب ہے کیونکہ ان پر رونے میں عظیم اجر و ثواب ہے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر رزاز سے انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین زیات سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو ہارون المکفوف سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے اپنی ایک طویل حدیث میں فرمایا جس شخص کے پاس حسینؑ کا ذکر کیا

جائے تو اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو اس کا ثواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا۔

حدیث ۴ حکیم بن داؤد بن حکیم، سلمہ بن خطاب سے وہ بکار بن احمد قسام سے وہ حسن بن عبدالواحد سے وہ مفضل بن ابراہیم سے وہ ربیع بن منذر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے علیؑ بن حسینؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے جس کی آنکھیں ایک قطرہ آنسو بھی حسینؑ کے لیے بہائیں اللہ اس کو جنت میں ایک کمرہ دے گا جس میں وہ کئی زمانوں تک رہے گا۔

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد سے بیان کرتے ہیں وہ حمزہ بن علی الاشعری سے وہ حسن بن معاویہ بن وھب سے وہ اس سے جس نے اس کو امام جعفرؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے پھر آپؑ نے جعفر رزاز کی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ حسن بن علی سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ علی بن مغیرہ سے وہ ابی عمارہ المنشد سے انہوں نے روایت کی ہے کہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس جب بھی حسینؑ بن علیؑ کا ذکر کیا جاتا تو پھر کوئی سارا دن اور ساری رات آپؑ کو مسکراتا ہوا نہ دیکھتا۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ

مسمع بن عبدالمالک سے جو کردین البصری ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا مسمع تم اہل عراق میں سے ہو کیا تم حسینؑ کی قبر کے پاس نہیں جاتے۔ میں نے کہا نہیں میں اہل بصرہ میں مشہور آدمی ہوں اور ہمارے پاس جو لوگ ہیں وہ اس خلیفہ کی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اور ناصبیوں وغیرہ سے بہت سے قبائل ہمارے دشمن ہیں اور میں اس سے با امن نہیں ہوں کہ وہ میرے کوائف سلیمان کی اولاد تک پہنچا دیں اور میرے ساتھ ایسا سلوک کریں جو دوسروں کے لئے باعث عبرت بن جائے اسی وجہ سے احتیاط کرتا ہوں اور زیارت کے لئے نہیں جاتا۔ امامؑ نے مجھے فرمایا کیا تمہیں یاد نہیں جو مصائب میرے جدؑ پر گزرے؟۔ میں نے کہا بے شک میں جانتا ہوں اور جب بھی مجھے حسینؑ یاد آجاتے ہیں تو مجھ پر رنج والم کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے حتیٰ کہ جب میں کھانا کھانے لگتا ہوں اور حسینؑ مجھے یاد آجاتے ہیں تو میں کھانے سے رک جاتا ہوں اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوجاتی ہے جسے دیکھ کر میرے گھر والے بھی پریشان ہوجاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا اللہ تیرے آنسوؤں پر رحم کرے تم ان لوگوں میں سے ہو جو ہماری مصیبت میں مصیبت زدہ رہتے ہیں اور ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں ہمارے لیے ہی مغموم ہوتے ہیں اور ہمارے خوف سے ہی خوفزدہ ہوتے ہیں اور جب ہم امن میں ہوں تو وہ بھی بے خوف ہوجاتے ہیں تم مرتے وقت دیکھو گے کہ میرے آباءؑ تمہارے لیے کس طرح حاضر ہونگے اور ملک الموت کو تمہارے متعلق وہ وصیت کریں گے اور تجھے جو بشارت دیں گے وہ بہت افضل ہوگی اور ملک الموت تم پر تمہاری شفقت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ رحم دل اور نرم ہوگا (مسمع کا بیان ہے) پھر آپؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تو آپؑ نے فرمایا الحمد اللہ اس اللہ نے ہم اہل بیتؑ کو تمام مخلوق سے زیادہ رحمت اور نرم دلی کے ساتھ خاص کیا۔ اے مسمع جب سے امیرؑ المومنین قتل ہوئے تو زمین اور آسمان ہم پر رو رہے ہیں اور جو فرشتے رو رہے ہیں ان کو کوئی شمار کرنے والا شمار نہیں کرسکتا اور جب سے ہم قتل ہوئے تب سے فرشتوں کے آنسو نہیں

تھے اور جو آدمی بھی ہمارے مصائب پر روتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر رحم فرماتا ہے اس سے قبل کے اس کی آنکھ سے کوئی آنسو گرے اللہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اگر غم حسینؑ میں بہنے والا ایک آنسو جہنم میں گر جائے تو اس کی آگ بجھ جائے حتٰی کہ ایک ذرہ بھی گرمی نہ رہے اور ہماری وجہ سے تکالیف اٹھانے والا دل جب ہمیں موت کے وقت دیکھے گا تو خوش ہوگا اور یہ خوشی اس کے دل میں اس وقت تک برقرار رہے گی یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر ہمارے ساتھ آجائے گا اور کوثر بھی ہمیں دوست رکھنے والے پر بہت خوش ہوتا ہے جب وہ وہاں پہنچے گا تو وہاں ہر انواع واقسام کے کھانے کھائے گا جنہیں وہ اپنے سے دور کرنا پسند نہیں کرے گا۔ اے مسمع! جس نے اس سے ایک گھونٹ پانی بھی پی لیا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ پانی مانگے گا اور وہ کافور جیسی ٹھنڈک کستوری کی خوشبو زنجبیل کا ذائقہ شہد سے بھی میٹھا ہوگا مکھن سے نرم آنسوؤں سے صاف عنبر سے زیادہ خوشبودار جو تسنیم سے نکلے گی اور وہ جنت کی نہروں پر کنکریوں پر چلے گا جو موتیوں اور یاقوت کی ہونگی ان نہروں پر آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ پیالے ہوں گے اس کوثر کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اس کے پیالے سونے چاندی اور رنگارنگ موتیوں کے ہوں گے پینے والے کے چہرے پر اس طرح خوشبو مہکے گی کہ پینے والا کہے گا کاش کہ مجھے یہاں چھوڑ دیا جائے کیونکہ اس کا متبادل اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا میں یہاں سے نہیں جانا چاہتا۔ اے ابن کردین! تو ان لوگوں میں سے ہے جو اس سے سیراب ہونگے اور جو آنکھ ہم پر روئی ہے وہ کوثر کو دیکھ کر خوش ہوگی اور اس سے پلائی جائے گی اور ہم سے محبت رکھنے والا شخص اس سے وہ مزہ اور لذت اور خواہش پائے گا جو دوسرے لوگ نہیں پاسکیں گے۔ کوثر پر امیرؑ المومنین ہوں گے ان کے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا جس سے وہ ہمارے دشمنوں کو وہاں سے دور کریں گے ان میں سے ایک شخص کہے گا (إنّي أشهد الشّهادتين) میں تو دونوں شہادتیں (یعنی توحید اور نبوت کی شہادت) دیتا ہوں تو آپؑ کہیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ اور اس

سے کہو کہ وہ تمہاری شفاعت کرے تو وہ کہے گا میرا امام جس کا آپؑ ذکر کر رہے ہیں مجھ سے بیزار ہو گیا ہے تو آپؑ اسے حکم دیں گے کہ دور ہٹ جا اور جس کو تم نے دنیا میں اپنا پیشوا بنا رکھا اور جس سے تم دوستی کرتے رہے اسی سے مانگو اگر وہ تمہارے نزدیک تمام مخلوق میں بہتر تھا تو اب بھی اسی سے کہو کہ وہ یہاں تمہاری شفاعت کرے کیونکہ سب سے بہتر تو وہ ہے جس کے پاس شفاعت ہے۔ وہ کہے گا کہ میں پیاس سے ہلاک ہو رہا ہوں۔ آپؑ اسے فرمائیں گے کہ اللہ تیری پیاس کو اور زیادہ کرے۔ (مسمع کا بیان ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ حوض کوثر کے قریب کیسے چلا جائے گا؟ حالانکہ کوئی بھی اس پر قادر نہیں ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا وہ دنیا میں بری چیزوں سے پرہیز کرتا رہا اور جب ہم اہل بیتؑ کا ذکر کرتا تو ہمیں برا کہنے سے بھی باز رہتا اور کئی ایسی چیزوں کو اس نے ترک کئے رکھا جن پر دوسرے لوگ جراءت کر لیتے تھے مگر یہ ہماری محبت کی وجہ اور ہمیں چاہنے کی وجہ سے اس طرح نہیں کرتا تھا بلکہ اپنی عبادت میں زیادتی اور تدیّن کی وجہ سے اس طرح کرتا تھا تو جب وہ اس طرح اپنے آپ کو مشغول رکھتا تو لوگوں کو اچھائی یا برائی سے یاد کرنے کی اسے فرصت ہی نہ ہوتی مگر اس کا دل منافق تھا اور اس کا دین ناصبی تھا، وہ ماضی کے خلفاء کا دوست اور ان دو کو سب پر مقدم رکھتا تھا۔

قول مترجم:۔

کوئی بھی معقول انسان اس حدیث کو پڑھ کر سمجھ سکتا ہے کہ ''شہادتین'' پر اکتفا کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جو باطل اماموں کے پیروکار ہوں گے جن کے دل میں محبت اہل بیتؑ نہیں ہوگی لیکن وہ اپنی عبادت میں شدید مشقت کریں گے اور اسی کو اپنے لئے باعث نجات سمجھیں گے، ایسے شخص کو امام نے ناصبی کہا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو حوض تک پہنچ تو جائے گا لیکن اسے وہاں آب کوثر پینا نصیب نہیں ہوگا اور اسے وہاں سے دھکیل دیا جائے گا، مومنین اس حدیث پر سنجیدگی سے غور کریں۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر ارجانی سے اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن عبداللہ زرارہ سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ حج کیا تو میں نے کہا اے رسولؐ اللہ کے فرزندؑ اگر حسینؑ کی قبر کھولی جائے تو کیا اس میں کوئی چیز ملے گی تو آپؑ نے فرمایا۔ اے ابن بکیر! تیرے سوالات کتنے عظیم ہیں یقیناً حسین علیہ السلام اپنے ماں باپ اور بھائی سمیت رسولؐ اللہ کے پاس اللہ کے عرش پر قیام پذیر ہیں اور وہاں یوں دعا کر رہے ہیں:۔

(یارَبِّ أَنْجِزْ لی ماوَعَدتَنی) اے میرے رب تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا وہ پورا کر۔ اور وہ اپنے زائرین کو دیکھ رہے ہیں اور وہ ان کے ناموں اور ان کے آباء کے ناموں اور ان کی آنے والی نسل کو جانتے ہیں۔ نیز جو شخص انہیں روتا ہے تو وہ اسے اچھی طرح جانتے ہیں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے باپ کے لیے استغفار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں اے رونے والے اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے تیرے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے تو تُو اتنا خوش ہو جائے جتنا کہ اب غمگین ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور اس کا ہر گناہ اور غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن عمیر سے وہ بکر بن محمد سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں اگرچہ مچھر کے پر کے برابر تو اسکے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ بکر بن محمد سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۹ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن الخطاب سے روایت کی وہ حسن بن علی سے وہ علاء بن زرین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس مومن کی آنکھیں غم حسینؑ کے لیے بہہ پڑیں یہاں تک کہ ایک آنسو بھی بہہ جائے اور اس کے رخسار پر گرے تو اللہ اس کو جنت کے چوباروں میں جگہ دے دے گا جس میں وہ کئی زمانوں تک رہے گا۔

حدیث ۱۰ اسی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے وہ علی بن سیف سے وہ بکر بن محمد وہ فضیل بن فضالہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اسکی آنکھیں بہہ پڑیں تو اللہ اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۳۳﴾

غم حسینؑ میں شعر پڑھنے، رونے اور رلانے کا ثواب

حدیث ① ہمیں ابوالعباس قرشی نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے روایت کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو ہارون المکفوف سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے ابو ہارون حسینؑ کے متعلق کوئی شعر سناؤ اس نے کہا کہ میں نے انہیں شعر سنایا تو آپؑ رونے لگے پھر فرمایا اس طرح سناؤ جیسے تم روتے ہوئے اپنے لئے شعر پڑھتے ہو۔ میں نے اسی طرح یہ شعر سنایا:۔

اَمُرُّ عَلٰی جَدَثِ الحسین فَقُلْ لِاَعْظُمِہِ الزَّکِیَّۃ

''قبرِ حسینؑ سے گزرا اور ان پاک ہڈیوں سے کہہ''۔

(ہارون کا کہنا ہے) آپؑ رونے لگے اور پھر فرمایا اور سناؤ۔ میں نے دوسرا قصیدہ سنایا آپؑ رونے لگے میں نے رونے کی آوازیں پردے کے پیچھے سے بھی سنیں آپؑ نے مجھے فرمایا۔ اے ابو ھارون حسینؑ کے متعلق جس نے شعر کہا پھر وہ خود بھی رویا اور دس آدمیوں کو بھی رلایا تو اسکے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق ایک شعر کہا پھر خود بھی رویا اور پانچ آدمیوں کو رلایا تو ان کے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اگر کوئی حسینؑ کے متعلق شعر کہے اور خود بھی روئے اور دوسرے آدمی کو بھی رلائے تو دونوں کے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اور جس کے پاس حسینؑ کا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھوں سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور وہ اسے جنت دیئے بغیر راضی نہیں ہوگا۔

حدیث ② مجھے ابوالعباس نے محمد بن الحسین سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی ابن ابی عثمان سے وہ حسن بن علی بن ابوالمغیرہ سے وہ ابی عمارہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت

کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابا عمارہ! مجھے حسینؑ کے متعلق شعر سناؤ۔ میں نے آپؑ کو سنایا تو آپؑ رونے لگے پھر میں نے اور شعر سنائے اور آپؑ روتے رہے پھر سنائے آپؑ اور زیادہ رونے لگے وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں انہیں اشعار سناتا رہا اور آپؑ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ میں نے آپؑ کے گھر سے بھی رونے کی آوازیں سنیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو عمارہ! جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر پچاس آدمیوں کو رلایا تو اسکے لیے جنت ہے اور جس نے ان کے متعلق شعر کہہ کر چالیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے ان کے متعلق شعر کہہ کر تیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے شعر کہہ کر بیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر دس آدمیوں کو رلایا تو اسکے لیے بھی جنت ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر ایک آدمی کو رلایا تو اس کے لیے بھی جنت ہے اور جو ان کے متعلق شعر کہہ کر خود رویا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص حسینؑ کے قتل پر شعر پڑھ کر تکلیف سے رویا تو اسکے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص مصیبت حسینؑ میں شعر کہے اور رونے جیسی شکل بنائے اس کے لئے بھی جنت ہے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ ابن ابی عمیرہ سے وہ عبداللہ بن حسان سے وہ ابن ابی شعبہ سے وہ عبداللہ بن غالب سے انہوں نے کہا میں امام ابو عبداللہؑ کے پاس گیا تو میں نے انہیں حسینؑ کا ایک مرثیہ سنایا جب میں اس شعر پر پہنچا۔

لَبلِیَّۃَ تَسقُو حُسَیناً بِمَسقَاۃِ الثَّرٰی غَیرِ التُّرَابِ

''پشت پردہ مخدرات گریہ کرتی تھیں اور باصدائے بلند کہتی تھیں: وا ابتاہ۔''

تو پردے کے پیچھے اہل حرم چیخیں مار کر رونے لگیں اور کہنے لگیں وا أبتاہ!!!۔

حدیث ④ انہیں سے مروی ہے وہ محمد بن حسین وہ محمد بن اسماعیل وہ صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے متعلق شعروں کا ایک بیت کہے اور وہ خود بھی روئے اور دس آدمیوں کو بھی رلائے تو اس کے لیے بھی اور رونے والوں کے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص حسینؑ کے لیے ایک بیت پڑھے اور وہ خود بھی روئے اور نو دوسرے آدمیوں کو بھی رلائے تو ان سب کے لیے جنت ہے پھر آپؑ یونہی فرماتے رہے یہاں تک فرمایا کہ جو حسینؑ کے متعلق ایک بیت کہے پھر روئے اور تکلیف سے روئے تو اسکے لیے جنت ہے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، یا رونے والے کی صورت بنائے تو اس کے لئے جنت ہے)۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ محمد بن الحسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو ہارون المکفوف سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھے فرمایا کوئی شعر سناؤ میں نے انہیں اشعار سنائے فرمایا ایسے نہیں بلکہ اس طرح جس طرح تم اشعار پڑھتے ہو اور جس طرح تم حسینؑ کا ان کی قبر پر مرثیہ کہتے ہو تو میں نے انہیں یہ شعر سنایا:۔

أُمُرُّ عَلَى جَدَثِ الْحُسَيْنِ فَقُلْ لِأَعْظُمِهِ الزَّكِيَّةِ

''جب تم حسینؑ کی قبر سے گزرو تو ان کی پاکیزہ ہڈیوں سے کہو''۔

راوی کہتا ہے کہ آپؑ کی آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو گیا تو میں رک گیا۔ مجھ سے فرمایا سناتے رہو اور مزید اشعار سناؤ تو میں نے یہ شعر پڑھا:۔

يٰمَرْيَمُ قُومِي فَانْدُبِي مَوْلَاكِ وَعَلَى الْحُسَيْنِ فَأَسْعِدِي بِبُكَاكِ

''اے مریم اٹھو اور اپنے آقا پر گریہ کرو اور روؤ اور حسینؑ پر اپنے رونے سے مدد کرو''۔

تو آپؑ بھی روئے آپؑ کے اہل حرم بھی جب ان کے رونے کی آوازیں تھم گئیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابا ہارون! جو شخص حسینؑ پر شعر پڑھ کر روئے اور دس آدمیوں کو رلائے تو اس کے لیے جنت ہے پھر ایک ایک کم کرتے رہے حتّٰی کہ ایک پر پہنچ گئے تو فرمایا جو حسینؑ کے متعلق شعر پڑھ کر خود بھی رویا اور ایک آدمی کو بھی رلایا تو اسکے لئے جنت ہے پھر فرمایا جس نے حسینؑ کو یاد کیا اور رو دیا اس کے لیے بھی جنت ہے۔

حدیث ⑥ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا ہر چیز کا ثواب محدود ہے لیکن ہمارے مصائب پر آنسو بہانے کا ثواب لامحدود ہے۔

قول مترجم:۔

انسان دنیا میں جتنی بھی عبادتیں کرتا ہے ان کا ثواب محدود ہوتا ہے لیکن مصائب معصومینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب لامحدود ہے لیکن علماءِ سوء نے لوگوں کی تربیت کچھ اس طرح کی ہے کہ انہوں نے لامحدود ثواب کو چھوڑ کر محدود ثواب کا انتخاب کرلیا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہ محدود ثواب بھی اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک لامحدود ثواب سے تمسک نہ کیا جائے۔

حدیث ⑦ محمد بن احمد بن الحسین العسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن اسماعیل و صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے حسینؑ پر ایک شعر پڑھا اور خود بھی رویا اور دس آدمیوں کو بھی رلایا تو اسکے لیے جنت ہے اور جو شعروں کا ایک بیت پڑھ کر خود بھی رویا اور نو آدمیوں کو بھی رلایا تو ان کے لیے بھی جنت ہے پھر آپؑ مسلسل ایک ایک کم کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا جو حسینؑ کے لیے ایک بیت کہہ کر رویا اور تکلیف سے رویا تو اسکے لیے جنت ہے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، یا رونے والے کی صورت بنائے اس کے لئے بھی جنت ہے)۔

باب نمبر ﴿۳۴﴾

پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنا اور آپؑ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب

حدیث ① ❀ مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی کہ وہ خشاب سے وہ علی بن حسان سے وہ عبدالرحمن بن کثیر سے وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے پانی مانگا پھر جب پی لیا تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر آپؑ نے مجھے فرمایا اے داؤد! اللہ عزوجل حسینؑ کے قاتل پر لعنت کرے جو آدمی بھی پانی پیئے پھر حسینؑ کو یاد کر کے ان کے قاتل پر لعنت کرے تو اللہ عزوجل اسکے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتا ہے اور اسکے لیے ایک لاکھ درجات بلند کرتا ہے گویا کہ اس نے ایک لاکھ غلام آزاد کئے اور اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن نورانی دل والا اٹھائے گا۔

قول مترجم:۔

مومنین کا فرض ہے کہ وہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو سکھائیں کہ پانی پینے کے فوراً بعد وہ کہیں ''صلوٰۃ بر حسینؑ ،لعنت بر یزید لعن اللہُ علیٰ القوم الظالمین''۔ اس طرح وہ عمل معصومینؑ میں شریک ہوجائے گا اور ان کی شفاعت کا مستحق بن جائے گا۔

مجھے محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے وہ سہل بن زیاد سے وہ جعفر بن ابراہیم حضرمی سے وہ سعد بن سعد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۳۵﴾

علیؑ بن حسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ

حدیث ① مجھے میرے والد نے میرے مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث

بیان کی وہ سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ ابو داؤد المسترق سے وہ ہمارے بعض اصحاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علی بن حسینؑ اپنے پدر گرامی حسینؑ بن علی علیہ السلام پر چالیس برس تک روتے رہے جب بھی آپؑ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؑ حسینؑ کو یاد کر کے رونے لگتے ایک دن آپؑ کے ایک غلام نے کہا اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے ڈر ہے کہ یہ رونا آپؑ کی جان لے لے گا تو آپؑ نے فرمایا ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے'' (یوسف ۸۶)۔ میں نے جب بھی بنی فاطمہؑ کو یاد کیا تو میرا گلا گھٹنے لگتا ہے اور آنسو میرے گلے کو گھونٹنے لگتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب

الزیات سے بیان کیا انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے اسماعیل بن منصور سے انہوں نے ہمارے ساتھی سے انہوں نے روایت کی کہ ایک دن امام علیؑ بن حسین علیہ السلام سجدے میں تھے اور حسینؑ کو یاد کر کے رو رہے تھے اور آپؑ کے ایک غلام نے کہا اے میرے آقا! کیا آپؑ کے غم کے ختم ہونے کا کوئی وقت بھی ہے؟۔ آپؑ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا تیرے لیے ویل ہو یا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، جو ہم نے دیکھا ہے اس کے مقابلے میں یعقوب کا غم بہت چھوٹا ہے پھر بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں یوں گلہ کیا ﴿يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ﴾ ''ہائے افسوس! یوسف (علیہ

السلام کی جدائی) پر'' (یوسف ۸۴)۔انہوں نے اپنا ایک بیٹا کھویا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بابا، اپنے بھائیوں، اپنے چچا اور اہل بیتؑ کے جوانوں کو قتل ہوتے دیکھا۔

اور روایت ہے کہ ایک بار امام علیؑ بن حسین علیہ السلام عقیلؑ کی اولاد سے خصوصی شفقت فرما رہے تھے تو آپؑ سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ آپؑ اپنے چچا زادوں کی طرف مائل ہیں اور آل جعفرؑ سے اس طرح خصوصی شفقت نہیں فرماتے۔آپؑ نے فرمایا مجھے وہ دن آج بھی یاد ہے کہ جب میں حسینؑ کے ساتھ تھا اور آل عقیلؑ کی قربانیاں بے شک بہت عظیم ہیں جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل ان کے لیے نرم ہوجاتا ہے اسی لئے میں انہیں زیادہ چاہتا ہوں۔

قول مترجم:۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آل عقیلؑ نے کیسی قربانیاں پیش کی ہوں گی کہ امامؑ زندگی بھر ان کے مشکور رہے، اس کے برخلاف آل جعفرؑ کی قربانیاں ایسی نہ تھیں کہ امامؑ ان کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔

باب نمبر (۳۶)

امام حسینؑ قتیل عبرت ہیں مومن جب بھی آپؑ کو یاد کرتا ہے رو پڑتا ہے

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور علی بن الحسین نے روایت کیا اور محمد بن الحسن نے بھی وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ سعید بن جناح سے وہ ابو یحییٰ سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امیرؑ المومنین نے حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''اے ہر مومن کے آنسو''۔ آپؑ نے فرمایا میں بابا جان؟۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ہاں اے بیٹے۔

حدیث ۲ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ العطار سے حدیث بیان کی وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابو عمارہ منشد سے انہوں نے روایت کی کہ جس دن بھی امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام ابا عبداللہؑ الحسینؑ کا ذکر ہوا تو پھر کسی نے آپؑ کو سارا دن مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپؑ فرماتے ہیں کہ حسینؑ ہر مومن کے آنسو ہیں (یعنی یاد حسینؑ ہر مومن کے لئے گریہ کا سبب ہے)۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ اسماعیل بن مہران سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو مومن بھی مجھے یاد کرتا ہے وہ آنسوؤں سے بھر آتا ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن موسیٰ

سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ حسن بن موسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ ابان احمد سے وہ محمد بن حسین خزاز سے وہ ھارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور ہم نے حسینؑ کا ذکر کیا اور ان کے قاتل پر اللہ کی لعنت ہو تو امام ابوعبداللہؑ رونے لگے راوی کہتا ہے پھر امامؑ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو مومن بھی میرے متعلق سنتا ہے وہ روتا ہے۔

حدیث ۷ مجھے علی بن حسین نے علی بن حسین سعد آبادی سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن ابوعبداللہ البرقی نے اپنے والد سے روایت کیا وہ ابن مسکان سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو کہ مصائب و آلام میں قتل کیا جاؤں گا اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی میرے پاس کوئی مصیبت زدہ آتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس حال میں واپس بھیجتا ہے کہ اس کا دل اپنے اہل

کی طرف جاتے ہوئے مطمئن ہوتا ہے۔

باب نمبر (۳۷)

حسینؑ سیّد الشہداء ہیں

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ حنان سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرو اور اس میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ وہ تمام مخلوق میں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور سید الشہداءؑ ہیں۔

قول مترجم:۔

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ بغیر کسی عذر کے زیارت امام حسینؑ نہ کرنا گویا اُنؑ پر ظلم کرنا ہے جس کی جراءت کوئی بھی مومن نہیں کرسکتا، جو کوئی کسی بھی بہانے سے مومنین کو زیارت حسینؑ سے روکتا ہے تو فوراً سمجھ لیجئے کہ وہ انسانی شکل میں شیطان ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے مدینہ میں امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں تو آپؑ نے فرمایا کیا تمہارے پاس افضل الشہداء نہیں ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حسینؑ کی قبر کے آس پاس چار ہزار فرشتے پراگندہ بال اور خاک آلود جسم کے ساتھ قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ③ مجھے ابوالعباس رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ ابوداؤد المسترق سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھی اور کسی کو کرائے پر خچر لینے کے لئے بھیجا تھا تاکہ میں شہداء کی قبروں کی زیارت کروں۔ امامؑ

نے مجھ سے پوچھا تم کو سید الشہداؑ کی زیارت سے کس چیز نے روکا ہوا ہے۔ میں (ام سعید) نے پوچھا سید الشہداءؑ کون ہیں؟۔ فرمایا حسین علیہ السلام۔ ام سعید نے پوچھا جو ان کی زیارت کرے گا اسے کیا حاصل ہوگا؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب اور خیر و برکات میں اتنا اتنا ملے گا (حضرتؑ نے تین مرتبہ اس کی تکرار کی)۔

حدیث ④

مجھے ابو العباس رزاز نے محمد بن الحسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابو عبداللہؑ کی طرف آئی اور ان کے پاس گئی، تھوڑی دیر کے بعد میری کنیز آ کر کہنے لگی تمھارے لئے سواری لے آئی ہوں۔ امام ابو عبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کہاں کا ارادہ ہے اور کیا تلاش کرنا چاہتی ہو۔ ام سعید نے کہا میں شہداء کی قبروں کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو ایک دن کے لیے موخر کر دو پھر فرمایا اے اہل عراق تم پر تعجب ہے کہ تم دور دراز کا سفر کر کے شہداء کی قبروں کی زیارت کے لیے آتے ہو جبکہ سید الشہداءؑ کو چھوڑ دیتے ہو اور ان کی قبر پر نہیں جاتے تو ام سعید کہتی ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا سید الشہداءؑ کون ہیں۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ ابن علیؑ تو ام سعید نے کہا میں تو ایک عورت ہوں میں کیسے جا سکتی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جو تمھارے مثل ہو وہ جائے اور زیارت کرے (زیارت امام حسینؑ ایسا واجب ہے جس کے لئے محرم کی شرط بھی ساقط کر دی گئی ہے جبکہ حج کے لئے محرم کا ہونا لازمی ہوتا ہے سوائے اس کے کہ عورت اکیلی نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہو۔ مترجم)۔ ام سعید نے امامؑ سے پوچھا ہمیں ان کی زیارت سے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ثواب اور مسجد حرام میں دو مہینوں کے اعتکاف اور روزوں کا بھی اجر حاصل ہوگا اور اتنی اتنی مزید نیکیاں حاصل ہونگی۔ ام سعید نے کہا کہ امام ابو عبداللہؑ نے اپنا ہاتھ کھولا اور پھر

اس کو ملا دیا تین مرتبہ اس طرح کیا۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ احمد بن رزق غمشانی سے وہ ام سعید سے وہ کہتی ہیں کہ میں مدینہ منورہ گئی اور ایک خچر اس غرض سے کرایہ پر لیا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں لیکن سوچا کہ پہلے فرزند رسولؐ اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کی زیارت کروں، چنانچہ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب تھوڑی دیر گزری تو خچر کے مالک نے مجھے آواز دی، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ام سعید تمھیں کون آواز دے رہا ہے؟۔ عرض کیا آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ خچر کا مالک ہے جو آواز دے رہا ہے، میں نے کرایہ پر خچر لیا ہے تا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں۔ امامؑ نے فرمایا: تمھیں سیّد الشہداء کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔ میں نے کہا کیوں نہیں، بتایئے۔ امامؑ نے فرمایا: سیّد شہداء حسینؑ بن علیؑ ہیں۔ عرض کیا آنحضرتؑ سیّد الشہداء ہیں؟۔ امامؑ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا جو آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر و ثواب ہے؟۔ فرمایا: ایک حج، اور فلاں فلاں کار خیر کا ثواب ہے۔

حدیث ۶

مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن قاسم حارثی سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ ام سعید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں مدینہ منورہ میں آئی اور ایک خچر کرائے پر لیا تا کہ میں اس پر سوار ہو کر شہداء کی قبروں کی زیارت کروں میں نے سوچا سب سے زیادہ حق جعفر بن محمدؑ سے ابتداء کرنے کا ہے تو ان کے پاس گئی میں نے کچھ تاخیر کر دی تو کرائے

والے نے مجھے کہا تو نے ہمیں روک رکھا ہے اللہ تجھے معاف کرے تو میں نے امام ابوعبداللہؑ کی آواز سنی آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔اے ام سعید کوئی تمھارا انتظار کر رہا ہے۔میں نے کہا جی ہاں میں آپؑ پر قربان میں نے ایک خچر کرائے پر لیا تا کہ میں اس پر سوار ہو کر شہداء کی قبروں کی زیارت کروں اور میں نے سوچا کہ جعفرؑ بن محمدؑ سے زیادہ کسی کا حق نہیں کہ ان سے ابتداء کروں۔آپؑ نے فرمایا اے ام سعید تمہیں سید الشہداء کی قبر پر جانے سے کس نے روک رکھا ہے۔ام سعید کہتی ہیں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آپؑ مجھے علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر کی طرف راہنمائی کریں گے اس لیے میں نے کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان سید الشہداء کون ہیں۔آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ و فاطمہؑ۔اے ام سعید! جو شخص ان کی زیارت ان کی معرفت رکھتے ہوئے اور رغبت کرتے ہوئے کرے گا تو اس کو ایک مقبول حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اتنا اتنا فضل اور احسان بھی اسے نصیب ہوتا ہے۔

قول مترجم:۔

یہ جان لیجے کہ زیارتِ حسینؑ کیلئے دو چیزیں لازمی ہیں۔معرفت اور شوق و رغبت۔ان کے بغیر زیارت پر جانا صرف سیاحت ہوتی ہے، زیارت نہیں ہوتی۔

۷۔ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین ابو الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ اس سے جس نے ان کو بیان کیا وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ حسین بن ابو العلاء سے اور ابو المغراء سے وہ عاصم بن حمید الحناط سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہر شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ حسینؑ کے ساتھ ہو یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

باب نمبر ﴿۳۸﴾

انبیاء کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب وہ

اسحاق عمار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آسمان وزمین میں کوئی نبی نہیں مگر اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہے کہ ان کو حسینؑ کی زیارت کی اجازت دی جائے پس انبیاء کا ایک گروہ آسمان سے آکر زیارت کرتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے

وہ حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا میں بنومروان کے زمانہ آخر میں امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے شام والوں سے چھپتے ہوئے نکلا یہاں تک کہ میں کربلا پہنچ گیا اور بستی کے ایک کونے میں چھپ گیا جب آدھی رات گزر گئی تو میں قبر کی جانب چلا جب میں اس کے قریب پہنچا تو سامنے سے ایک آدمی میری طرف آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ واپس چلا جا تجھے اجر وثواب سے نواز دیا گیا ہے اور تُو وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تو میں گھبرایا ہوا واپس لوٹ آیا جب فجر طلوع ہونے کے قریب تھی تو میں پھر قبر کی طرف چلا جب میں اس کے قریب ہوا تو میری طرف ایک آدمی بڑھا اس نے مجھ سے کہا اے بھائی تُو اس تک نہیں پہنچ سکتا تو میں نے اسے کہا اللہ تجھے عافیت دے میں کیوں اس تک نہیں پہنچ سکتا حالانکہ میں کوفہ سے ان کی زیارت کے لیے آیا ہوں لہٰذا تم میرے اور ان کے درمیان حائل مت ہو اللہ تمہیں عافیت عطا کرے اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر مجھے یہاں صبح ہوگئی اور کسی شامی نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو مجھے قتل کر دے گا۔ اس نے مجھے کہا تھوڑی دیر صبر کرو کیونکہ موسیٰ بن عمرانؑ نے اللہ سے حسینؑ کی قبر کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مل گئی وہ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آسمان سے

اترے اور رات کے شروع حصے سے لے کر طلوع فجر تک انتظار میں ہیں۔ راوی (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) کا بیان ہے کہ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو تو اسنے جواب دیا میں ان فرشتوں میں سے ہوں جن کو حسینؑ کی قبر کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے اور ان کی زیارت کو آنے والوں کے لیے استغفار کرنے کا پابند بنایا گیا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں واپس پلٹ گیا اس حال میں کہ جو کچھ میں نے سنا تھا اس سے میری عقل ماؤف ہونے کے قریب ہوگئی۔ پھر میں طلوع فجر کے وقت حسینؑ کی قبر کی طرف گیا تو اب میرے اور ان کے درمیان کوئی بھی حائل نہ تھا میں قبر کے قریب ہوا اور ان پر سلام پیش کیا اور ان کے قاتلوں پر بددعا کی اور صبح کی نماز ادا کی اور اہل شام کے خوف کی وجہ سے جلدی واپس آ گیا۔

حدیث ③

مجھے محمد بن عبداللہ حمیری نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ عبدالرحمن بن عمرو بن اشعث سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ ابن سنان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مسافت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے (ہر میل چار ہزار ذرع کے برابر ہوتا ہے) اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور وہاں سے فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں اور ہر مقرب فرشتہ اور ہر مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے ایک کے بعد دوسری جماعت زیارت کے لیے عرش سے نیچے آتی ہے اور زیارت کر کے واپس عرش کی جانب پرواز کر جاتی ہے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور بھائی اور مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع

بن حجاج سے وہ یونس سے وہ صفوان الجمال سے انہوں نے کہا مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم حیرہ جاؤ تو کیا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو گے؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ نے ان کی زیارت کی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا بھلا میں کیسے ان کی زیارت نہ کرتا جب کہ اللہ خود ہر شب جمعہ ان کی زیارت کے لیے آتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے، انبیاء، اوصیاء اور افضل الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اترتے ہیں اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔ صفوان نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر ہم تو ہر جمعے ان کی زیارت کیا کریں گے تو کیا ہم اپنے رب کی زیارت بھی کر سکیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! اے صفوان اگر تم اس کا ارادہ کر لو تو تمہارے لیے قبر حسینؑ کی زیارت لکھ دی جائے گی اور یہ بہت عظیم فضیلت ہے، یہ بہت عظیم فضیلت ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث پر انتہائی غور و تدبر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ بذات خود ہر شبِ جمعہ کو زیارتِ امام حسینؑ کے لئے آتا ہے جبکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ کے لئے آنا جانا نہیں ہوتا۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ اُس اللہ کو تلاش کریں جو ہر شبِ جمعہ زیارت حسینؑ کیلئے آتا ہے۔

مجھے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم ہمدانی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ حسین بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا کہ میں بنوامیہ کے زمانۂ آخر میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے نکلا۔۔۔ باقی تمام حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ احمد بن ادریس سے وہ عمر بن علی بوفکی سے وہ ہمارے چند اصحاب سے وہ حسن بن محبوب سے وہ حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ میں بنومروان کے دور حکومت کے آخر میں نکلا اور شروع کی حدیث کے مثل بیان کیا۔

باب نمبر ﴿۳۹﴾

ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

حدیث ۱ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمانوں کا ہر فرشتہ اللہ عزوجل سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے کہ ان کو اس کی اجازت دی جائے تو ایک جماعت کربلا میں اترتی ہے اور ایک زیارت کر کے واپس جاتی ہے۔

حدیث ۲ مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں سے زیادہ اور کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہر شب ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اول شب سے طلوع صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، طلوع صبح کے بعد قبر نبیؐ پر جا کر حضرت کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر امیرؑ المومنین پر آ کر آپ کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر حسینؑ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں اور قبل اس کے کہ تاریکی چھا جائے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ محمد بن فضیل سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر سے لے کر آسمان تک مختلف فرشتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ حسینؑ کی قبر کی مساحت بیس ذرع دربیس ذرع بہ شکل مربع ہے اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اس سے فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں مقرب فرشتے اور مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو ایک جماعت نیچے اترتی ہے اور ایک جماعت اوپر جاتی ہے۔

حدیث ⑤

اور انہی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد سے وہ اسحاق بن عمار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان اے فرزند رسولؐ عرفہ کی رات میں حیرہ شہر میں تھا اور میں نے تقریباً تین یا چار ہزار آدمی دیکھے ان کے چہرے بہت ہی خوبصورت تھے اور ان سے بہت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی ان کے کپڑے بڑے سفید تھے اور وہ رات کو اکھٹے نماز پڑھتے تھے۔ میں نے حسینؑ کی قبر پر آنے کا ارادہ کیا اور اس کو بوسہ دینے اور وہاں دعائیں کرنے کا بھی ارادہ کیا لیکن میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچ سکا جب فجر طلوع ہوئی تو میں نے سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ پایا۔ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ لوگ کون تھے؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان میں نہیں جانتا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے خبر دی ہے کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے پاس چار ہزار فرشتے گزرے جب وہ قتل کئے گئے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر گئے اور اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے فرشتوں کی جماعت! تم میرے محبوب اور

منتخب نبیؐ کے بیٹے کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مظلوم و بے یارومددگار قتل کر دیئے گئے لیکن تم نے ان کی مدد نہیں کی لہٰذا تم زمین پر اتر واور ان کی قبر پر پراگندہ حالت میں قیامت تک ان کو روتے رہو اور یہ فرشتے قیامت تک ان کے پاس ہی رہیں گے۔

حدیث ⑥

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور اپنے بعض ساتھیوں سے بیان کیا وہ احمد بن قتیبہ ہمدانی سے وہ اسحاق بن عمار سے انہوں نے کہا کہ میں عرفہ کی رات حائر میں تھا اور میں وہاں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے وہاں تقریباً پچاس ہزار لوگ دیکھے جن کے چہرے خوبصورت اور خوشبو عمدہ تھی اور وہ اکھٹے نماز ادا کر رہے تھے جب فجر طلوع ہوئی تو میں نے سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تو ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جب حسینؑ قتل کئے جا رہے تھے تو ان کے پاس سے ستر ہزار فرشتے گزرے اور آسمان کی طرف پرواز کر گئے تو اللہ عزوجل نے ان پر وحی کی کہ تم میرے حبیبؐ کے بیٹے کے پاس سے گزرے اور وہ قتل کر دیئے گئے مگر تم نے ان کی مدد نہیں کی لہٰذا تم زمین پر اتر جاؤ اور ان کی قبر کے پاس ٹھہرے رہو غبار آلود اور پراگندہ حالت میں قیامت تک قیام کرو۔

باب نمبر ﴿۴۰﴾

زائر حسینؑ کے لئے رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین، فاطمہ زہراؑ اور ائمہؑ کی دعائیں

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ کسی خوف کی وجہ سے حسینؑ کی قبر کی زیارت مت چھوڑنا اس لیے کہ جس نے ان کی زیارت ترک کی تو وہ افسوس کرتے ہوئے خواہش کرے گا کہ کاش میری قبر ان کے پاس ہو کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمہارا شمار ان میں کرے جن کے لیے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہؑ دعا کرتے ہیں۔

حدیث ② اور اسی سند کے ساتھ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے ملنے کی اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا اندر آجاؤ تو میں اندر آ گیا میں نے دیکھا کہ آپؑ اپنے گھر میں نماز کی جگہ میں نماز پڑھ رہے ہیں میں وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپؑ نے نماز پوری کی تو میں نے آپؑ سے سنا آپؑ اپنے رب سے سرگوشی کر رہے ہیں اور یوں فرما رہے ہیں:۔

اللّٰهُمَّ يَا مَنْ خَصَّنَا بِالْكَرَامَةِ، وَوَعَدَنَا بِالشَّفَاعَةِ، وَخَصَّنَا بِالْوَصِيَّةِ، وَأَعْطَانَا عِلْمَ مَا مَضَى وَعِلْمَ مَا بَقِيَ، وَجَعَلَ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْنَا، اغْفِرْ لِي وَلِإِخْوَانِي وَزُوَّارِ قَبْرِ أَبِي الْحُسَيْنِ الَّذِينَ أَنْفَقُوا أَمْوَالَهُمْ وَأَشْخَصُوا أَبْدَانَهُمْ رَغْبَةً فِي بِرِّنَا وَرَجَاءَ مَا عِنْدَكَ فِي صِلَتِنَا، وَسُرُوراً أَدْخَلُوهُ عَلَى نَبِيِّكَ، وَإِجَابَةً مِنْهُمْ لِأَمْرِنَا، وَغَيْظاً أَدْخَلُوهُ عَلَى عَدُوِّنَا، أَرَادُوا بِذَلِكَ رِضَاكَ، فَكَافِئْهُمْ عَنَّا بِالرِّضْوَانِ، وَاكْلَأْهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاخْلُفْ عَلَى أَهَالِيهِمْ وَأَوْلَادِهِمُ الَّذِينَ خُلِّفُوا بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ وَأَصْحِبْهُمْ وَاكْفِهِمْ شَرَّ

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَكُلِّ ضَعِيفٍ مِنْ خَلْقِكَ وَشَدِيدٍ، وَشَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، وَأَعْطِهِمْ أَفْضَلَ مَا أَمَّلُوا مِنْكَ فِي غُرْبَتِهِمْ عَنْ أَوْطَانِهِمْ، وَمَا آثَرُوا بِهِ عَلَى أَبْنَائِهِمْ وَأَهَالِيهِمْ وَقَرَابَاتِهِمْ،

اللَّهُمَّ إِنَّ أَعْدَاءَنَا عَابُوا عَلَيْهِمْ بُخُرُوجِهِمْ، فَلَمْ يَنْهَهُمْ ذَلِكَ عَنِ الشُّخُوصِ إِلَيْنَا خِلَافاً مِنْهُمْ عَلَى مَنْ خَالَفَنَا، فَارْحَمْ تِلْكَ الْوُجُوهَ الَّتِي غَيَّرَتْهَا الشَّمْسُ، وَارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتِي تَتَقَلَّبُ عَلَى حُفْرَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَارْحَمْ تِلْكَ الْأَعْيُنَ الَّتِي جَرَتْ دُمُوعُهَا رَحْمَةً لَنَا، وَارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ الَّتِي جَزِعَتْ وَاحْتَرَقَتْ لَنَا، وَارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الْأَبْدَانَ وَتِلْكَ الْأَنْفُسَ حَتَّى تَرِدَهُمْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ الْأَكْبَرِ]۔

''اے اللہ! تو نے ہمیں شرف وعزت کے ساتھ مخصوص کیا اور شفاعت کا وعدہ کیا اور وصیت سے بھی مخصوص کیا اور تمام گزرے ہوئے اور آنے والے زمانوں کا علم دیا اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکا دیا اے اللہ! مجھ پر اور میرے بھائیوں پر اور میرے جد حسینؑ کی قبر کے زائرین پر رحم فرما جنہوں نے اپنے مال خرچ کر ڈالے اور اپنے جسم و جان کو ہمارے ساتھ نیکی کرنے میں مشغول کر دیا اور ہمارے ساتھ صلہ کرنے میں اپنی جان صرف کر دی تیرے پاس ثواب کی امید رکھتے ہوئے انہوں نے یہ کام تیرے نبیؐ کو خوش کرنے کے لئے اور اور ہمارے احکام کی بجا آوری کے طور پر اور ہمارے دشمن کو ناراض کرتے ہوئے کیا، اور یہ سب انہوں نے تیری رضا کے لیے کیا تو ان کو اپنی رضامندی ہماری طرف سے اس کے صلے میں دے دے اور دن رات ان کی حفاظت فرما اور ان کے اہل اور اولاد پر جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی حفاظت فرما اور ان کا مددگار بن جا اور ہر مغرور وسرکش کی شرارت سے ان کی کفایت کر اور اپنی مخلوق میں سے ہر کمزور اور طاقتور سے ان کی مدد فرما جنوں اور انسانوں

کے شیاطین کے شر سے ان کو بچا اور اپنے وطنوں سے دوری کے دوران جو بھی وہ تجھ سے امید رکھیں اس سے زیادہ بہتر انہیں عطا فرما اور جو انہوں نے اپنی اولاد، اہل اور قرابتداروں پر ہمیں ترجیح دی اسکا انہیں بدلہ دے دے۔

اے اللہ! یقیناً ہمارے دشمنوں نے ان کے اوپر ان کے نکلنے پر پابندیاں لگائیں مگر یہ بات ان کو ان لوگوں کی مخالفت کرتے ہوئے ہماری جانب چل پڑنے اور بلند ہونے سے نہ روک سکی پس اے اللہ ان کے چہروں پر جنہیں سورج نے متغیر کر دیا ہے رحم فرما اور ان کے رخساروں پر بھی رحم فرما جو ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر پر مس ہوئے ہیں اور ان آنکھوں پر بھی رحم فرما جو ان کے غم میں آنسو بہاتی ہیں اور تُو رحم کر ان دلوں پر جو ہماری وجہ سے خوفزدہ ہوئے ہیں اور ہماری وجہ سے جلے ہیں اور تُو ان کی آہ و بکا پر بھی رحم فرما جو انہوں نے ہمارے لیے کی اے اللہ! میں یہ اجسام اور ارواح تیرے حوالے کرتا ہوں یہاں تک کہ تو ان کو ان کی بڑی پیاس والے دن حوض سے پلا دے''۔

امامؑ سجدے میں مسلسل یہ دعا کرتے رہے جب آپؑ فارغ ہوئے تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اگر یہ کلمات جو میں نے آپؑ سے ابھی سنے ہیں اس شخص کو معلوم ہو جائیں جو اللہ کو نہیں پہچانتا تو میرا خیال ہے کہ آگ اس کی کسی چیز کو بھی نہیں کھائے گی اللہ کی قسم میں آرزو کرتا ہوں کہ میں نے ان کی زیارت کی ہوتی اگرچہ میں نے حج نہ کیا ہوتا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا کہ تم ان کے کس قدر قریب ہو پھر تمہیں ان کی زیارت کرنے سے کون سی چیز روک رہی ہے پھر فرمایا اے معاویہ حسینؑ کی زیارت کو کبھی مت چھوڑنا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے زیارت حسینؑ کی عظمت کی بلندی کا اس حد تک بالکل علم نہ تھا پھر آپؑ نے فرمایا اے معاویہ آسمان پر ان کے زائرین کے لیے جو فرشتے دعا کرتے ہیں وہ زمین پر دعا کرنے والوں سے زیادہ ہیں۔

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ عبداللہ بن

حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ معاویہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت مانگی اور پھر باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر بیان کی گئی ہے۔

حدیث ③

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ! خوف کی وجہ سے حسینؑ کی زیارت کبھی نہ چھوڑو کیونکہ جو شخص اس کو ترک کرے گا تو وہ ایسی حسرت دیکھے گا کہ اس کے لیے یہ آرزو کرے گا کہ کاش اسکی قبر قبر حسینؑ کے قرب میں ہوتی کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمہیں ان لوگوں میں دیکھے جن کے لیے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہؑ دعا کرتے ہوں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم گزشتہ امور کی بخشش لے کر لوٹو اور تمہارے ستر (۷۰) سال کے گناہ اللہ عزوجل معاف کر دے کیا تم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا سے رخصت ہوں تو ان پر کوئی بھی ایسا گناہ نہ ہو جس پر انہیں سزا دی جائے کیا تم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ تم کل کے دن ان لوگوں میں شمار کئے جاؤ جن سے رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے۔

قول مترجم:۔

حج کیلئے یہ حکم ہے کہ اگر خوف کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہو جاتا ہے لیکن زیارتِ حسینؑ ایسی عظیم عبادت ہے کہ خوف کے ہوتے ہوئے بھی اسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مجھے میرے والد اور مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبداللہ بن حماد سے وہ عبداللہ اصم سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام

ابوعبداللہؑ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور انہوں نے مندرجہ بالا حدیث اور امام حسینؑ کے زائرین کے لیے دعا کا ذکر کیا۔

مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وہب سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

اور مجھے محمد بن یعقوب نے علی بن حسین سے بیان کیا وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت مانگی اس نے وہ حدیث بیان کی جس میں زائرین حسینؑ کے لیے دعا مذکور ہے۔

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے وہ عمر کی بن علی بوفکی سے وہ یحییٰ امام ابوجعفر ثانیؑ کے خادم سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی اور اسی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث ④

مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ حسن بن علی الوشاء سے اس نے جس نے اس کو بیان کیا وہ داؤد بن کثیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ اپنے بیٹے کی قبر کے زائرین کے لیے حاضر ہوتی ہیں اور ان کے لیے دعا کرتی ہیں۔

قول مترجم:۔

کیا ہی اچھے نصیب ہیں اُس شخص کے جو ملکۂ کونینؑ کی معیت میں زیارت حسین کرے۔

باب نمبر (۴۱)

زائر حسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین ابوالخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ حسینؑ کی قبر کے پاس غبار آلود حالت میں چار ہزار فرشتے قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے سردار کا نام منصور ہے ان کی زیارت کرنے والوں کا فرشتے استقبال کرتے ہیں اور الوداع کہنے کے لیے ان کے ساتھ آتے ہیں اور بیمار کی عیادت کرتے اور جو فوت ہو جائے اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر اطہر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس حال میں کہ غبار آلود، غمگین اور گریہ وزاری کرتے رہتے ہیں اور زائرین امام حسینؑ کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ! یہ زائرین حسینؑ ہیں ان پر اپنا رحم فرما۔

حدیث ③ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت مت چھوڑنا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارا شمار ان لوگوں میں کیا جائے جن کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو غبار آلود حالت میں ہر روز زائرین حسینؑ کے لیے دعا کرتے ہیں اور یہ فرشتے قائمؑ کے قیام تک قبر حسینؑ پر رہیں گے، یہ حسینؑ کے زائروں کو دعا دیتے ہیں اور بارگاہ خدا میں عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! یہ حسینؑ کے زائر ہیں ان کے ساتھ ایسا ایسا کر۔

حدیث ⑤

مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسحق بن سعد سے بیان کیا وہ سعد ان بن مسلم سے وہ عمر بن ابان سے وہ ابان بن تغلب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا گویا میں قائمؑ کو کوفہ اور نجف پر دیکھ رہا ہوں انہوں نے رسولؐ اللہ کی زرہ پہنی ہوئی ہے اور اس کو جھاڑ کر صاف کر رہے ہیں تو وہ ان پر دائرے کی شکل میں ہو جاتی ہے وہ اس کو ریشمی ھودج سے ڈھانپ دیتے ہیں اور ایک کالے رنگ کے گھوڑے پر سوار ہو رہے ہیں جس کی آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے انہوں نے اس کے گرد و غبار کو صاف کیا اور تمام شہر والے یہ سمجھتے ہیں کہ قائمؑ ان کے ساتھ ان کے شہر میں قیام پذیر ہیں قائمؑ دنیا میں رسولؐ اللہ کی تعلیمات پھیلا رہے ہیں اور ان کے پاس ایک عصا ہے جس کی چھڑی عرش کی بیل کی ہے اور وہ اسے لے کر اللہ کی مدد سے چل رہے ہیں اور جس پر بھی وہ اسے جھکاتے ہیں وہ اسے ختم کر دیتا ہے اور جب وہ اس کو حرکت دیتے ہیں تو مومن کا دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح مضبوط ہو جاتا ہے اور مومن کو چالیس مردوں کے برابر طاقت دے دی جاتی ہے اور مومن کی میت کو قبر میں فرحت و مسرت حاصل ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا

جب وہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور قائمؑ کے ظہور کے وقت ایک دوسرے سے ملیں گے اور اس پر تین ہزار تین سو تیرہ فرشتے اتریں گے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا یہ سب فرشتے ہی ہوں گے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! یہ وہ فرشتے ہوں گے جو نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے اور ابراہیمؑ کے ساتھ بھی تھے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور موسیٰؑ کے ساتھ بھی تھے جب انہوں نے سمندر کو بنی اسرائیل کے لیے پھاڑ دیا اور عیسیٰؑ کے ساتھ بھی تھے جب اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور چار ہزار فرشتے نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے جو نشان زدہ تھے اور ایک ہزار مردفین اور تین سو تیرہ بدری فرشتے تھے اور چار ہزار وہ فرشتے جو حسینؑ کے ساتھ مل کر جنگ کے لیے اترے تھے تو انہیں جنگ کی اجازت نہ ملی اور وہ ان کی قبر کے پاس پراگندہ حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے سردار فرشتے کا نام منصور ہے جو ان کی زیارت کے لیے آتا ہے تو یہ ان کا استقبال کرتے ہیں اور ان کو الوداع کہہ کر جانے والوں کے پیچھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے زائرین میں بیمار ہونے والوں کی عیادت کرتے ہیں اور فوت ہوجانے والوں کا جنازہ بھی پڑھتے ہیں اور ان کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں اور یہ سب زمین میں قائمؑ کے ظہور کا انتظار کرتے رہیں گے۔

باب نمبر ﴿۴۲﴾

ملائکہ کی نمازوں کا ثواب، زائر حسینؑ کے نام

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ ابوالمغراء سے وہ عنبسہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حسینؑ بن علیؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو ان کے پاس اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان میں سے ایک کی نماز انسانوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے اور ان کی نمازوں کا ثواب حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی زیارت کرنے والوں کے لیے ہوگا اور ان کے قاتلوں پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی تا ابد لعنت ہوگی۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ بکر بن محمد ازدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو غبار آلود اور غمزدہ حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے پاس وہ نماز ادا کریں گے ان میں سے ایک کی نماز ہزار آدمیوں کی نماز کے برابر ہوگی اور ان نمازوں کا اجر و ثواب ان کی قبر کی زیارت کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

باب نمبر (۴۳)

امام حسینؑ اور ائمہؑ معصومین کی زیارت ہر مومن و مومنہ پر واجب ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے بیان کیا اور محمد بن حسن نے کہا مجھے محمد حسن الصفار نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو حسن بن علی بن فضال نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابو ایوب ابراہیم بن عثمان خزاز نے محمد بن مسلم سے بیان کیا وہ امام ابو جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ قبر حسینؑ پر آنا ہر مومن پر فرض ہے جو حسینؑ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے۔

قول مترجم:۔

یہ بات ثابت ہو جانی چاہیئے کہ جس طرح نماز و حج و زکوٰۃ فرض ہیں اسی طرح زیارت قبرِ حسینؑ بھی فرض ہے۔ اس کتاب میں ایک مستقل باب اس بارے میں موجود ہے۔ بہتر ہوگا اگر آپ باب ۴۵ کی حدیث بھی ان کے ساتھ ملا کر پڑھ لیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین اور محمد بن حسین نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے وہ وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امام کے لیے ان کے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک عہد ہے اور اس کا پورا کرنا اور اچھے طریقے سے ادا کرنا ان پر واجب ہے اور وہ عہد آئمہؑ کی قبور کی زیارت کرنا ہے لہٰذا جو ان کی زیارت کرے گا ان کی زیارت کرنے میں رغبت بھی رکھتا ہوگا اور ان میں رغبت رکھنے والوں کی تصدیق بھی کرتا ہوگا تو آئمہ کرامؑ قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔

مجھے محمد بن یعقوب کلینی نے احمد بن ادریس سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث ③

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابوالخطاب نے ابوداؤد مسترق سے بیان کیا وہ ام سعید سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کروگی؟۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو کیونکہ قبر حسینؑ کی زیارت تمام مرد وزن پر واجب ہے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے بیان کیا وہ حسن بن علی کوفی سے وہ علی بن حسان ہاشمی سے وہ عبدالرحمن بن کثیر امام ابوجعفرؑ کے غلام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک آدمی ساری زندگی حج کرتا رہے اور اس نے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کی ہو تو وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے حق کا تارک ہوگا اس لیے کہ حسینؑ کا حق اللہ کے ان فرائض میں سے ہے جو کہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

قول مترجم:۔

لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے حج کرنا چاہیئے اس کے بعد زیارت کیونکہ حج واجب ہے اور زیارت (بقول ان کے) مستحب ہے۔ مندرجہ بالا حدیث سے اُن شیاطین کے وسوسوں کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ حج کیلئے استطاعت شرط ہے لیکن زیارت حسینؑ کیلئے کوئی شرط نہیں۔

باب نمبر (۴۴)

امام حسینؑ کی خود زیارت کرنے یا دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجنے کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ محمد بصری سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا میرے والد گرامیؑ سے کسی نے حسینؑ کی زیارت کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی زیارت کرے گا تو گویا اس نے آپؑ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور اسے اللہ کا قرب حاصل ہوگیا اور جس دن اللہ سے اس کی ملاقات ہوگی اس پر اللہ کا نور ہوگا اور جس چیز کو بھی وہ دیکھے گا وہ اس نور کے احاطے میں آجائے گی اور اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کی عزت کرتا ہے اور ان کو آگ سے محفوظ رکھے گا اور حسینؑ کی زیارت کرنے والا حوض سے پیچھے نہیں رہے گا اور امیرؑ المومنین حوض پر کھڑے ہونگے اور انہیں پانی پلائیں گے اور جو کوئی بھی ان سے حوض پر وارد ہوگا وہ سیراب ہوجائے گا پھر وہ واپس جنت میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوگا تو اسکے ساتھ امیرؑ المومنین کی طرف سے ایک فرشتہ ہوگا جبکہ امیرؑ المومنین حوض پر ہی کھڑے ہوکر پل صراط کو حکم دیں گے کہ وہ اسکے لیے پھسلن نہ بنائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ اس کو اپنی تپش نہ پہنچائے یہاں تک کہ وہ گزر جائے اور اس کے ساتھ امیرؑ المومنین کا ایک ایلچی ہوگا جس کو انہوں نے اس کے ساتھ روانہ کیا تھا۔

حدیث ② اپنی اسناد کے ساتھ اصم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمیں ھشام بن سالم نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص امامؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے فرزند رسولؐ آپؑ کے جد گرامیؐ (حسینؑ) کی زیارت کی جا سکتی ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ہاں! بے شک اور ان کے پاس نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے اور فرمایا ان کے

پیچھے نماز پڑھی جائے ان سے آگے نہ بڑھا جائے۔ اس نے کہا ان کے پاس آنے والے کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا ان کی اقتداء کرنے والے کو جنت ملے گی پھر اس نے کہا کہ جس نے ان سے اعراض کرتے ہوئے ان کے پاس آنا ترک کر دیا تو اسے کیا نقصان ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا حسرت کے دن اسے حسرت ہوگی پھر اس نے پوچھا کہ ان کے پاس قیام کرنے والے کو کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا ہر دن کے بدلے ہزار مہینے کا ثواب ہوگا پھر اس نے پوچھا ان کی طرف سفر کرنے میں خرچ کرنے والے اور ان کے پاس ٹھہر کر خرچ کرنے والے کو کیا ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک درہم کے بدلے ہزار درہم کا ثواب ہوگا پھر اس نے پوچھا ان کی طرف سفر کرنے کے دوران فوت ہونے والے کے لیے کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا فرشتے اسے لے جائیں گے اور جنت کا لباس پہنائیں گے اور خوشبو لے کر اسکے پاس آئیں گے جب اس کو کفن پہنا دیا جائے گا اور جب اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اس کے نیچے ریحان کا بستر بچھا دیا جائے گا اور زمین اس کے سامنے سے تین میل مسافت گر جائے گی اور اسی کی مثل اس کے پچھلی جانب سے اور اسی کی مثل اس کے سر کی جانب سے اور اسی کی مثل اس کے پاؤں کی جانب سے اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ اس کی قبر تک کھول دیا جائے گا اور اس پر اس کی خوشبو اور المس کے پھول قیامت تک اس کے لیے پیش ہوتے رہیں گے۔ میں (راوی) نے پوچھا جس نے ان کے پاس نماز پڑھی اس کو کیا ملے گا۔ فرمایا جس نے ان کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور جو بھی اس نے اللہ سے مانگا وہ اسے مل جائے گا میں نے کہا جس نے فرات کے پانی سے غسل کیا پھر ان کے پاس آیا تو اس کو کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا جس نے فرات کے پانی سے غسل کیا اور ان کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہو تو اس سے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔ میں نے کہا جس نے ان کی طرف جانے کی تیاری کی مگر جا نہ سکا اگر اسے کوئی مصیبت آ پہنچی تو اسے کیا ملے گا تو آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اس کو ہر اس

درہم کے بدلے جو اسنے خرچ کیا احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں دے گا اور بھی اس سے کئی گنا زیادہ بڑھا کر دے گا اور اس سے آزمائش کو دور کرے گا جو کہ اسے لاحق ہوئی تھی اور اس کی جانب سے دفاع کرے گا اور اسکے مال کی حفاظت کرے گا۔ میں نے پوچھا جو ان کے پاس قتل کر دیا گیا یعنی حاکم وقت نے اسے ظلم وزیادتی کر کے اس کو قتل کر دیا تو اسے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس کے لہو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کی مٹی جس سے وہ پیدا کیا گیا اس کو فرشتے پاک کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس طرح خالص ہو جاتا ہے جس طرح انبیاء، مخلصین خالص ہوتے ہیں اور اسکی مٹی میں وہ اجناس جو اہل کفر کی مٹی سے اس کے ساتھ ملے تھے (وہ دور ہو جاتے ہیں) اور وہ خالص ہو جاتا ہے اس کا دل دھو دیا جاتا ہے اور اسکا سینہ کھول کر اس میں ایمان بھر دیا جاتا ہے تو وہ اللہ کو تمام بدنی اور قلبی ملاوٹوں سے خالص ہو کر ملتا ہے اور اسکے لیے اس کے اہل میں سفارش لکھی جاتی ہے اور اسکے بھائیوں میں ایک ہزار آدمیوں کی بھی سفارش لکھ دی جاتی ہے جبرائیلؑ اور ملک الموت سمیت سب فرشتے اس کی نماز جنازہ کی سرپرستی کرتے ہیں اور جنت سے اس کے لیے خوشبو اور کفن لایا جاتا ہے اور اس پر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اسکے لیے اس کی قبر میں چراغ جلائے جاتے ہیں اور اسکے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتے اس کے پاس جنت سے عمدہ چیزیں لاتے ہیں پھر وہ اٹھارہ دن بعد حظیرۃ القدس میں اٹھایا جاتا ہے تو اس میں وہ اولیاء اللہ کے ساتھ رہے گا جب قیامت برپا ہوگی اور تمام لوگ اپنی قبروں سے باہر آجائیں گے تو یہ پہلا شخص ہوگا جس سے رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور آئمہ معصومینؑ مصافحہ کریں گے اور اس کو خوشخبری دیں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ ہمارے ساتھ رہنا اور جدا نہ ہونا، وہ اس کو حوض پر ٹھہرائیں گے وہ اس سے خود بھی پیئے گا اور جسے چاہے گا پلائے گا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا جو شخص وہاں آنے سے روک دیا گیا اسکے لیے کیا ہوگا آپؑ نے فرمایا

اس کو ہر اس دن کے بدلے میں کہ جس میں وہ بند کیا جائے اور روک دیا جائے قیامت کے دن تک اس کو ایک خوشی ملے گی اور اگر اس کو یہاں آنے سے قید کرنے کے بعد مارا گیا تو اس کو ہر ضرب کے بدلے میں ایک حور ملے گی اور ہر درد جو اسکے بدن میں ہوگا اسکے عوض دس لاکھ نیکیاں ملیں گی اور دس لاکھ برائیاں مٹادی جائیں گی اور دس لاکھ درجے بلند ہوں گے پھر حساب کے ختم ہونے تک وہ رسولؐ اللہ سے گفتگو کرنے والوں میں سے ہوگا تو پھر اس سے عرش کے حاملین مصافحہ کریں گے اور اسکو کہا جائے گا جو چاہتے ہو مانگو پھر ان کو مارنے والوں کو حساب کے لیے بلایا جائے گا تو ان سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا اور نہ ان کا حساب لیا جائے گا بلکہ بغلوں سے پکڑ کر ان کو ایک فرشتے تک پہنچایا جائے گا جو ان کو گرم پانی اور غسلین کا شربت بطور عطیہ دے گا پھر ان کو آگ میں پھینک دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا کہ جسکو تم نے مارا ہے اس فعل کے بدلے میں یہ دائمی عذاب چکھو تم نے جس کو مارا تھا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مہمان تھا پھر وہ زائر حسینؑ جس کو مارا گیا تھا اُس کو جہنم کے دروازے تک لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تمھارے مارنے والے کو جو سزا ملی ہے اس کو بھی ملاحظہ کرو کیا تمہارا دل ٹھنڈا ہوا ہے کیا تمہارا قصاص اس سے پورا پورا لے لیا گیا ہے تو وہ کہے گا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے میرا اور اپنے رسولؐ کی اولاد کا بدلہ لے لیا ہے۔

حدیث ۳ اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ بن بکیر سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے زمین کے چھ ٹکڑے پسند فرمائے۔ ۱۔ بیت الحرام۔ ۲۔ الحرم۔ ۳۔ انبیاء کے مقابر۔ ۴۔ مقابر الاوصیاء۔ ۵۔ مقاتل الشہداء۔ ۶۔ اور وہ مساجد جن میں اللہ کے اسم کا ذکر کیا جاتا ہے (اس بات پر ضرور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون سی مسجد ہے جہاں اللہ کے اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ یہ یاد رہے اسم اللہ امیرؑ المومنین ہیں لہٰذا مسجد

وہی ہے جہاں آنجنابؑ کا ذکر کیا جاتا ہے، جس مسجد میں انؑ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مسجد نہیں بلکہ محض پوجا پاٹ کا ایک ٹھکانہ ہے۔ مترجم) ۔اے ابن بکیر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسینؑ کی قبر کی جو زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟ جاہل لوگ اس کو نہیں جانتے جو صبح بھی ہوتی ہے فرشتوں میں سے ایک غائبانہ آواز دینے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے خیر کے متلاشی اللہ کے خالص بندوں کے پاس آجاؤ تو تمہیں باعزت واپس روانہ کیا جائے گا اور ندامت سے محفوظ رکھا جائے گا پھر یہ بات جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مشرق ومغرب والی مخلوق سنتی ہے اور زمین میں محافظ فرشتوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا مگر وہ زائر حسینؑ کے سونے کے وقت اس پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس اللہ کی تسبیح بیان کی جاتی ہے اور اللہ عزوجل سے امن کی رضا اس کے لیے مانگی جاتی ہے اور ہوا میں جو فرشتہ بھی اس تسبیح کی آواز کو سنتا ہے تو وہ اللہ کی تقدیس کے ساتھ اسکا جواب دیتا ہے تو فرشتوں کی آوازیں شدت اختیار کر جاتی ہیں انہیں آسمان اور دنیا والے جواب دیتے ہیں فرشتوں اور آسمان والوں کی آوازیں اور زیادہ بلند ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہیں انبیاء ان کی آوازوں کو سنتے ہیں تو ان کے لیے نرمی اور زائر حسینؑ کے لیے رحم کی دعا مانگتے ہیں۔

باب نمبر (۴۵)

خوف کے عالم میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حماد ذی ناب سے وہ رومی سے وہ زرارہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا کہ جو شخص آپؑ کے جد حسینؑ کی زیارت خوف کے باوجود کرتا ہے اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں آپؑ نے فرمایا بڑی گھبراہٹ والے دن اللہ عزوجل اس کو امن میں رکھے گا اور فرشتے اس کے پاس خوشخبری لے کر آئیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ نہ خوف کرو اور نہ غم کرو یہ وہ دن ہے جس میں تمہاری کامیابی ہے۔

حدیث ② اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ابن بکیر سے وہ امام ابوعبداللہ ؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا میں ارجان (فارس کے شہر) پہنچا اور میرا دل آپؑ کے جد امجدؑ کی قبر کی طرف مائل ہو رہا تھا۔ لہٰذا زیارت کے قصد سے وہاں چلا، لیکن حاکم اور اس کے افراد کے خوف سے میرا دل لرز رہا تھا اور واپس آنے تک مجھ پر وحشت طاری تھی۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! کیا تو یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تجھے ہم سے ڈرنے والا بنا دے اور کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ جو شخص ہمارے خوف کی وجہ سے ڈرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے دے گا جس دن اس کے عرش کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا اور اللہ کے عرش کے سائے میں حسینؑ اس سے محو گفتگو ہوں گے اور اللہ عزوجل اسے قیامت کی ہولناکیوں سے امن میں رکھے گا اس دن جب سب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے لیکن وہ نہیں گھبرائے گا اگر وہ گھبرا بھی گیا تو فرشتے اس کے دل کو وقار اور سکون کے ساتھ بشارت دینگے۔

حدیث ③

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم السراج نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے معاویہ! ڈر کی وجہ سے قبر حسینؑ کی زیارت ترک مت کرنا کیونکہ جس نے ان کی زیارت کو ترک کیا اس کو اتنی بڑی حسرت ہوگی کہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس کی قبر ان کے پاس ہوتی کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ عزوجل تمہیں اس حال میں دیکھے کہ تمہارے لیے نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہ اطہارؑ دعا کرتے ہوں اور کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوجاؤ جو مغفرت کے ساتھ واپس آئیں اور تمہارے گزشتہ ستر سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوجاؤ جو دنیا سے اس حال میں جائیں کہ ان پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہ ہو جو ان کے تعاقب میں رہے اور کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم اگلے جہان میں ان لوگوں میں سے ہوجاؤ جن کے ساتھ رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے۔

حدیث ④

مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ یونس بن ظبیان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں قبر حسینؑ کی حالتِ تقیہ میں زیارت کرسکتا ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تم دریائے فرات پر آؤ تو غسل کر کے صاف لباس پہننا اسکے بعد قبر کے سامنے سے گزرتے ہوئے یہ کہنا السلام علیك یا ابا عبداللہ علیہ السلام تین مرتبہ کہہ دو تو تمہاری زیارت مکمل ہوگئی۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہم کو مدلج نے محمد بن مسلم سے ایک طویل حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے کہ مجھے امام ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم قبر حسینؑ پر گئے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں! لیکن ڈرتے ہوئے گیا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا جو کچھ ہو چکا ہے وہ اس سے بھی زیادہ سخت تھا اور اس بارے میں ثواب خوف کی مقدار پر ملتا ہے۔ جو شخص ڈرتے ہوئے ان کی زیارت کرنے آیا تو اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن جب تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے اُس کو خوف سے محفوظ رکھے گا اور وہ بخشش کے ساتھ واپس پلٹے گا اور اسکو فرشتے سلام کہیں گے اور نبیؐ اس کی زیارت کریں گے اور اس کے لیے دعا بھی کریں گے اور وہ اللہ عزوجل کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوگا اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی اور اللہ کی رضا کی اتباع کرے گا اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے۔

باب نمبر (۴۶)

زیارت حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب

حدیث ۱ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا کہ ہم کو معاذ نے ابان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر پر آئے تو گویا رسولؐ اللہ سے اس کا وصال ہو گیا اور ہم سے بھی اور اس کی غیبت کرنا حرام ہو گیا۔ آگ پر اس کا گوشت حرام ہو گیا اور اس کو اللہ ایک درہم خرچ کرنے پر دس ہزار شہر عنایت فرمائے گا اور اللہ عزوجل اس کی تمام ضروریات پوری فرمائے گا اور جو اس سے چھوٹ گیا اسکی حفاظت فرمائے گا اور جو بھی وہ اللہ سے مانگے گا اللہ اس کو عطا فرمائے گا یا اس کو جلد ہی دے دے گا یا پھر اس کے لیے موخر کر کے رکھ دے گا۔

اس حدیث کو مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک سے خبر دی وہ محمد بن اسماعیل وہ عبداللہ بن حماد سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ معاذ سے وہ ابان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حسین سے وہ حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے طاقت ہونے کے باوجود حسینؑ کی زیارت نہیں کی؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ شخص رسولؐ اللہ اور ہم اہل بیتؑ کی طرف سے عاق شدہ ہے جس نے اپنے بہت بڑے فائدے والے کام کو معمولی بنایا اور جس

نے ان (حسینؑ) کی زیارت کی تو اللہ اسکی تمام ضروریات کو پورا فرمائے گا اور اس کے دنیوی امور کے غموں میں اس کے لیے کافی ہوجائے گا اور یہ عمل بندے پر رزق کھینچ لائے گا اور جو کچھ اس نے خرچ کیا اسکا بہتر بدلہ اسے ملے گا اور اسکے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جب وہ اپنے اہل کی طرف واپس آئے گا تو اس پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا اور اس کی ہر غلطی کو اس کے صحیفے سے مٹا دیا جائے گا اور اگر وہ اسی سفر کے دوران فوت ہوگیا تو فرشتے اتر کر اسے غسل دیں گے اور اسکے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس پر جنت کی خوشبوئیں وارد ہوں گی یہاں تک کہ وہ پھیل جائیں گی اور اگر وہ صحیح سلامت رہا تو اس کے لیے وہ دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے رزق اترتا ہے اور اس کے ہر درہم کے بدلے میں جو کہ اس نے خرچ کیا تھا دس ہزار درھم ہوں گے اور یہ اس کے لیے اس کے اعمال میں ذخیرہ ہوجائے گا جس وقت اس کا حساب ہوگا تو اسے کہا جائے گا تجھے ہر درہم کے بدلے دس ہزار درہم ملیں گے اور اللہ عزوجل نے تمہیں دیکھا اور ان کو تمہارے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا کر رکھا ہوا ہے۔

حدیث ③ اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ہشام بن سالم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا اے فرزند رسولؐ کیا آپؑ کے جد امجدؐ کی زیارت کی جاسکتی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں اور ان کے پاس نماز بھی پڑھو اور ان کی اقتدا میں نماز ادا کرو مگر ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔ اس نے پوچھا جو حسینؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر وہ ان کی پیروی کرے گا تو اسے جنت ملے گی۔ اس نے پھر پوچھا اس کی کیا سزا ہے جس نے جان بوجھ کر آپؑ کی زیارت ترک کر دی؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ حسرت کے دن وہ افسوس کرے گا۔ اس نے پھر پوچھا جس نے قبر حسینؑ کے قریب قیام کیا

اسے کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا ہر دن ہزار مہینے کے برابر ہے۔اس نے پھر پوچھا کہ جس نے ان کی طرف سفر کرنے میں خرچ کیا اور ان کے پاس بھی خرچ کیا تو اسے کیا اجر ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا ایک درہم کے عوض ایک ہزار درہم ملیں گے۔

حدیث ④ اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ابن سنان سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کے والد گرامیؑ حج کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جس نے ایک درہم خرچ کیا اسے ہزار درہم کا ثواب دیا جائے گا تو جس نے آپؑ کے جد حسینؑ کی طرف سفر کرنے میں خرچ کیا اسے کیا ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا اے ابن سنان! اسے ہر درہم کے بدلے دس لاکھ درہم کا ثواب دیا جائے گا اتنے ہی اس کے لیے درجات بلند کئے جائیں گے اور اسکے لیے اللہ کی رضا بھی بہت بہترین ہوگی اور رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور آئمہ معصومینؑ کی دعا بھی ان کے لیے بہترین ہوگی۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے اور محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی سے انہوں نے کہا کہ ہمیں یحییٰ نے جو امام ابوجعفر ثانیؑ کی خدمت کیا کرتے تھے نے علی سے بیان کیا وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کے پاس نماز پڑھے تو اسے کتنا اجر وثواب ملے گا۔آپؑ نے فرمایا جس نے ان کے پاس دو رکعت نماز ادا کی وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا وہ اسے عطا ہو جائے گی۔(راوی کا بیان ہے) پھر میں نے پوچھا جس نے دریائے فرات کے پانی سے غسل کیا اور ان کے پاس آیا تو اسے کیا ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا جس نے فرات کے پانی سے

غسل کیا اور حسینؑ کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو اس سے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے وہ ابھی پیدا ہوا ہو پھر میں نے پوچھا کہ جس شخص نے ان کی طرف کسی دوسرے شخص کو تیار کر کے روانہ کیا اور خود کسی علت کی وجہ سے نہ جا سکا تو اس کے لیے کیا اجر ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اسے ہر درہم کے بدلے میں جو اس نے خرچ کیا احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں عطا کرے گا اور اسکے خرچ سے کئی گنا زیادہ اسے نعم البدل کے طور پر عطا کیا جائے گا اور اس سے بلاؤں کو ہٹا دیا جائے گا اور اس کا دفاع کیا جائے گا اور اس کے مال کی بھی حفاظت کی جائے گی۔

باب نمبر (۴۷)

زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت جن چیزوں کو ساتھ لے جانا مکروہ ہے

حدیث ① مجھے میرے والد نے علی بن حسین سے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ ابن خلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا تو وہ اپنے ساتھ دستر خوان لے کر گئے جس میں حلوہ اور اس طرح کی میٹھی چیزیں ساتھ لے کر گئے اگر وہ اپنے پیاروں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو یہ چیزیں ساتھ لے کر نہ جاتے۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن بن احمد وغیرہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ صالح بن سندی جمال سے وہ اہل رقی کے ایک شخص سے وہ ابو المضا سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر اطہر پر جاتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے پھر پوچھا کیا تم اپنے ساتھ دستر خوان بھی لے کر جاتے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا اگر تم اپنے باپ یا اپنی ماں کی قبر کی زیارت کے لیے جاتے تو یہ چیزیں کبھی ساتھ نہ لے کر جاتے۔ میں نے عرض کی تو پھر ہم کیا چیز کھائیں؟۔ فرمایا روٹی اور دودھ۔ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں بعض لوگ قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو بڑا عمدہ دستر خوان ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ امامؑ نے مجھ سے فرمایا سنو اگر وہ اپنے آباء و اجداد کی قبروں پر جائیں تو اس طرح نہیں کرتے۔

حدیث ③ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ

علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ جب حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ دسترخوان رکھتے ہیں جس میں حلوہ اور اس سے ملتی جلتی چیزیں رکھتے ہیں اگر وہ اپنے دوستوں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو ایسا نہیں کرتے۔

حدیث ④

مجھے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن سعید سے وہ زرعہ بن محمد حضرمی سے وہ مفضل بن عمر سے انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے۔ میں نے کہا آپؑ نے میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی اپنے باپ کی قبر کی طرف جاتا ہے تو پریشان اور غمناک ہوتا ہے جبکہ تم حسینؑ کی زیارت کرنے آتے ہو تو دسترخوان لے کر آتے ہو ہرگز ایسا نہ کرو تم غبار آلود، پراگندہ اور سوگوار حالت میں حسینؑ کی زیارت کرنے آیا کرو۔

باب نمبر (۴۸)

زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور

حدیث ۱ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہم کو مدلج نے محمد بن مسلم سے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامؑ سے پوچھا کیا جب ہم آپؑ کے جد حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو ہم حج کے سفر کی طرح ہوتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پھر پوچھا جو کچھ حاجی پر لازم ہوتا ہے وہ ہم پر بھی لازم ہوتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا کن چیزوں میں سے۔انہوں نے کہا کہ ان چیزوں میں سے جو حاجی پر واجب ہوتی ہیں۔آپؑ نے فرمایا ہاں؟۔جو لوگ تمہارے ہمسفر ہوں ان کے ساتھ حسن صحبت رکھو اور قلیل کلام لازم ہے مگر خیر کی بات اور کثرت سے اللہ کا ذکر بھی واجب ہے اور لباس کی طہارت لازم ہے اور حائر حسینی (حرم) پر آنے سے پہلے غسل کرنا بھی تم پر واجب ہے اور خشوع و خضوع بھی اور صلوٰۃ بھی واجب ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر کثرت سے درود بھی اور جو چیز تمہاری نہیں اس کا احترام کرو اور اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا بھی لازم ہے اور اپنے بھائیوں میں سے جو ضرورت مند اور مفلوک الحال تمہیں نظر آئیں ان کی ضرورت کو پورا کرنا بھی تم پر لازم ہے اور تقیہ جو تمہارے دین کا ستون ہے اسے بھی لازم پکڑو اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جھگڑا کرنے اور زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو جب اس طرح کرلو گے تو تمہارا حج اور عمرہ مکمل ہوگیا اور تم نے اپنے خرچ کرنے کی وجہ سے جو طلب کیا تھا اور تمہارا اپنے اہل سے جدا رہنا اور جس چیز میں تم نے رغبت کی تھی اس کو تم نے واجب کرلیا کہ تم اللہ کی بخشش، رحمت اور رضا کے ساتھ واپس لوٹے ہو۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ

اپنے والد سے وہ حسن بن سعید سے وہ زرعہ بن محمد حضرمی سے وہ مفضل بن عمر سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کیا آپؑ نے میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم میں سے کوئی اپنے باپ کی قبر کی طرف غمناک اور پریشان حال ہو کر جائے اور حسینؑ کی زیارت کے وقت اپنے ساتھ دستر خوان لے کر جائے تم حسینؑ کی زیارت کو اس حال میں جاؤ کہ پراگندہ بال اور غبار آلود چہرے اور سوگوار حالت میں ہو۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین وغیرہ نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی زیارت کا ارادہ کرو تو تم پریشان حال، غمناک اور تکلیف زدہ ہو کر ان کی زیارت کرو اسی طرح غبار آلود جسم اور بھوکے پیاسے ہونے کی حالت میں ان کی زیارت کرو کیونکہ حسینؑ غم ناک، تکلیف زدہ، پراگندہ بال، غبار آلود جسم، بھوک اور پیاس کی حالت میں شہید کئے گئے اور ان سے اپنی ضرورت کی چیزیں لو اور واپس چلے جاؤ اور اس کو وطن نہ بناؤ۔

حدیث ۴ اسی سند کے ساتھ سعد بن عبداللہ سے مروی ہے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ صالح بن سندھی جمال سے وہ اسی سے جس نے اس سے بیان کیا وہ کرام بن عمرو سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے کرام! جب تم قبر حسینؑ کا ارادہ کرو تو اس حال میں ان کی زیارت

کرنا کہ تم تکلیف اور غمناک، پراگندہ بال، اور غبار آلود جسم میں ہو کیونکہ حسینؑ تکلیف زدہ، غمناک، پراگندہ بال، غبار آلود جسم اور بھوک اور پیاس کی حالت میں قتل کئے گیے۔

باب نمبر (۴۹)

سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن

عبداللہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ اے حسین! جو شخص اپنے گھر سے قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے نکلتا ہے اگر وہ پیدل چلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ حائر میں پہنچ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو کامیاب و کامران ہونے والوں میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ اپنی عبادت مکمل کر لیتا ہے تو اللہ عزوجل اسے مراد پانے والوں میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ واپس آنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہارے متعلق فرماتے ہیں کہ نئے سرے سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کرو گزشتہ زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد

بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ کی طرف نکلتا ہے تو اس کو اپنے گھر سے پہلا قدم نکالتے ہی سارے گناہوں کی معافی مل جاتی ہے اور وہاں پہنچنے تک اس کا ہر قدم پاکیزہ رہتا ہے جب وہ وہاں پہنچ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے سرگوشی کے انداز میں فرماتا ہے۔ ”اے میرے بندے! مجھ سے مانگ جو تیرا دل چاہتا ہے مجھ سے مانگ میں تجھے عطا کروں گا اور مجھ سے دعا کر میں قبول

کروں گا مجھ سے مطالبہ کر میں اسے پورا کروں گا اور اپنی حاجت مجھ سے مانگ میں اسے پوری کروں گا''۔امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ کے ذمے یہ حق ہے کہ جو کچھ بھی اس نے خرچ کیا اس کو عطا کرے گا۔

حدیث ۳ اسی سند کے ساتھ صالح سے مروی ہے وہ حارث بن مغیرہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے قبر حسینؑ کے ساتھ مقرر ہیں جب بھی کوئی شخص ان (امام حسینؑ) کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو ان (فرشتوں) کو اس (زائر) کے گناہ دے دیئے جاتے ہیں جب وہ ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب دوسرا قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے کئی گنا نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح اس کی حسنات بڑھا دی جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے پھر فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور پاک کر دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیبؐ کے حبیبؑ کی زیارت کرنے والے کو پاک کر دو تو وہ اسے غسل دیتے ہیں۔محمدؐ ان کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ کے مہمانو! جنت میں میری رفاقت کے ساتھ خوش ہو جاؤ اور اسکے بعد امیرؑ المومنین آواز دے کر ان سے فرماتے ہیں میں تمہاری ضروریات کو پورا کرنے والا اور دنیا و آخرت میں تم سے آزمائشوں کو دور کرنے کی ضمانت دیتا ہوں پھر نبیؐ دائیں اور بائیں سے ان کو ملتے ہیں یہاں تک کہ وہ واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں۔

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسین بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ جبار مکفوف

سے وہ ابوالصامت سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی طرف پیدل چل کر آیا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ہزار نیکی لکھ دیتا ہے اور ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے اور ہزار درجات بلند کر دیتا ہے اور جب تم دریائے فرات پر آؤ تو غسل کرو اور اپنے جوتوں کو لٹکا دو اور ننگے پاؤں چلو اور عاجز بندے کی چال چلو اور جب حرم کے دروازے پر آؤ تو چار تکبیریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور پھر چار تکبیریں کہو پھر ان کے سر کی جانب آ کر کھڑے ہو جاؤ اور چار تکبیریں کہو اور ان کے پاس نماز پڑھو اور اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کا سوال کرو۔

حدیث ⑤

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے والے کے لیے کم سے کم کتنا ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے عبداللہ! حسینؑ کی زیارت کا کم سے کم اجر یہ ہے کہ اللہ عزوجل اسکے گھر واپس آنے تک اس کی جان اور مال کی حفاظت کرتا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل اس کا حافظ و نگہبان ہوگا۔

حدیث ⑥

مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمہ سے اس نے اس سے جس نے اس کو علی بن میمون الصائغ سے بیان کیا انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا اے علی! حسینؑ کی زیارت کرو اور اس کو مت چھوڑو۔ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص ان کے پاس جائے تو اس کا کیا ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جو شخص وہاں پیدل جائے اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور

ایک درجہ بلند ہوگا وہ جب وہاں پہنچے گا تو اللہ عزوجل دو فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو اس کے منہ سے نکلی ہوئی اچھی بات لکھ لیں گے اور جو بری بات اس کے منہ سے نکلے گی وہ اسے نہیں لکھیں گے جب وہ وہاں سے واپس ہوگا تو وہ اس کو الوداع کہیں گے اور کہیں گے۔ اے اللہ کے دوست جس کے اللہ نے گناہ معاف کر دیئے تُو اللہ اور اسکے رسولؐ اور اہل بیتؑ کی جماعت سے ہے۔ اللہ کی قسم! تُو اپنی آنکھوں سے جہنم کی آگ نہیں دیکھے گا اور نہ ہی وہ تجھے دیکھے گی اور تجھے کبھی بھی نہ کھائے گی۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ ابن حسن سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ ابوحماد اعرابی سے وہ سدیر صیرفی سے اس نے کہا ہم امام ابوجعفرؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان نے حسینؑ کی قبر کا ذکر کیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے فرمایا۔ جو آدمی بھی وہاں جاتا ہے جب وہ وہاں ایک قدم بھی چلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ⑧

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت میں سے ایک نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں میں سے جس نے حسینؑ کی زیارت کی تو جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ رہا ہوگا اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہونگے اور اس کے ایک قدم کے بدلے جو قدم وہ چلا ہوگا اور اس کے چوپائے کے ہر قدم کے بدلے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے لیے ہزار درجے بلند کئے جائیں گے۔

حدیث ۹ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ احمد بن بشیر السراج سے وہ ابوسعید کافی سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس ان کے ایک چھوٹے سے کمرے میں گیا تو آپؑ کے ساتھ مرازم بھی تھا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو حسینؑ کی قبر پر پیدل آئے تو اس کو ہر قدم کے بدلے جس کو وہ اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو حسینؑ کی طرف کشتی پر آئے اور وہ کشتی ان کو وہاں الٹا دے تو آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن احمد بن حمدان قلانسی سے وہ محمد بن حسین محاربی سے وہ احمد بن میثم سے وہ محمد بن عاصم سے وہ عبداللہ بن نجار سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے جاتے ہو اور کشتیوں پر سوار ہو کر زیارت کے لئے جاتے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں اگر (زیارت پر جاتے وقت) تمہیں کشتی الٹا دے تو تمہیں آواز دی جاتی ہے کہ خبردار تم خوش ہو جاؤ اور جنت تمہارے لیے بہترین ہو جائے۔

باب نمبر ﴿۵۰﴾

زائر حسینؑ پر اللہ کی عنایتیں

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اسماعیل بن زید سے وہ عبداللہ طحان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز ہر ایک یہ آرزو کرے گا کہ وہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوتا اس لیے کہ وہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے ساتھ اللہ کا حسن سلوک دیکھے گا کہ کس قدر ان کی عزت افزائی کی گئی ہے۔

حدیث ② صالح صیرفی نے عمران میثمی سے یا صالح بن میثم سے روایت کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص کو یہ پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن نور کے دسترخوانوں پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن عامر نے معلّٰی بن بصری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوالفضل نے ابن صدقہ سے وہ مفضل بن عمر سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ میں ان فرشتوں کے ساتھ ہوں جو قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے مومنوں کے ساتھ ہیں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کیا مومنین فرشتوں کو دیکھیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم وہ تو مومنوں سے لپٹے ہوئے ہونگے یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں پر صبح شام جنت سے کھانا اتارتا ہے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے فرشتے بھی اتارتا ہے اور کوئی بھی زائر دنیا و آخرت کی حاجات سے جو بھی سوال کرتا ہے وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم یہ تو کرامت ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے مفضل!

کیا میں تجھے کچھ اور بھی بتاؤں۔ میں نے کہا جی ہاں میرے آقا! آپؑ نے فرمایا میں ایک نور کا تخت دیکھ رہا ہوں جس کو رکھا گیا ہے اسکے اوپر اسے سرخ یاقوت کا قبہ پہنایا گیا ہے جس کو جواہرات کے ساتھ جڑا گیا ہے گویا کہ میں حسینؑ کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس تخت پر تشریف فرما ہیں اور ان کے آس پاس نوے ہزار سبز قبے ہیں اور میں ان مومنوں کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی زیارت کر رہے ہیں اور انہیں سلام پیش کر رہے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے متعلق فرماتا ہے کہ یہ میرے ولی ہیں مجھ سے مانگو کہ ایک طویل عرصے تک دنیا میں تم پر ظلم روا رکھا گیا اور تم کو ذلیل کیا گیا اور تم پر جبر کیا گیا تو ان کا کھانا پینا جنت میں ہوگا اور اللہ کی قسم یہ نہ ختم ہونے والی کرامت ہے اور اسکی انتہاء تک رسائی ممکن ہی نہیں۔

باب نمبر ﴿۵۱﴾

زیارت حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جابر حمیری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابو سعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری نے بیان کیا وہ ھیثم بن عبداللہ رمانی سے وہ ابوالحسنؑ رضا سے وہ اپنے والد (موسیٰ کاظمؑ) سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے دن ان کی عمروں میں شمار نہیں کئے جاتے اور نہ ہی ان کے آخری وقتوں میں شمار ہوں گے۔

باب نمبر ﴿۵۲﴾

زائر حسینؑ رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے جوار میں ہوں گے

حدیث ① مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد بن یحییٰ عطار اور علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین الیقطینی سے اس نے اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ ابو خالد ذی شامہ سے اس نے کہا مجھے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رسولؐ اللہ اور علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ہمسائیگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کو ترک نہ کرے۔

حدیث ② وہ اپنی سند کے ساتھ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ یا امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا مسکن اور ٹھکانہ جنت ہو تو وہ مظلوم کی زیارت نہ چھوڑے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ مظلوم کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ حسینؑ بن علی علیہ السلام ہیں جو بھی کربلا میں ان کی زیارت کے شوق میں آیا اور رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ کی محبت کی خاطر آیا تو اللہ عزوجل اس کو جنت کے دسترخوانوں پر بٹھائے گا اور وہ ان کے ساتھ کھائے گا اس وقت جب کہ دوسرے لوگ حساب و کتاب دینے میں مصروف ہونگے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن عمران نے انہوں نے کہا ہم کو حسن بن حسین لؤلؤی نے محمد بن اسماعیل سے بیان کیا وہ محمد بن ایوب سے وہ حارث بن مغیرہ نصری سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے کچھ فرشتے حسینؑ کی قبر کے ساتھ مقرر کئے ہیں جب کوئی شخص ان کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے اور غسل کرتا ہے تو رسولؐ اللہ اسے آواز دے کر فرماتے ہیں اے اللہ کے مہمان! جنت میں میری رفاقت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔

باب نمبر ﴿۵۳﴾

زائر حسینؑ سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے

حدیث ① مجھے میرے والد اور بھائی اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ عمر کی بن علی بوفکی سے وہ صندل سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ عبداللہ بن زرارہ سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا قیامت کے دن حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں کو ایک گونہ فضیلت حاصل ہوگی۔ میں نے پوچھا ان کو کیا فضیلت حاصل ہوگی؟۔آپؑ نے فرمایا وہ لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے جبکہ باقی سب لوگ حساب وکتاب کی صف میں کھڑے ہوں گے۔

باب نمبر ﴿۵۴﴾

معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① ❀ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا اور مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل قمی وہ محمد بن عمرو زیات سے وہ فائد حناط سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ② ❀ مجھے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابو خطاب سے انہوں نے حسن بن علی بن فضالہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن کثیر سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس نے حسینؑ کی زیارت کی اس کو حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم جس نے ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کی تو اسکے گزشتہ اور آئندہ تمام کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مجھے میرے والد اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ③ ❀ مجھے محمد بن جعفر رزاز سے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن قمی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم جو فرات کے کنارے امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب دیا جائے گا جبکہ وہ (زائر) ان کے

حق ،حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہوتو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ۴ مجھے ابوالعباس نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا تو اللہ اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

حدیث ۵ انہیں سے مروی ہے وہ محمد بن حسین سے وہ ابوداؤد سلیمان بن سفیان مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ فائد حناط سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی امامت کا یقین رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرنے آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ۷ مجھے قاسم بن محمد بن علی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے عبداللہ بن حماد انصاری سے بیان کیا وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص بھی حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اللہ عزوجل اسکے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے اس نے کہا مجھے یوسف انباری نے فائد حناط سے خبر دی اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا کہ لوگ قبر حسینؑ پر زیارت کے لیے آتے ہیں ان کے لیے کیا اجر ہوتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے فائد! جو حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا تو اس کے گزشتہ اور آئندہ سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ فائد سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد، محمد بن حسن، علی بن حسین اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یحییٰ بن علی قتی سے انہوں نے کہا مجھے ایک آدمی نے عبید اللہ بن عبداللہ اور علیؑ بن حسین بن علیؑ سے خبر دی آپؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوارؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑪ اسی سند سے صالح بن عقبہ سے مروی ہے وہ یحییٰ بن علی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اسکے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابو خطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل وہ صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ان دونوں حدیثوں کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑫ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلیٰ بن محمد بصری وہ ابوداؤد مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑬ مجھے محمد بن یعقوب نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ صفوان سے وہ ابن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑭ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ھارون بن مسلم سے وہ حسن بن علی سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو یعقوب ابزاری سے وہ فائد سے وہ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کی زیارت کرنے گیا میں نے دیکھا کہ لوگ آپؑ کی قبر اطہر کی زیارت کررہے ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو آپؑ کی معرفت رکھتے ہیں اور آپؑ کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور وہ بھی جو آپ کی معرفت نہیں رکھتے اور آپؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے، یہاں تک کہ عورتیں بھی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر زیارت کے لیے آتی ہیں اور ان باتوں کی وجہ سے انہوں نے شہرت پالی ہے کہ اس خاندان کے دوست ہیں، اس شہرت کو دیکھ کر میں زیارت سے پیچھے ہٹ گیا ہوں، اب میں کیا کروں؟۔ راوی کا بیان ہے یہ سن کر آپؑ کچھ دیر تک خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عراقی! اگر وہ اپنے آپ کو مشہور کرتے ہیں تو تم اپنے آپ کو مشہور نہ کرو اللہ کی قسم جو حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آئے گا اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔

قول مترجم:۔

زیارت اسی وقت ہوتی ہے جب کہ وہ خلوصِ دل اور شوقِ ملاقات کے ساتھ کی جائے اور اگر اس کا مقصد شہرت حاصل کرنا ہے تو ایسی زیارت اکارت ہے۔

حدیث ⑮

مجھے حسین بن محمد بن عامر بن معلیٰ سے بیان کیا وہ ابوداؤد مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی زیارتِ حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ⑯ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح النیلی سے اس نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ تین حج کئے۔

حدیث ⑰ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن علی بن عبید جعفی نے بیان کیا اس نے کہا مجھے محمد بن ابی جریر قمی نے بیان کیا اس نے کہا میں نے امام ابوالحسن رضا علیہ السلام کو اپنے والد سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کو جائے گا تو وہ اللہ عزوجل سے اس کے عرش کے اوپر گفتگو کرے گا پھر آپؑ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾﴾ ''بیشک پرہیزگار جنتوں اور نہروں میں (لطف اندوز) ہوں گے۔ پاکیزہ مجالس میں (حقیقی) اقتدار کے مالک بادشاہ کی خاص قربت میں (بیٹھے) ہوں گے'' (قمر ۵۴، ۵۵)۔

باب نمبر (۵۵)

رسول اللہؐ، امیرؑ المومنین اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوخطاب سے اور مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ جویریہ بن علاء سے وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا حسینؑ کی زیارت کرنے والے کہاں ہیں تو لوگوں میں سے ایک جماعت کھڑی ہوگی ان کو صرف اللہ ہی شمار کرسکتا ہے اللہ عزوجل ان سے پوچھے گا کہ تم نے حسینؑ کی قبر کی زیارت کا ارادہ کیوں کیا تھا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم رسولؐ اللہ، علیؑ اور فاطمہؑ کی محبت میں ان کے پاس آئے تھے اور ان سے جو سلوک کیا گیا اس پر ان کا غم مناتے ہوئے آئے تھے۔ انہیں کہا جائے گا یہ ہیں رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ان کے ساتھ مل جاؤ تم درجے میں بھی ان کے ساتھ ہو تم رسولؐ اللہ کے پرچم تلے آجاؤ۔ وہ رسولؐ اللہ کے پرچم کی طرف چلے جائیں گے اور یہ پرچم امیرؑ المومنین کے ہاتھ میں ہوگا یہاں تک کہ وہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ پرچم کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہوجائیں گے۔

حدیث ② اسی سند کے ساتھ ابوبصیر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ اور امام ابوجعفرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی رہائش گاہ جنت میں ہو اور اس کا ٹھکانہ بھی جنت ہو تو وہ مظلوم کی زیارت کبھی نہ چھوڑے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ حسین بن علی علیہ السلام صاحب کربلا ہیں جو ان کی طرف شوق کرتے ہوئے اور رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے وہاں آئے گا تو اللہ عزوجل اسے جنت کے دستر خوانوں پر بٹھائے گا ان کے ساتھ ہی وہ کھائے گا جبکہ دوسرے لوگ حساب و کتاب میں مصروف

ہونگے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی سے بیان کیا وہ محمد بن عیسی یقطینی سے وہ کسی آدمی سے وہ فضیل بن عثمان صرفی سے اس نے اس سے جس نے اس کو امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں حسینؑ کی محبت اوران کی زیارت کی محبت ڈال دیتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں حسینؑ کا بغض اوران کی زیارت کا بغض ڈال دیتا ہے۔

باب نمبر (۵۶)

امام حسینؑ کی شوق و ذوق سے زیارت کرنے والے کا بیان

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابو اسامہ زید شحام سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص حسینؑ کی قبر کی طرف شوق سے آئے اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن امن والوں میں لکھ دے گا اور اسکا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور وہ حسینؑ کے پرچم تلے رہے گا یہاں تک کہ جنت میں چلا جائے گا اور وہ جنت میں آپؑ کا ہم درجہ ہوگا بے شک خدا عزیز و حکیم ہے۔

حدیث ۲ ابوبصیر سے مروی ہے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی رہائش گاہ اور ٹھکانہ جنت میں ہو تو وہ مظلوم کی زیارت کبھی ترک نہ کرے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا وہ حسین بن علیؑ صاحب کربلا ہیں جو ان کے پاس شوق سے اور رسولؐ اللہ، امیر المومنینؑ اور سیدہ فاطمہؑ کی محبت میں آیا اللہ عزوجل اس کو جنت کے دسترخوانوں پر بٹھائے گا اور وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھائے گا جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب میں مشغول ہونگے۔

حدیث ۳ مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں کتنی فضیلت ہے تو وہ شوق سے مرجائیں اور ان کی جانیں افسوس سے اپنے جسموں سے کٹ جائیں۔ میں نے کہا اس میں کیا اجر ہے؟ آپؑ نے فرمایا

جوشخص وہاں شوق سے جاتا ہے اللہ عزوجل اس کے لیے ہزار مقبول حج اور ہزار مبرور عمرے لکھ دیتا ہے اور اسے شہداء بدر جیسے شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسے ہزار روزے داروں کا ثواب ملتا ہے اور ہزار مقبول صدقوں کا ثواب ملتا ہے اور ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے جس سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو وہ سال تک ہر آفت سے محفوظ رہے گا جن آفات میں سے سب سے چھوٹی آفت شیطان ہے اور اس کے ساتھ ایک معزز فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اسکے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں سے اور سر کے اوپر سے قدموں کے نیچے سے حفاظت کرتا ہے اگر وہ اسی سال مرجائے تو رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور وہ اس کو غسل دیتے ہیں اور کفن پہنانے کے وقت موجود ہوتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کو استغفار کے ساتھ اسکی قبر میں الوداع کرتے ہیں اللہ اس کی قبر کو تا حد نگاہ کشادہ کر دیتا ہے اور اس کو فشار قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور اسکو منکر نکیر کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن اس کو ایک نور دیا جائے گا جو اسکے لیے مشرق و مغرب کے درمیان سب چیزوں کو روشن کر دے گا اور ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ اس شخص نے شوق سے حسینؑ کی زیارت کی تھی تو کوئی شخص بھی قیامت تک نہ بچے گا مگر وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش میں بھی حسینؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوتا۔

حدیث ④

انہی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابو ایوب ابراہیم بن عثمان خزاز سے وہ محمد بن مسلم سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے گا اس کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا جو ان کی طرف شوق سے آئے وہ اللہ عزوجل کے معزز بندوں میں سے ہوگا اور حسینؑ بن علیؑ کے پرچم تلے ہوگا یہاں تک کہ ان سب کو اللہ جنت

میں داخل کر دے گا۔

حدیث ۵ اور انہی سے مروی ہے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابوالمغراء سے وہ زریح محاربی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ مجھے میری قوم اور میرے بیٹوں سے تکلیف پہنچی جب میں نے ان کو قبر حسینؑ پر آنے کے متعلق خبر دی کہ اس میں یہ فائدہ ہے تو انہوں نے مجھے جھٹلا دیا اور کہنے لگے تم جعفر بن محمد علیہ السلام پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔ آپؑ نے فرمایا اے زریح! لوگوں کو چھوڑ دو وہ جہاں چاہیں گھومتے رہیں اللہ کی قسم! اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں اور مقرب فرشتوں اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے ان کی طرف اور فاطمہؑ بنت رسولؐ کی طرف بڑے شوق سے آئے تھے آگاہ ہو جاؤ میری عزت وعظمت اور جلال کی قسم میں نے ان کے لیے کرامت کو واجب کر دیا اور میں ضرور ان کو اپنی اس جنت میں داخل کروں گا جس کو میں نے اپنے اولیاء، انبیاء اور رسولوں کے لیے تیار کیا ہوا ہے اے میرے فرشتو! یہ لوگ میرے رسولؐ کے حبیب حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے والے ہیں اور محمدؐ میرے محبوب ہیں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے حبیبؐ سے محبت کرتا ہے اور جو میرے حبیبؐ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتے ہیں اور جو شخص میرے محبوب سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اسے اپنا سخت عذاب دوں اور اسے اپنی آگ کی تپش سے جلا ڈالوں اور جہنم اس کا ٹھکانہ اور رہائش گاہ بنا دوں اور اس کو ایسے عذاب سے دوچار کروں جو میں نے جہان والوں میں سے کسی کو نہ دیا ہو''۔

مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے اس کو ابوبصیر تک مرفوع بیان کیا ہے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ یا امام ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رہائش گاہ اور ٹھکانہ جنت ہو۔۔۔ پھر آخر تک حدیث وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

باب نمبر ﴿۵۷﴾

ثواب کی نیت سے زیارت حسینؑ کرنے کا بیان

حدیث ① مجھے میرے والد علی بن حسین اور محمد بن حسن سے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ ھمدان بن سلیمان نیشاپوری سے اس نے کہا مجھ کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے بیان کیا وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ قدامہ بن مالک سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حصول ثواب کی خاطر حسینؑ کی زیارت کرتا ہے اور اکڑنا، تکبر، دکھلاوا اور شہرت حاصل کرنا اس کا ارادہ نہ ہو تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف کر دیا جاتا ہے جس طرح پانی کے ساتھ کپڑے کو صاف کیا جاتا ہے تو اس پر میل کچیل باقی نہیں بچتی اور اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک حج لکھ دیا جاتا ہے اور جب بھی وہ قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے ایک عمرہ لکھا جاتا ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد سے وہ ابان احمر سے وہ محمد بن حسین خزاز سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے اور آخرت کے گھر کو حاصل کرنے کے لیے ان کی زیارت کرنے آتا ہے تو اسکو کیا ملے گا؟ آپؑ نے فرمایا اے ہارون! جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور دار آخرت کی خاطر ان کی قبر پر آتا ہے تو اللہ کی قسم! اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر تین مرتبہ مجھ سے فرمایا۔ کیا میں نے تمہارے سامنے قسم نہیں کھائی، کیا میں نے قسم نہیں کھائی، کیا میں نے قسم نہیں کھائی۔

حدیث ۳ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ اپنے والد محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن میمون قداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر اس حالت میں آتا ہے کہ نہ وہ منکر ہوتا ہے اور نہ متکبر تو اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مبرور عمرے لکھے جائیں گے اور اگر وہ بدنصیب ہوگا تو سعادت مندوں میں شمار کیا جائے گا اور وہ مسلسل رحمت الٰہی کی آغوش میں رہے گا۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ ھمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ صفوان بن مہران جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا چاہتے ہوئے قبر حسینؑ کی طرف آئے گا تو اس کو جبرائیلؑ، اسرافیلؑ اور میکائیلؑ اس کے گھر تک چھوڑنے جاتے ہیں۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اہل خراسان کے کچھ لوگ آپؑ کے پاس آئے اور انہوں نے آپؑ سے قبر حسینؑ پر جانے اور جو کچھ اس میں فضیلت ہے اس کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے میرے دادا (علیؑ بن حسینؑ) سے

بیان کیا وہ فرمایا کرتے تھے جو شخص اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ان کی زیارت کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو گناہوں سے اس طرح نکال دیتا ہے جس طرح نومولود کو اسکی ماں نے ابھی جنم دیا ہو اور اس کے سفر میں فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور اسکے لیے اپنے گھر واپس آنے تک فرشتے اپنے پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے لیے اپنے رب سے بخشش کا سوال کرتے ہیں اور آسمان کی بلندی تک اس کو اپنی رحمت میں لے لیتے ہیں اور فرشتے اس کو آواز دیتے ہیں کہ تو اچھا ہے اور جیسی تو نے زیارت کی وہ تو بہترین ہے اور اس کے خاندان کی حفاظت کی جائے گی۔

حدیث ۶

مجھے عبداللہ بن فضل بن محمد بن ہلال نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو عبدالرحمن نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو سعید بن خثیم نے اپنے بھائی معمر سے بیان کیا اس نے کہا میں نے زید بن علیؑ کو سنا وہ فرما رہے تھے جو شخص حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی زیارت محض اللہ کی رضا کے لیے کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں لہٰذا تم ان کی زیارت بکثرت کیا کرو اللہ عزوجل تمہارے سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

حدیث ۷

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابو عبداللہ البرقی سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سنان سے وہ حذیفہ بن منصور سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص نے محض اللہ کے لیے اور اللہ کے بارے میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کو آگ سے آزاد کر دے گا اور بڑی گھبراہٹ والے دن سے اس کی حفاظت فرمائے گا اور وہ جو بھی دنیا و آخرت کی ضرورتوں میں سے کوئی بھی ضرورت اللہ سے مانگے گا تو وہ اسے ضرور عطا کرے گا۔